وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا

الحمد للہ کہ در عہد وزارت ناصر الاسلام و المسلمین عین الملک امیر الامرا جناب

شیخ محمد بہاؤ الدین خان بہادر وزیر اعظم ریاست جوناگڈہ دام حشمتہ مجموعہ

رفیق سفر

از تصنیف لطیف افصح الفصحا و ابلغ البلغا منشی مولوی ممتاز احمد صاحب

ممتاز صدیقی تھانوی نائب میر منشی ریاست موصوفہ

در مطبع الہی آگرہ باہتمام محمد حسن خان طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱	ردیف الف	۱۴

۲۴

ظہور صنع ذرے ذرے میں ہی ای خدا تیرا
وجود خلق ہی آئینۂ قدرت نما تیرا

منور بیش طاقِ ہستیٔ موہوم تجھ سے ہی
شبستانِ جہاں میں شمع ہی نورِ بقا تیرا

دلِ بینا کو آتا ہی نظر تو لاکھ پردوں میں
جو معدوم البصیرۃ ہو وہ دیکھے جلوہ کیا تیرا

گہر قطرے کو تو کرتا ہی اور خرشید ذرے کو
یہ ہی عاجز نوازی اور وہ جوشِ عطا تیرا

قدر اندازی قدرت میں تیری ذات یکتا ہی
نشانے سے خطا کرتا نہیں تیرِ قضا تیرا

جسے چاہے تو اپنے قہر سے کر دے تہ و بالا
کہ ہی تحت الثری سے حکم تا فوق السما تیرا

الٰہی ہی مرے کس کام کا نقشِ سلیمانی
کہ دل پر ہو گیا ہی مرتسم نقشِ بقا تیرا

چراغِ نورِ عرفاں طاقِ دل میں میرے روشن ہو
بنے شمعِ حریمِ جاں جمالِ دلربا تیرا

سیر آرا ہے استغنا ہوں میں ملکِ قناعت میں
خدایا زیب فرق عجز ہو تاجِ رضا تیرا

دل بیمار الفت کے شفا ہر گز نہ ہاتھ آئے
رفیق جاں رہے تا نزع دردِ لا دوا تیرا

خوشا یہ نعمت عظمیٰ بنایا امتِ احمد صلی اللہ علیہ
کروں میں کس زباں کس منہ سے شکرانہ ادا تیرا

الٰہی حسن ایمان و عمل کا ساتھ توشہ ہو
کرے جس دم سفر دنیا سے یہ محو لقا تیرا

ریاض خلد میں عیشِ مخلد کے مزے لوٹوں
ملے مجکو پئے گلگشت باغ دلکشا تیرا

۳

سیاہی نامۂ اعمال کی ممتاز دھو ڈالی
سحاب رحمت حق بن گیا جوشِ بکا تیرا

تو ہی حامی ہے اے اللہ میرا
کہ شیطاں ہے بڑا بدخواہ میرا

غرض کیا ہے کہ واقف ہو کسی سے
تجھے جانے دلِ آگاہ میرا

گدا و شاہ ہیں مملوک اوسکے
زمانے کا ہے مالک شاہ میرا

ہوائے شوق میں ہو گرم پرواز
تنِ کاہیدہ مثلِ کاہ میرا

جدھر سے ہو وصول منزل قرب
اودھر کو ہو مُڑ وہ راہ میرا

سر دامان تسلیم و رضا سے
نہ ہو ہاتھ اے خدا کوتاہ میرا

الٰہی جیفۂ دنیائے دوں سے
ترقی پہ ہو استغنا میرا

پڑیں انوار حسنِ لم یزل کے
بنے سینہ تجلی گاہ میرا

جگر میں مشتعل ہو شعلۂ عشق
نہ ہو بے وجہ دودِ آہ میرا

تری مشہور ہے بندہ نوازی
لقب ہو بندۂ درگاہ میرا

غلام احمد کا ہوں بندہ خدا کا صلوٰۃ اللہ علیہ
تعالیٰ اللہ عز و جاہ میرا

نگاہ لطف حق کے آگے ممتاز

١٥ | بلا کیا ہی غمِ جانکاہ میرا | ٣

روبرو ہے آئینہ اوسکے رخِ پُر نور کا ‏ ‏ خال و خط پیش نظر ہے شاہد مستور کا

وہ بھی تھا اک شعلہ اوسکے عارضِ پر نور کا ‏ ‏ ورنہ کیوں پروانہ ہوتا کوئی شمع طور کا

نو عروس حسن محبوب خدا کو دیکھکر ‏ ‏ موںہہ دکھاے ہمکو اپنا موںہہ تو دیکھو حور کا

ساقی کوثر کی مدحت سے قلم ہی باغ باغ ‏ ‏ نقطے نقطے میں مزا ہی دانۂ انگور کا

موت بھی آ کر سرِ بالیں سے اوسکے ٹل گئی ‏ ‏ ہاتھ پکڑا آپ نے جس جاں بلب رنجور کا

دشمن اوسکا دوست ہو جسکی حمایت وہ کریں ‏ ‏ ہو محافظ سنگ خارا شیشۂ بلور کا

وہ شہنشاہِ زمن تو ہی تری درگاہ میں ‏ ‏ کام کرنا فخر ہے فغفور کو مزدور کا

ساقی کوثر کی فیاضی مجھے یاد آ گئی ‏ ‏ دیکھکر لبریز ساغر بادۂ انگور کا

آپ نے چل کر مکاں سے لامکاں میں دم لیا ‏ ‏ آج تک کسنے کیا ایسا ارادہ دور کا

رحمتِ عالم ہو تم تم سے مری فریاد ہے ‏ ‏ نغمۂ جاں بخش محشر میں ہو نالہ صور کا

فتح و نصرت کی نظر آتی تھی ہر سو روشنی ‏ ‏ اوج پر تھا کیا ستارہ لشکرِ منصور کا

روی و زلفِ مصطفےٰ کو دیکھکر دل بول اوٹھا ‏ ‏ ہی سحر کے ہاتھ میں دامن شب دیجور کا

اشکِ خونیں دیدۂ خونبار سے تھمتے نہیں ‏ ‏ آستینِ مرحمت پھاہا ہی اِس ناسور کا

داغِ الفت سے وہ ٹھنڈک ہی کلیجے کو مرے ‏ ‏ جل گیا جی نام سُنکر مرہم کافور کا

١٢ | رطب و یابس یہ ستایش ہی ملے حسنِ قبول
تحفۂ ناچیز ہی ممتازِ بے مقدور کا | ٤

خلعتِ ختم نبوت کسے شایاں ہوتا ‏ ‏ کون ہم مرتبۂ فخرِ رسولاں ہوتا

گوشۂ امن و اماں اور ترے دشمن کو ‏ ‏ اور تو اور خدا بھی نہ نگہباں ہوتا

جز غم عشق ہمیں دل شیدا میں نہیں
کیا تکلف نہ کسی کا اگر ارماں ہوتا

خواجۂ کون و مکاں عقدہ کشائی کیجے
کار دشوار ہمارا نہیں آساں ہوتا

دیکھ لیتے کسی دن خواب میں دیدار حضور
اسمیں نقصان ترا کیا شب ہجراں ہوتا

حسن محبوب خدا دیکھکے آنکھیں کھلتیں
کاش عہد نبوی میں مہ کنعاں ہوتا

کونسی چیز کی مولیٰ نے کمی رکھی تھی
کہ کریموں کا میں شرمندۂ احساں ہوتا

دیکھلو آکے مجھے صدقہ مسیحائی کا
درد کا میرے کسی سے نہیں درماں ہوتا

جلوۂ بادشہ کون و مکاں ہے دل میں
جس مکاں میں ہو مکیں وہ نہیں ویراں ہوتا

جوش سیلاب شفاعت میں تری بہہ جاتا
تا فلک بھی جو مرا تودۂ عصیاں ہوتا

ہوتی ذات نبوی حجت حسن اخلاق
عظمت[1] خلق پہ ناطق جو نہ قرآں ہوتا

۵	آپ ممتاز مدینے کو چلے تو ہوتے آپ کا شوق دل خضر بیاباں ہوتا	۱۳

اونکے فیض قدم سے باغ ہوا
کوہ اسمیں ہوا کہ راغ ہوا

غم دنیا نے کھو دیا تھا مجھے
شوق دل آپکا سُراغ ہوا

للہ الحمد یا رسولے میں
غم دارین سے فراغ ہوا

کوے حضرتؐ سے جب صبا آئی
عطر پرور مرا دماغ ہوا

دل جلا خوب تیرے اعدا کا
برق خاطف حسد کا داغ ہوا

جو گیا گلشن مدینہ میں
دل افسردہ باغ باغ ہوا

داغ الفت سے دل رہا روشن
کبھی یہہ گھر نہ بے چراغ ہوا

نام نامی کو لوح پر لکھکر
خامۂ صنع کو دماغ ہوا

[1] قال اللہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم ۱۲

بادہ عشق مصطفےٰ کے لئے	شیشۂ دل مرا ایاغ ہوا
روبرو عارض منور کے	مہر تابان کا گُل چراغ ہوا
عشق سے ڈھب ترا بھڑک اوٹھا	دل مرا کیا ہوا او جاغ ہوا
خواب میں سونگھکر تری زلفیں	آسمان پر مرا دماغ ہوا

۶ جس قدر کھائے داغ عشق نبی
دلِ **ممتاز** باغ باغ ہوا ۱۱

لُٹ کے الفت میں تری بے سروساماں ہونا	ہی یہی مالک سرمایۂ ایماں ہونا
خاک وہ دل ہی کہ جس دل میں تری یاد نہیں	قابل افسوس کے اوس گھر کا ہی ویراں ہونا
عشق گیسوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ خدا کی قدرت	مجکو جمعیت خاطر ہی پریشاں ہونا
یاد رخسار شہ دیں میں غش آنا اچھا	آئینہ دیکھکے مجکو نہیں حیراں ہونا
مرضِ عشقِ پیمبر ہی کہ میں جیتا ہوں	چارہ گر میرے لئے موت ہی درماں ہونا
ہو مرے دل میں جو حسرت تو ہو حسرت تیری	دل کا ہونا ہی لہو غیر کا ارماں ہونا
مرحلے جتنے شرف کے تھے کئے آپ نے طی	سنگ رہ کچھ نہ ہوا کوہ و بیاباں ہونا
لی مع اللہ[له] ہی کتبہ ترے کاشانے کا	فخر جبریل امیں ہی ترا درباں ہونا
عشق محبوب خدا کی ہی گواہی لازم	داغ دل۔ مہر قیامت سے نہ پنہاں ہونا
کچھ بھی حد میرے معاصی کی نہیں یا اللہ	کچھ جو نیکی ہی تو ہی صرف پشیماں ہونا

۷ عرصۂ حشر میں **ممتاز** نہ ہو جائے ہلاک
اسے شفیع دوجہاں آپ نگہباں ہونا ۱۱

سر سنگ آستاں سے اوٹھایا نہ جائیگا	روئے سیاہ تجکو دکھایا نہ جائیگا

[له] تلمیح ست بحدیث شریف لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ۱۲ منہ عفی عنہ

[illegible] دی کو بدس [illegible] ہیں ع — پے اصوات اکرہ علم ملبوس مجدد کا
[illegible] خدا ہیں فرق بیّن ہی — یہ فخر المرسلیں وہ افتخار اپنے اب وجد کا
ہوا منسوخ دینِ موسوی اوسکی شریعت سے — کہ ہی قرآن ناسخ نسخۂ لوحِ زبرجد کا
شمیمِ مشک چین آتی ہی وہ موتی برستے ہیں — سحابِ تر برستا ہی جو گیسوے محمدؐ کا
دلیلیں منکروں کی قطع کیں معجز بیانی سے — لیا اونسے زباں سے کام شمشیرِ مہند کا
ہوے انوار عرفاں منعکس آئینۂ دل میں — رخ پرنور حضرت ہی چراغ اسرارِ سرمد کا
بہارِ ہشت جنت انجمن کا ایک گلدستہ — ہی سبحان الذی اسری[٤] چمن گلگشت احمدؐ کا
تعالی اللہ کیا رفعت ہی ایوانِ معلی کی — کہیں نیچا ہی جس سے قصر نہ طاقِ زبرجد کا
لبِ شیریں سے اوسکے گلشنِ جنت میں رضواں نے — ملایا چشمۂ تسنیم میں شیرہ تبرزد نبات ١٢ کا
خطا ہی تفرقہ محبوب یزداں اور یزداں میں — کہ وہ عاشق ہی مولی کا جو عاشق ہی محمدؐ کا
غناے[٥] نفس کی دولت ملی تھی کسقدر اوسکو — بقدر کاہ تھا کوہ اوسکو یاقوت و زمرد کا
جمالِ شاہدِ غیبی کا جو مشتاق ہو دل سے — اوٹھا کر دیکھ لے وہ پردہ رخ میم احمدؐ کا
لبِ گوہر فشاں وقتِ تکلم صاف کہتے ہیں — کہ ہی یہ سینۂ شفاف گنج اسرارِ سرمد کا
علومِ اولین و آخریں تھے اوسکے سینے میں — منافی شان کے ہوتا سبق مکتب میں ابجد کا
لکھوں اب چند مطلع مدح حاضر ہیں بلند ایسے — کہ آگے جنکی رفعت کے ہو نیچا فرق فرقد کا

مطلع

بہارِ باغ ایماں ہی تماشا تیری مسند کا — کہ ہر بوٹا ہی اک گلشن کمال صنع ایزد کا
جو ناممکن نہ ہوتا مثل تیری ذات ارشد کا — تو ہوتا سایہ گستر بیگماں طوبی ترے قد کا
ترا در قبلۂ حاجات تو ہی کعبہ مقصد کا — ترے دربار کو کہئے کہ ہی دربار ایزد کا

[٤] قال اللہ سبحانہ وتعالی سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الآیہ ١٢ منہ عفی عنہ

[٥] کما ورد الغنی غنی النفس ١٢ منہ غفرلہ

ہوا جب عرشیوں میں شور تیری آمد آمد کا | ہوا ہے جب شوقِ دیدیں ز
کتابِ عالمِ امکاں مجزا ہی پڑی رہتی | جو شیرازہ نہ بندھتا تیری ابجد غم ہوا
شبِ قدر اس جہاں میں اور زلفِ حور جنت میں | دو عالم پر ہوا ہی منقسم سایہ ترے قد کا
برنگِ طائرِ قبلہ نما اے قبلۂ عالم | تری جانب ہی مائل رو کے دل ہر نیک اور بد کا
سب اوصافِ پسندیدہ میں تو ہی فردِ کامل ہے | تری خاطر ہوا ہی وضع صیغہ جمع و مفرد کا
خدا سے کی ہے بیعت تجھسے بیعت کرنیوالوں نے | کہ وصف آیا یدُ اللہ فوق ایدیہم ترے ید کا[1]
حصارِ امن دیکھا نام نامی کو بلاؤں میں | سُنا کرتی تھی خلقت نام ذوالقرنین کی سد کا
لبِ رنگیں سے پھیکا پڑ گیا یاقوت رمانی | جو دیکھا سبزۂ خط کو تو منہ اوترا زمرد کا
کوئی کیسا ہی نابینا ہو ہوں چودہ طبق روشن | لگا دیکھے ذرا آنکھوں میں سرمہ خاکِ مرقد کا
تماشا اک نظر آئیگا اوس کو فتنۂ محشر | اوٹھا دنیا سے جو مخمور تیری چشمِ اسود کا
تجھے حاجت کسی مشکل مین کیا ہو دستگیری کی | یداللہ زور بازو ہے ترے دستِ مؤید کا
سراپا نورِ یزدانی ہے تو یا ظلِ ربانی | یہ ہے امکان سے خارج کہ ہو سایہ ترے قد کا
سلاطینِ زمانہ کو آلے کس خوشامد سے | ہوا بانی جو تو اسلام کے قصرِ مشید کا
ہوے قدسی شبِ معراج کیا کیا محوِ مداحی | کہ پھر ایسا کہاں ملتا او نھیں موقع خوشامد کا
امامت مسجدِ اقصیٰ میں کی تونے رسولوں کی | شناسا ہر نبی تھا اپنے اپنے منصب و حد کا
ازل سے تا ابد دیتا رہے گر المضاعف تو | کبھی کم ہو نہ گنجینہ ترے انعامِ بے حد کا
تری وہ جنبشِ ابرو ہے اک ادنیٰ اشارے میں | حریمِ پاک کی جانب ہو رُخ ہر ایک معبد کا
عطا کی ہے کلیدِ لب وہ تجکو حق تعالیٰ نے | کہ جس سے ہو گیا مفتوح گنجِ اسرارِ سرمد کا
پہونچنا منزلِ مقصود پر دشوار کیسا ہوتا | ترا نقشِ قدم تھا خضر ہمکو راہِ مقصد کا

[1] قال اللہ تعالیٰ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

ب زہرہ صبح ہ ناز ام — کروں میں استعارہ کس سے تیرے خال اور خد کا
[illegible] گر کوئی اوترا ہوا پایا — بنایا آسماں نے تاج عزت فرق فرقد کا
تری طاعت کو طاعت حق کی اہلِ حق سمجھتے ہیں — یہی مفہوم ہے اللہ کے قولِ ہو کد کا
شب معراج آیا ابر رحمت پیشوائی کو — ہوا چرخ بریں پر غل جو تیری آمد آمد کا
ہوا شقِ قمر پھر بھی رہے محروم ایماں سے — ٹھکانا ہے کہیں کفار کے اس کفر بیحد کا
تجھے تعبیر کرنا مصحفِ ناطق سے صادق ہے — مزارِ پاک ہے مصداق قرآنِ مجلد کا
وہی مقتل ہر اک کافر کا جنگِ بدر میں ٹھیرا — کہ جسکے سمت اشارا تھا ترے قولِ ہو کد کا
حقیقت نقدِ جاں کی کیا ہے بازارِ مدینہ میں — یہ سودا کوڑیوں کے مول ہے باغِ مخلد کا
نہیں کچھ غم کسوٹی کا وہاں کامل عیاروں کو — کھرا کھوٹا عیاں ہوتا ہے ہر زندیق و مرتد کا
صدف میں آسماں کی بھی نہیں درِ یتیم ایسا — عجب گوہر مدینے کو ملا روضے کے گنبد کا
وہی میں ہوں وہی میری نواسنجی مدینے میں — رہا ہونا قفس سے شرط ہے مرغِ مقید کا
ہوائے روضۂ عالی میں کیا کیا پر نکالے ہیں — قفس ہے ٹوٹنے کو طائرِ روحِ مقید کا
چراغِ طور پر الماس کا فانوس رکھا ہے — یہی دل کو نظر آتا ہے عالم تیرے گنبد کا
درِ دولت پہ تیرے ہو میسر ناصیہ سائی — مجھے بھی مرحمت ہو تاج اوجِ فرق فرقد کا
پلا دے شربتِ دیدار اپنا اے مسیحا تو — برا ہے حال تیرے ہجر میں ممتاز احمد کا
جسے کحل الجواہر کہتے ہیں نظروں سے گر جائے — لگاؤں اپنی آنکھوں میں وہ سرمہ خاکِ مرقد کا
خس و خاشاک جھاڑوں روضۂ اقدس کے مژگاں سے — کہیں جاروب کش مجکو مزارِ پاک احمد کا صلی اللہ علیہ وسلم
نکل جائیں یہ دن گردش کے چمکے اخترِ طالع — کروں خورشید کی مانند میں بھی طوف مرقد کا
پھرے محور پہ جب تک آسیائے چرخِ دولابی — رہے قطبِ شمالی تاج جب تک فرق فرقد کا

ص ۱ دل علیہ قولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۱۲ منہ کان البدر
ص ۲ لقولہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۱۲ منہ عفی عنہ

جبینِ چرخ پر افشاں ہے قوسِ قزح جبتک
رہے تا گنبدِ [illegible] نک [illegible]

درود اللہ کا تجھ پر ہوا اور اصحاب و عترت پر
ہوا ہی جن سے استحکام [illegible] فارغ ہوا

قصیدہ در نعت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات

۲ — ۸۰

آج بےمثل جہاں میں ہی مرا ذہن سلیم
جو میں کہدوں کریں اربابِ معانی تسلیم

ابن وائل کا مرے نطق سے ہی ناطقہ بند
امرء القیس ہی شاگرد مرا نو تعلیم

دولتِ سحر بیانی ہی مرے ہاتھ کا میل
جو تہیدست ہیں کرتا ہوں اونہیں ہیں تقسیم

نہیں تجدید مضامیں میں مرا کوئی نظیر
نہیں تخلیق معانی میں مرا کوئی سہیم

طبع مواج ہی دریا کی طرح کانِ گہر
نقطہ نقطہ سخنِ صاف کا ہی دُرِ یتیم

فکر رنگیں ہی مری باغِ فصاحت کو بہار
چمنستانِ بلاغت کو مرا دم ہی نسیم

ملکِ معنی کا مرے ہاتھ میں ہی نظم و نسق
نظم اور نثر کی وابستہ ہی مجھ سے تنظیم

سیف براں کا لیا کام قلم سے اپنے
فتح کس لطف سے کی میں نے سخن کی اقلیم

حسنِ تجدید سے آراستہ کر دیتا ہوں
جب میں کرتا ہوں مضامینِ کہن کی ترمیم

دولتِ سحر بیانی ہی زباں میں میری
میرے قدموں سے لگے رہتے ہیں گنج زر و سیم

آب گوہر کی صفائی کا تو کیا ذکر یہاں
شستگی میں مری تقریر ہی رشکِ تسنیم

نظمِ رنگیں کو اگر زیبِ قلم کرتا ہوں
مثلِ پھولوں کے ہر اک صفحہ سے آتی ہی شمیم

منحرف اپنی طبیعت سے جو ہو جائے سخن
ایک ہی نسخہ میں ہو جائے شفا وہ ہوں حکیم

[illegible] بم [illegible]
زیبِ فرق کروں جسکے میں تاجِ تکریم

[illegible] چیں خلیفہ گا [illegible] ئے کیا کہنا ہی
کہ جو تخصیص ہی مانع تو ہی جامع تعمیم

ہوں میں نقاد معانی مری جودت ہی محک
نقد معنی کو پرکھتا ہوں بسانِ زر و سیم

نخلبندی سے مری گلشن معنی سرسبز
آبیاری سے مطرا چمنِ فیض عمیم

مدة العمر جریدہ سے مرا کار آمد
ورنہ بعد ایک برس کے ہی نکمّی تقویم

کھینچ کر تیغ زباں ہو جو خیال تسخیر
دو ہی باتوں میں مری ہو سپر انداز غنیم

اب بھی منکر ہو مرا کوئی تو ہی وہ فرعون
صفحہ سادہ مرا ہی ید بیضا ے کلیم

مثل دریا کے کسی سے بھی مجھے بخل نہیں
خوشہ چیں ہیں مرے خرمن کے سخی ہوں کہ لئیم

خلعت حسنِ سعادت سے مشرف ہو عدو
میرے پاس آتے ہی بدلے وہ شقاوت کی گلیم

آدمی کے لئے اکسیر ہی صحبت میری
ہیں ارسطوے زماں میرے مشیر اور ندیم

جو ہیں سرکش وہ بٹھاتے ہیں مجھے آنکھوں پر
اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں مغرور براے تعظیم

گو بظاہر ہوں علائق میں مقید لیکن
گوشۂ دل ہی مرا جانب خلاق کریم

کیوں فضائل میں نہ یکتا ہوں کہ اوسکا ہوں غلام
خاک در جسکی ہی اکلیل سر عرش عظیم

وہ شہنشاہ فلک رتبہ جناب احمد صلی اللہ علیہ وسلم
نازش یوسفؑ و یعقوبؑ و مسیحاؑ و کلیمؑ

اوسکی سرکار معلی کے ملک پرچہ نویس
عقل کل سے بھی عقیل اوسکے وزیر اور ندیم

حکم اوسکا ہی رواں خلق میں مثلِ تقدیر
بلکہ تقدیر اوسے کرتی ہی جھک کر تسلیم

سکہ اور خطبہ ہو انام سے اوسکے نامی
مرحمت کی زر و قرطاس کو اوسنے تکریم

اوس شہنشاہِ جہانگیر کو دیتے ہیں خراج
سنجر و بہمن و داراب و جم و دابشلیم

عدل میں کیا ہی وہ بیمثل ہی اللہ اللہ
ذات باری کی طرح اوسکا مماثل ہی عدیم

عدل میں اوسکے عجب وصف ہی ماشاء اللہ — [illegible] سم [illegible] نک [illegible]

واہ کیا اوج پہ ہی کوکب اقبال اوسکا — آنکھیں کھل جائیں [illegible]

تخت اوسکا ہی جو رفرف تو ہی لولاک افسر — کونسے شاہ نے پایا ہی یہ تخت و دیہیم

کہکشاں گوشۂ پرچم ہی علم کا اوسکے — اوسکی شمشیر کا اک عکس ہی مدّ حسم

ہوا استشل اعخطاب اوسکے ہوا خواہوںکا — دشمنِ بد گہر اوسکا ہی ملقب بزنیم

عدم آباد سے بھی آئے مقید ہو کر — بھاگ کر جائے کہاں اوسکا بد اقبال غنیم

جب بھی اوصاف ہوں اوسکے نہ علمارے رقم — سات جلدیں ہوں فلک کی اگر اس سے بھی ضخیم

وہ محمد ہی جو ہی صدر مقام محمود — وہ محمد ہی جو ہی مہر نبوت سے وسیم

صلی اللہ علیہ وسلم — علیہ افضل التحیہ بکرۃ وعشیہ

وہ محمد ہی جو ہی مالک حوضِ کوثر — وہ محمد ہی جو ہی دوزخ وجنت کا قسیم

صلوٰۃ اللہ علیہ الف الف مرہ — صلوٰۃ اللہ علیہ بعدد قطرۃ [illegible]

وہ محمد ہی ہوا جس پہ نزولِ قرآں — کتبِ منزلہ جس سے ہوئیں کہنہ تقویم

اللہم صل وسلم علیہ

بعد عیسیٰؑ کے جو تھا قصر نبوت ناقص — ہو گئی اوسکی شہِ کون ومکاں سے تتمیم

لبِ جاں بخش ستایش سے ملے عیسیٰؑ کو — ہوے مداح جو موسیٰؑ تو کیا حق نے کلیم

اوسکی افزائش اجلال کے خواہاں تھے ذبیحؑ — تر زباں اوسکی ستایش میں رہے ابراہیمؑ

سمتِ کنعاں جو گئی اوس کی نسیم الطاف — سونگھی یعقوبؑ نے پیراہنِ یوسفؑ کی شمیم

کہیں احسنت جسے حضرتِ حسّانؓ سنکر — مدح حاضر میں کیا میں نے وہ مطلع ترقیم

مطلع

بارک اللہ وہ دیا حق نے تجھے خلق عظیم — شاہد عدل کرم کا ترے قرآن کریم

سب رسولوں کے بھی کل معجزے اتنے نہوے — جسقدر خلق نے دیکھے ترے اعجاز قویم

تو نے کی رجعت خورشید زروے اعجاز — تیری اونگلی کے اشارے سے ہوا ماہ دو نیم

کما قال اللہ تعالیٰ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الآیۃ ۱۲ منہ غفرلہ

ملیح است تعرض حق سبحانہ وتعالیٰ عن ابعد ذلک زنیم ان کان ذا مال وبنین ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

کما ورد فی الخبر عن سید البشر ۱۲ منہ غفرلہ

اقتباس است از آیۃ انک لعلی خلق عظیم ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

...م عشق مصطفےٰؐ — ساتھ اپنے کوئی اپنا پرایا نہ جائیگا

...پیں جلینگے نہ اسے آفتاب حشر — سر سے ہمارے آپ کا سایا نہ جائیگا

اے بخت خفتہ خواب میں حضرتؐ کو دیکھلوں — دیکھوں تو کس طرح تو جگایا نہ جائیگا

میرا سخن ہے نعت میں تا حد ادب ادب — تو بے وضو ہے تجکو سنایا نہ جائیگا

پلکیں چُبھیں نہ پائے مبارک میں خوف ہے — آنکھوں کو راستے میں بچھایا نہ جائیگا

ہے شور الغیاث کبھی شور الاماں — خالی مرا یہ نالہ **خدایا** نہ جائیگا

گلگشت کوئے شاہ سے دل باغ باغ ہے — یہ چھوڑ کر بہشت میں جایا نہ جائیگا

نقش نگین ہے نقش محبت رسولؐ کا — کتنا کوئی مٹائے مٹایا نہ جائیگا

نقشہ اگر نہ ہوگا تری بارگاہ کا — خلد بریں میں ہم سے تو جایا نہ جائیگا

٢٠	ہم دیکھتے ہیں درد تمھارے کلام میں **ممتاز** تم سے عشق چھپایا نہ جائیگا	٨

جان و دل سے ہوں فدائے مصطفےٰ — شکر تیرا اے **خدائے** مصطفےٰ

طور تھا مرجع کلیم اللہ کا — عرش اعظم متکائے مصطفےٰ

نیاریو یہ سیم و زر کیا چیز ہے — کیمیا ہے خاک پائے مصطفےٰ

تھے در و دیوار روشن نور سے — مہر تھا یا تھی ضیائے مصطفےٰ

بخشوانا تھا خدا سے خلق کو — اور کیا تھا مدعائے مصطفےٰ

تھی رضائے مصطفےٰ مرضی حق — مرضی حق تھی رضائے مصطفےٰ

بخشدے یارب مری امت کو تو — روز و شب تھی یہہ دعائے مصطفےٰ

انبیا و اولیا و قطب و غوث — ہونگے سب زیر لوائے مصطفےٰ

عرصۂ محشر میں تم کو عاصیو — کون پوچھیگا سوا...
ہوگی دستاویز بخشش ہاتھ میں — دامنِ آلِ عبا سے ...

دین و دنیا کا وہی ہے انتظام — کس قدر صائب تھی رائے مصطفےٰ
دیکھنا خاطر کہ رکھوائی گئی — عرش پر کرسی برائے مصطفےٰ

آپکے اِس عہد میں ہوتے اگر — کرتے موسیٰ ہی اقتدائے مصطفےٰ
یاد رکھ دل میں یہ ہر دم جانِ من — عین ایماں ہے ولائے مصطفےٰ

رہتے ہیں گردش میں جو شمس و قمر — ڈھونڈھتے ہیں نقش پائے مصطفےٰ
تخت سے اوٹھ بیٹھتے ہیں تاجدار — بہرِ تعظیم گدائے مصطفےٰ

فقر اور فاقے میں کب تھی خستگی — ذکر باری تھا غذائے مصطفےٰ
آرزو ہے دم نکل جائے مرا — اور زباں پر ہو ثنائے مصطفےٰ
کام آجائے رگِ جانِ حزیں — ہو اگر تارِ قبائے مصطفےٰ

۹	میں ہوں اے **ممتاز** اور ہو عمر بھر شغل نعتِ جاں فزائے مصطفےٰ	۱۵

کوئے محبوب خدا سے نہ جدا رہنا تھا — مثل نقشِ کفِ پا مجکو پڑا رہنا تھا
سر اوٹھانا ہی نہ تھا نقشِ کفِ پا سے ترے — سر سے آنکھوں سے مجھے ناصیہ سا رہنا تھا

اشک خونیں مری آنکھوں میں نہ آنے پائے — رنگ دل کا روشِ برگِ حنا رہنا تھا
کیوں گیا سایۂ قد چرخ پہ طوبیٰ ہو کر — پتلی بنکر مری آنکھوں میں سما رہنا تھا

دل آوارہ رہا بے سر و ساماں کیسا — نگراں آپ کو محبوب خدا رہنا تھا
سرورِ پاک کے دیدار کی مانگی تھی دعا — اے اجابت تجھے مشتاق دعا رہنا تھا

سلہ تلمیح بہ حدیث شریف لوکان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی ۱۲ مرغفر

...ہیں آ ہی جاتا — دیدۂ شوق دمِ نزع کھلا رہتا تھا

...بند زباں میری دمِ بازپسیں — مرثیے دمِ وصفِ پیمبر کا مزا رہتا تھا

دلِ ویراں کو مرے کچھ بھی تو رونق ملتی — میرے مولے کے غمِ عشق کو آ رہنا تھا

لطف لینا تھا گدائی میں شہنشاہی کا — کوسے سرور میں تجھے ہو کے گدا رہنا تھا

سہل کا چرخ چہارم سے مسیحاؑ کو عروج — احمد پاک کے قدموں سے لگا رہنا تھا
صلی اللہ علیہ وسلم

تھا جو رہنا تجھے منظور ہمارے دلمیں — اسے خوشی بنکے غمِ آل عبا رہنا تھا

خاک میں تو مجھے زوار ملاتے جاتے — مر کے بھی راہ مدینہ میں پڑا رہنا تھا

جذبۂ عشق نبیؐ اور فلک تک پہونچی — عرش سے آگے تجھے آہِ رسا رہنا تھا

۱۰

غم بھی تھا درد بھی تھا اور کہوں کیا کیا کچھ
کہئے پھر ہند میں **ممتاز** کو کیا رہنا تھا

۱۵

ہو گیا روشن ترے جلوے سے نامِ انبیا — صبح روشن ہو گئی تاریک شامِ انبیا

اور سے کچھ اور ہی شانِ نبوت ہو گئی — ہو گئے ختم المرسلیںؐ پر اختتامِ انبیا

قابَ قوسین آپکی رفعت کے آگے پست ہے — کیا زباں پر آئے کچھ ذکرِ مقامِ انبیا

ربع مسکوں میں ہوا بتو حشر تک تیرا عمل — ایک حد تک تھا معین انتظامِ انبیا

ساقیِ کوثر کے آتے ہی وہ محفل خواب تھی — ہو چکا جتنا تھا ہونا دورِ جامِ انبیا

کیسی نکلی ہے تجمل سے سواری آپ کی — ہو رہا تھا مدتوں سے اہتمامِ انبیا

گرم جولاں تھا جہاں تیرا براقِ برق دم — تھے پہونچنے سے وہاں محروم گامِ انبیا

قدسیوں کو یہ شبِ معراج ثابت ہو گیا — قصرِ احمد سے کہیں نیچا ہے بامِ انبیا
صلی اللہ علیہ

مسجدِ اقصےٰ میں جو دی روح القدس نے یہ ندا — مقتدی ہوں انبیا احمد امامِ انبیا
صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ محبوبی جسے کہتے ہیں اونپر ختم ہی
تکیہ گاہِ بیکسان و مجرمان و عاصیان
ایک کے بعد ایک نے دی ہی بشارت آپکی
تجکو شاہنشاہ کا منظور تھا دینا خطاب
گلشنِ فیضِ رسالت کسقدر پھولا پھلا
یوں نظر آئینگے وہ جیسے کواکب میں قمر
وہ محامد اور مکارم ہیں ترے فتراک میں

کون ہی اونکے سوا [illegible]
ایک تم ہو درمیانِ ازدحام [illegible]
منکرو دیکھو تو تم پڑھکر کلامِ انبیا
منعقد حق نے کیا دربا عامِ انبیا
جسکی خوشبو سے معطر ہی مشامِ انبیا
جب کھڑے ہونگے میانِ ازدحامِ انبیا
ممتنع تھا جن کا ہونا صید دامِ انبیا

نعت میں ممتاز احمد خوب ہی یہ التزام
شانِ ایماں ہی خیالِ احترامِ انبیا

کس طرح تمکو موسی دیدار ہو خدا کا
پر تو کبھی جو پڑتا حضرتؑ کے نقشِ پا کا
انکار تو کیا ہی سرخیلِ انبیاؑ کا
سر پر ہو میرے سایا دیوار مصطفےٰؐ کا
ابتک تو ہمنے کاٹی مر مر کے زندگانی
لے لے کے نام تیرا اک اک بلا کو ٹالا
بے مانگے تجکو کیا کیا دیں نعمتیں خدا نے
صورتگری کا دعوی اب بھی کریگا مانی
شرمندہ ابر نیساں دستِ گہرفشاں سے
شاہنشہی کا فرماں بھیجا خدا نے قرآں

حصہ یہ ہو چکا ہی محبوبِ کبریا کا
نقشہ کچھ اور ہوتا جامِ جہاں نما کا
محشر میں دیکھتا تم احوال اشقیا کا
سائل نہیں خدایا میں سایۂ ہما کا
اے کاش ہو رگِ جاں تکمہ تری قبا کا
جز و ضعیف ہوں میں لیکن ہوں کس بلا کا
اس سے ہی آشکارا رتبہ تری دعا کا
تصویر مصطفےٰؐ کا کھینچی گیا نہ خاکا
اک قطرہ ہفت دریا سرچشمہ سخا کا
افسر ہی تیرے سر پر لولاک کا لما کا

سودا ہیں ہر کس کو
ہی چاک چاک دامن گل کی طرح صبا کا

رہا ہی پڑا یثرب کی بوٹی بوٹی
شہرا ہی کیا جہاں میں اکسیر و کیمیا کا

کس شان سے پیمبر بالاے عرش پہونچے
تھا شور ہر فلک پر تحسین و مرحبا کا

ای شافع خلائق تیرا ہی سب یہ صدقہ
میں اور میرا دامن دامن ہو پارسا کا

جب روے مصطفےٰ سے شمس و قمر خجل ہوں
ہو خال کے مقابل دیکھو تو منہ سُہا کا

اوسکے کرم کے جھونکے دل کو کھلا رہے ہیں
اِس باغِ جانفزا میں کیا کام ہی صبا کا

ناکام سب کے خوش ہیں۔ خلد بریں میں ہمکو
نعم البدل ملیگا ایک ایک مدعا کا

شیدا ہوں شیفتہ ہوں عاشق ہوں معتقد ہوں
بوبکرؓ کا عمرؓ کا عثمانؓ و مرتضیٰؓ کا

١٢	ممتاز نقش کھینچو تعویذ خواہ لکھو مٹتا نہیں کسی سے لکھا ہوا قضا کا	٨

گیسوے مصطفےٰ میں گرفتار ہی رہا
دل آفتوں میں حق کا طرفدار ہی رہا

خالی رہے نہ نقد شفاعت سے میرا ہاتھ
لالچ یہہ آپڑا جو گنہگار ہی رہا

اے چارہ گر مریض نبی کو شفا کہاں
تیرے معالجے سے میں بیمار ہی رہا

کانٹے پڑے زبان میں لب خشک ہو گئے
میں بے نصیب تشنۂ دیدار ہی رہا

کیا میکدہ ہی ساقی کوثر کے عشق کا
زاہد بھی میری طرح قدح خوار ہی رہا

بھاری ہی بھاری ہی مری گٹھری گناہ کی
کیونکر اوٹھاؤنگا جو گرانبار ہی رہا

خوانِ کرم کی چاٹ ہی بے ڈھب لگی ہوئی
مولیٰ کا اک جہان نمک خوار ہی رہا

١٣	ممتاز کو کسی نے بھی پوچھا نہ حشر میں ممنون لطف احمد مختار ہی رہا صلی اللہ علیہ وسلم	١١

احمد پاک نے دیدار خدا کا دیکھا
صلی اللہ علیہ وسلم
آپ فرماتیں کہ کیا ...

کیا کہوں دیکھئے مجکو کہ ادب مانع ہے
مختصر یہ ہی کہ قدرت کا ...

بولا اوٹھا صل علی صل علی صل علی
جس کسی نے شہ عالم کا سراپا دیکھا

یاد میں ساقی کوثر کی مرے ہوش اوڑے
محفل بادہ میں رندوں نے تماشا دیکھا

نقش پائے شہ عالم کی ہی تنویر کہاں
اے کلیم آپ کا ہمنے ید بیضا دیکھا

سر کے بل آئے درخت اور قدمبوس ہوئے
خم ابروے نبی کا جو اشارا دیکھا

انبیا پھولے سماتے نہیں کیوں جامے میں
کیا نبوت کا تری خلعت زیبا دیکھا

نفی کلی ترے ثانی کی سمجھ میں آئی
سایۂ قامت بالا کو جو عنقا دیکھا

حق نے پاس اپنے بلایا شب معراج اونھیں
رتبۂ شہ سے جو قوسین[1] کو ادنی دیکھا

تو مقابل شہ دیں کے ہو ترا کیا موہنہ ہی
ہمنے ای ماہ دو ہفتہ تجھے دیکھا دیکھا

١٦

کچھ تمہیں تو نہیں ممتاز فدا حضرت پر
ہمنے دیکھا جسے آشفتہ و شیدا دیکھا

١٧

کونین میں شہرا ہی رسول عربی کا
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

آئے جو قیامت کو تم اے اہل معاصی
آئیگا مزا تم کو شفاعت طلبی کا

لاؤ تو مرے سامنے اوس سوختنی کو
جو جل کے عداوت سے کرے ذکر نبی کا

ہوں مست مئے عشق نبی ہوش کا کیا ذکر
کیفی تو نہیں ہوں میں شراب عنبی کا

وہ کون ہی دنیا میں کہ جو آپ کے آگے
بھولے سے بھی دعوی کرے عالی نسبی کا

خورشید کبھی شرق سے تا غرب نہ چلتا
سکہ جو نہ ہوتا شہ والا حسبی کا

وہ عتبۂ عالی کہ ہی مسجود ملائک
ہی قبلۂ آمال ہر اک شیخ و صبی کا

[1] فی القرآن المجید فکان قاب قوسین او ادنی ۱۲ منہ

ہو کچھ تو اثرادعیۂ نیم شبی کا	... تو بلالیں وہ تجھی کو	
اللہ ثناگو ہے تری خوش لقبی کا	... ر و یسین ہے ناطق	
تھا ہمکو گماں مغفرت بے سببی کا	دیکھا تو ہوئی بخشش امت تری خاطر	
ہے قوت دراکہ مری ذہن غبی کا	ہے معترف عجز ستائش میں نبی کی	
پابستۂ زنجیر ہوں میں بوالعجبی کا	طیبہ سے قدم جانب جنت نہیں اوٹھتا	
جو نخل مدینہ میں ہے شیریں رطبی کا	کب چاشنی عمر ابد میں وہ مزا ہے	
شامی وعراقی یمنی وحلبی کا	تو کعبۂ مقصود ہے اے قبلۂ عالم	
شعلہ ہے بہت تیز مری تشنہ لبی کا	یہ آگ بھڑک کر کہیں مجکو نہ جلادے	
آفاق میں غل ہے تری اُمّی لقبی کا	بے علم لدنی کے نہیں غیب کی باتیں	

۶	**ممتاز** عدو شاہ کے ہوجاتے تھے اندھے کرتے تھے ارادہ جو ذرا بے ادبی کا	۱۵

پیاسا ہوں **الہٰی** کوئی ساغر نہیں ملتا	کیوں شربت دیدار پیمبر نہیں ملتا	
بے چین ہوں آرام گھڑی بھر نہیں ملتا	عشق شہ آفاق میں ایدل ترے ہاتھوں	
رہنے کو کسی اور کے یہ گھر نہیں ملتا	یادشہ عالم کا ہے مسکن دل شیدا	
ہے خضر مرا شوق جو رہبر نہیں ملتا	کیا غم ہے جو منزل تری الفت کی کڑی ہے	
تیرا جو دماغ اے مہ انور نہیں ملتا	کی ہے در حضرت پہ مگر ناصیہ سائی	

۱۷	خاک در مولیٰ کی ہے **ممتاز** تمنا غم مجکو نہیں گر زر احمر نہیں ملتا	۱۶

ہمیشہ نشۂ الفت میں اوسکے بے خبر رہنا		مۓ عشق محمد پی کے مست آٹھوں پہر رہنا صلوٰۃ اللہ علیہ

وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینٰھم فھم لا یبصرون
کما جاء فی القرآن
۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

مزا ہی زندگی کا عاشقِ خیر البشر رہنا
نہ ہو یہ جس کی قس [illegible]

کبھی خونِ جگر ہو اور کبھی خونِ دلِ زخمی
رخِ محبوب حق کی یاد میں [illegible]

پڑیں تیغیں کہ برسیں تیر لیکن مونہہ نہ پھیروں گا
مرا جوہر ہی تیری راہ میں سینہ سپر رہنا

دیا خطِ غلامی تو نے لکھکر خسروِ دیں کو
ذرا نیچی نگاہوں سے فلک پر اے قمر رہنا

حیاتِ جاودانی سے کہیں اے حضر بہتر ہی
مرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کوچے میں مر رہنا

کہاں تم اور کہاں باتیں حبیب حق تعالیٰ کی
نہ بڑھکر بولنا خاموش اے قند و شکر رہنا

غلام باوفا ہوں میں کہیں بھی ہوں تمھارا ہوں
نہاں آنکھوں سے رہنا ہی مرا پیشِ نظر رہنا

پڑے چھالے چبھے ہیں پانو میں کانٹے تو کیا غم ہی
ترے وحشی کو خوش آیا ہی سرگرمِ سفر رہنا

زمیں چکر میں آئے آسماں کو ہو سکوں پیدا
لبِ معجز سے فرماؤ جو تم پھرنا ٹھہر رہنا

چلے ہیں قافلے اور تیز ہیں راہِ مدینہ میں
خبردار اے دلِ مشتاق سب سے پیشتر رہنا

مزا دونوں کو آئے یادِ مژگانِ پیمبر کا
جگر کے پار ہو کر دل میں توکِ نیشتر رہنا

اوٹھا ہی کہہ کے بسم اللہ تو عشقِ شہِ دیں میں
مری جانِ حزیں کو لے کے اے دردِ جگر رہنا

اوڑا جاتا ہوں میں مثلِ ہوا راہِ مدینہ میں
بہت دشوار ہی آگے مرے اے راہبر رہنا

شفیعِ حشر حامی ہیں نوید اے عاصیو تم کو
مرا ذمہ جہنم سے نہ ڈرنا بے خطر رہنا

ہوا خواہی سے اپنی ہم رہینگے باغِ جنت میں
تم اے اعدائے حضرت طعمۂ نارِ سقر رہنا

١٧ — نکل کر ہند سے ملکِ عرب کو کیوں نہیں چلتے
مگر ممتاز احمد آپ کو پیارا ہی گھر رہنا — ١٧

میں اور بیاں خلقِ فراوانِ نبی کا
عنقا ہی نشاں ساحلِ عمانِ نبی کا

رضواں چمن آرا ہی گلستانِ نبی کا
جبریل ہوا خواہ محبانِ نبی کا

+

[illegible] ے تھی جب [illegible] — ہی تیر جگر میں مرے مژگانِ نبی کا

[illegible] میں آیا ہی کسی کی — صدقہ ہی یہ سب کون و مکان جانِ نبی کا

ساقط ہی ہوئی اثرِ بادِ خزاں سے — سایا ہی مگر سروِ خرامانِ نبی کا

انبوہِ خلایق سے اوٹھائے نہیں اوٹھتا — کیا بوجھ ہی کیا بوجھ ہی احسان نبی کا

یہ چرخ نہیں مطبخِ عالی کا دھواں ہی — ہی ایک جہاں زلہ ربا خوانِ نبی کا

سمجھے ہیں جسے تار نظر اہلِ بصیرت — اک تار ہی نکلا ہوا دامانِ نبی کا

دے دے کے ہمیں دولتِ عقبیٰ نہ ہوا کم — عالم ہی وہی گنجِ فراوانِ نبی کا

خورشید جہانتاب کی کچھ تجکو خبر ہی — اک ذرۂ ناچیز ہی میدان نبی کا

لوگوں کو نہ دو دھوکے تم اے حضرتِ واعظ — فردوسِ بریں گھر ہی ثنا خوان نبی کا

ہر جنگ میں غالب ہی رہا لشکرِ اسلام — اللہ مددگار تھا اعوانِ نبی کا

کیا حجرۂ عالی میں ہیں انوار تجلی — جی سیر ہوا خلد سے مہمان نبی کا

یوں شوق میں جو چاہے کرے مدح طرازی — مقدور کسے مدحتِ شایانِ نبی کا

قندیل فلک اوسکو ملائک نے بنایا — جو پھول جھڑا شمعِ شبستانِ نبی کا

حُسّاد کو انکار ہی از راہِ تجاہل — توریت میں ہی صاف بیاں شان نبی کا

۱۸	ممتازؔ اسے روزِ قیامت نہ سمجھنا دشوار ہی کٹنا شبِ ہجرانِ نبی کا	۱۶

روبروے روے زیباے شہ والا ہوا — آئینے کو دیکھنا مُنہ اوسکا اتنا سا ہوا

عشقِ محبوبِ خدا میں لغزشِ مستانہ ہی — بے پئے صہبا کے مجکو نشۂ صہبا ہوا

ہیں وہ ختم الانبیا[1] مہر نبوت ہی دلیل — دعوی ختم الرسالۃ کا ثبوت اچھا ہوا

[1] کما نطق بہ القرآن ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۱۲ منہ عفی عنہ

نقش پائے سرورِ عالم سے ہو کر مستفیض
ہیں وہ محبوبِ خدا دیکھی تجلی خدا
ایک ذرہ تھا ہوا پھر مہر دینِ احمدی
وصفِ ختم المرسلیں کا کس صحیفے میں نہیں
آپ نے سلجھا دیا زلفِ پریشاں کیطرح
زلفِ پیغمبر کے سودے میں ہوا یہ انقلاب
سجدہ ریزی میں ہوئے مشغول عشاقِ رسولؐ
کی ترقی دوستوں نے مٹ گئے دشمن تمام
عرصۂ ختم النبوۃ میں قدم زن کون ہو
اونگلیاں خیر الوریٰ کی نور کے فوارے ہیں
باعثِ ایجادِ عالم جز محمد کون ہے
صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں شفیع المذنبیں کا میں تو ممنونِ کرم

... تعجب ہو
کیوں تعجب آپ کو ...
دیکھنا فضلِ الٰہی قطرے سے دریا ہوا
دیکھیں سنکر از سرِ انصاف طے جھگڑا ہوا
رشتۂ مقصود امت کا جو تھا الجھا ہوا
روز روشن میری آنکھوں میں شب یلدا ہوا
قبلۂ عالم ہیں وہ مسجود نقشِ پا ہوا
تیرے حب و بغض سے دنیا میں کیا سے کیا ہوا
ہے شہِ لولاک کا میدان یہ جیتا ہوا
پانی پانی دیکھ کر جن کو یدِ بیضا ہوا
ہے طفیلی آپ ہی کا جو کوئی پیدا ہوا
مجھ سے تر دامن کو حکمِ جنت الماوا ہوا

۱۹	خوب ہی یہ گل کھلایا سوزِ عشقِ شاہ نے سوکھ کر **ممتاز** دو ہی روز میں کانٹا ہوا	۹

نظر میں ہے رخِ روشن کسی کا
منور ہیں در و دیوارِ طیبہ
رہِ اسلام کیسی بے خطر ہے
سوائے آستانِ خسروِ دیں
ہوا ہندوستاں میں جوشِ وحشت

مری آنکھوں میں ہے مسکن کسی کا
رخِ تاباں ہے عکس افگن کسی کا
نہیں ابلیس بھی رہزن کسی کا
بتائے تو کوئی مامن کسی کا
سنا طیبہ میں جب مسکن کسی کا

[torn] ے جو [torn] — پکڑ کر گوشۂ دامن کسی کا
[torn] ت رشکِ زندگی ہی — گزر دیکھا سرِ مدفن کسی کا
[torn] ا ہے گلشنِ یثرب ہیں ہم کو — پسند آتا نہیں گلشن کسی کا

۲۰

وہی ہی دوست اے **ممتاز** اپنا
نہیں جز نفس جو دشمن کسی کا

۹

ہوں تو عاصی ہیں مگر دل نہیں مضطر میرا — مجکو معلوم ہی شافع ہی پیمبرؐ میرا
تاج لولاک ہی اور عرش بریں ہی اورنگ — سارے شاہوں میں شہنشاہ ہی سرور میرا
خواب نوشیں کی گرانی ہو نہ اوٹھوں تا حشر — **لے خدا** خاک مدینہ ہو جو بستر میرا
اب تو آتا ہی جدائی میں کلیجا مونھ کو — تا کجا ضبط فغاں دل نہیں پتھر میرا
ہائے فرقت بھی ہی کیا چیز **رسول عربی** — کچھ سمجھتا ہی نہیں یہ دلِ مضطر میرا
نہ ملی پر نہ ملی دولتِ دیدار مجھے — تیری سرکار سے **اے شاہ** مقدر میرا
لوٹنے کا دلِ بیتاب مزا آجاے — سبزۂ طیبہ جو ہو فرش مشجر میرا
عشق **صدیقؓ** و **عمرؓ** الفتِ **عثمانؓ** و **علیؓ** — جلوہ گر دل میں ہی تابندہ ہی اختر میرا

۲۱

وزن اعمال کا **ممتاز** مجھے خوف نہیں
ہی گرانبار بہت نعت کا دفتر میرا

۱۱

ہمیں اندیشۂ روزِ جزا کیا — نہیں حامی ہمارے مصطفیٰؐ کیا
ملے خیر الوریٰ کو سب کمالات — خدائی کے سوا باقی رہا کیا
اجابت منتظر رہتی ہی دن رات — کہ کرتے ہیں حبیبِ حق دعا کیا
خدا سے تو نے بندوں کو ملایا — ترے احسان دنیا پر ہیں کیا کیا

پہونچ کر کوے محبوب خدا میں
دل بیتاب ... جب

در شہ پر جبیں سائی کروں میں
پھرا جاتا ہے سر سر کو ہوا ...

تری دیوار کے سائے کے ہوتے
بلا ہے سایۂ بال ہما کیا

بجز اک جان کے کچھ بھی نہیں پاس
خجل اہل وفا ہوتے ہیں کیا کیا

وہ ہیں مظہر صفات ذات حق کے
کرے توصیف اونکی کوئی کیا کیا

مجھے کافی ہے خاک پاے سرور
لگاؤں آنکھ میں میں توتیا کیا

۲۲

چلو ممتاز احمد اب مدینے
کہ تمکو ہند میں رہکر ملا کیا

۱۴۳

حق نے تمہیں خطاب حبیب خدا دیا
رتبہ سب انبیا سے تمہارا بڑھا دیا

مر کر غم حبیب میں مجکو خدا ملا
اے عشق مرحبا مجھے تونے جلا دیا

غش کھا کے آفتاب فلک سے نہ گر پڑے
محبوب حق نے پردۂ عارض اوٹھا دیا

کیا داستان ہجر پیمبر ہے دردناک
ہنستے ہوؤں کو بزم میں ہمنے رلا دیا

اعدا کو مال دولت عشق نبی ہمیں
سب کچھ خدا نے ہمکو دیا اونکو کیا دیا

رعب جلال شاہ نے کفر اور شرک کو
بزم جہاں سے ہاتھ پکڑ کر اوٹھا دیا

دوزخ کے جانیوالوں کو اے رہنماے خلق
تمنے ریاض خلد کا رستہ دکھا دیا

جو خانماں خراب ہوا عشق میں ترے
فردوس میں خدا نے گھر اوسکا بنا دیا

منت گزار ہوں ترے کس کس عطیہ کے
ایماں جدا دیا ہمیں قرآں جدا دیا

رائج تھے جتنے دین رواج اونکا اوٹھ گیا
سکہ جو تونے دین خدا کا بٹھا دیا

رکھنا خدا کے واسطے محشر میں ہمکو یاد
ہمنے تمہاری یاد میں سب کچھ بھلا دیا

رہے جو ... آپ آئے آکے اونکو خدا سے مِلا دیا

ممتاز اہتو نقد شفاعت کی ہی طمع سب کچھ وگرنہ ہی مرے اللہ کا دیا	۹

جلوہ گر جب حُسنِ محبوبِ خدا ہوجائیگا
بڑھ کے روزِ عید سے روزِ جزا ہوجائیگا

کعبہ بہرِ طوف اونکا نقشِ پا ہوجائیگا
ایک عالم گرد پھر پھر کر فدا ہوجائیگا

مژدہ اے امت فتو ضحیٰ شانِ پیغمبر میں ہی
جو تمنا ہوگی وہ اون کو عطا ہوجائیگا

صبح صادق نے نبوت کی کیا ہی اب طلوع
ذرہ ذرہ خاک کا شمس الضحیٰ ہوجائیگا

چار آنکھیں تو ذرا ہوں لشکرِ اسلام سے
تین تیرہ سب گروہِ اشقیا ہوجائیگا

بحرِ دینِ مصطفےٰ کو گر تموج ہے یہی
تختہ تختہ کفر کا غرقِ فنا ہوجائیگا

گوشۂ تاریک مرقد کا مجھے کچھ غم نہیں
عکس روے شاہِ دیں سے پُر ضیا ہوجائیگا

سب سے پہلے جائیگی جنت میں اُمت آپ کی
روزِ محشر شہرۂ خیر الورا ہوجائیگا

۲۴	دیکھکر سرگشتہ راہِ خلد میں ممتاز کو رہنما لطفِ حبیبِ کبریا ہوجائیگا	۹

جنت میں اگر شربتِ دیدار نہ ہوتا
زنہار علاجِ دلِ بیمار نہ ہوتا

خرشید نبوت جو نمودار نہ ہوتا
ظلمت کدۂ دھر پُر انوار نہ ہوتا

سودائے محبت میں رسولِ عربی کے
سر بیچ گے میں اور خریدار نہ ہوتا

میں وہ نہیں گھبرا کے کہوں ہجرِ نبیؐ میں
ای کاش محبت میں گرفتار نہ ہوتا

پاؤں سے مدینے میں نہ کی راہ نوردی
گُستاخ نہ ہوتا میں گنہگار نہ ہوتا

گلزارِ ثنا میں ترے یہ پھولا پھلا ہی
کس طرح قلم شاخِ ثمر دار نہ ہوتا

رکھتے ہی نہ تھے چشمِ بصیرت[۵] وہ وگرنہ
کیا کیا نہ ملا روزِ جزا لطفِ شفاعت

... خواب ...
حسرت ہے مجھے ہوئی ہو ...

ممتازؔ نہ ملتا کوئی غمخوار لحد میں
دل میں جو غمِ احمدؐ مختار نہ ہوتا

۲۵	ردیف بائے موحدہ[۲]	۱۷

پاس اللہ کے جاتے ہیں خدا کے محبوب
مَیل دل میں نہیں لاتے ہیں خدا کے محبوب
مژدہ اے دل کہ وہ آتے ہیں خدا کے محبوب
جلوۂ خاص دکھاتے ہیں خدا کے محبوب
ٹھیرو دوزخ کی طرف بھول کے جانیوالو
نازِ اُمت کے اوٹھاتے ہیں خدا کے محبوب
حبذا طالع بیدار سیہ کاروں کے
پنجۂ غم سے چھڑاتے ہیں خدا کے محبوب
دعوتِ اِسلام کی ہی لوگ چلے آتے ہیں
راہ فردوس بتاتے ہیں خدا کے محبوب
بھیڑ پیاسوں کی ہی کوثر پہ کہ جامِ کوثر
خواب غفلت سے جگاتے ہیں خدا کے محبوب
دل ہیں اصنام پرستوں کے کہ جو پتھر ہیں
خوانِ نعمت پہ بلاتے ہیں خدا کے محبوب
اہلِ تصدیق سے ہوتے ہیں جدا اہل نفاق
ہاتھ سے اپنے پلاتے ہیں خدا کے محبوب
خودستائی نہیں منظور تواضع ہی پسند
نقش اسلام بٹھاتے ہیں خدا کے محبوب
نفس قدسی پہ تکالیف گوارا کر لیں
حال معراج سُناتے ہیں خدا کے محبوب
دیکھے جاگیر ہیں فردوس ہوا خواہوں کو
اپنے رتبے کو چھپاتے ہیں خدا کے محبوب
فہم لطف دل ریش گنہگاراں پر
مگر اُمت کو بچاتے ہیں خدا کے محبوب
جلنے والوں کو جلاتے ہیں خدا کے محبوب
دستِ شفقت سے لگاتے ہیں خدا کے محبوب

[۵] آیت: وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون ۱۲ منہ

...زندہ ... | اپنی باتوں سے جلاتے ہیں خدا کے محبوب
...بر کرم اللہ اللہ | شعلے دوزخ کے بجھاتے ہیں خدا کے محبوب
...و کرم ہمکو وہ فرماتے ہیں | رتبۂ خاک بڑھاتے ہیں خدا کے محبوب

٢٦

کاش پوری ہو تمنا کوئی آکر یہ کہے
تمہیں ممتاز بلاتے ہیں خدا کے محبوب

٢١

بارگاہ شاہ دیں پرور میں آئے آفتاب | روشنی طبع کے جوہر دکھائے آفتاب
صاحب لولاک سے ہی التجائے آفتاب | اب ہی کیا مشکل حصول مدعائے آفتاب
ہو تب محرق سے بانبر دیکھ لے کرکے علاج | اے فلک دست نبی میں ہی شفائے آفتاب
یاالٰہی کیا ترے محبوب کا ہوگا جمال | جبکہ آنکھوں کو نہیں تاب ضیائے آفتاب
اونکے میدان جلال و جاہ کا ذرہ نہیں | ہو اگر کوئی دلیل اسکی تو لائے آفتاب
ہی مدینے میں سحر تک رات کو دن کا سماں | نور کا پتلا ہی ہر ذرہ بجائے آفتاب
چشمۂ انوار حضرت سے کیا ہی کسب فیض | عین تعریف پیمبر ہی ثنائے آفتاب
روضۂ محبوب حق کا جب کرے دن بھر طواف | کسکو سمجھے کسکو پھر خاطر میں لائے آفتاب
دیکھکر سلطان دیں لیے روز رجعت دوڑ دھوپ | نور کا تمغا دیا پھر قبائے آفتاب
ضرب تیغ شاہ سے کوکب پرستی مٹ گئی | دین حق غالب ہوا اوکھڑ الوائے آفتاب
گرمی محشر سے یارب امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم بچے | رات دن شام و سحر ہی یہ دعائے آفتاب
عام فیض شاہ بحر و بر سمک سے تا سماک | اور مختص فرش خاکی سے عطائے آفتاب
انبیا کو کسطرح ملتے خصائص آپ کے | کیا کواکب اوڑھ سکتے ہیں ردائے آفتاب
مبدء فیاض کے انوار قدرت دیکھنا | مہر سے روشن جہاں ہے یہ ضیائے آفتاب

کچھ نہیں خورشید ہی اونکا نمکخوارِ قدیم
دست ملتے ہیں نزلے کے [illegible]

حال دن کا جاکے حضرت سے کیا کرتا ہی عرض
ورنہ جاتا ہی کہاں ہر شب جو [illegible]

منتہی پایا نہ میدانِ جلالِ شاہ کا
ہو گئے شل گام فرسائی سے پائے آفتاب

حکم صادر ہو نہ جب تک آ تو لیں روح القدس
بارگاہِ شاہِ عالم میں چہ جائے آفتاب

کی دوا عیسی نے لیکن ہی تب محرق وہی
اب ہی سلطانِ رسل سے التجائے آفتاب

جب سحاب شب میں چھپ جاتا ہو مارے شرم کے
آنکھ کیا ذرے سے یثرب کے ملائے آفتاب

سایۂ دامانِ مولیٰ ہو سرِ ممتاز پر
یا الٰہی جب سوا نیزے پر آئے آفتاب

۲۷ ردیف یائے فارسی ۱۴

کیا کہوں آپ کو کہ کیا ہیں آپ
جلوۂ قدرتِ خدا ہیں آپ

سب رسولوں کے پیشوا ہیں آپ
ساری خلقت کے رہنما ہیں آپ

صدر آرائے اصطفا ہیں آپ
رونقِ بزمِ اجتبا ہیں آپ

ورۃ التاج انبیاءؑ ہیں آپ
افسرِ فرقِ اصفیا ہیں آپ

مصطفےٰ مجتبےٰ حبیبِ خدا
اتنی خبروں کے مبتدا ہیں آپ

آسمان و زمیں ہی اک تمہید
آفرینش سے مدعا ہیں آپ

بڑھ گئی عمر جاں نثاروں کی
اپنی باتوں سے جانفزا ہیں آپ

کیا کروں میں رجوع عیسیٰ سے
میرے ہر درد کی دوا ہیں آپ

ہر طرف سے بلند تھی آواز
ہم ہیں شاہد کہ مصطفےٰ ہیں آپ

[illegible] ـد — باعثِ نازشِ دعا ہیں آپ
[illegible] یدِ حشر کیا ہو ہمیں — کہ وہاں صاحبِ لوا ہیں آپ
پھ[illegible]ی مشکل نہیں ہے حل ہونا — مشکلوں کے گرہ کشا ہیں آپ
امتوں ہی کے آپ امام نہیں — انبیا کے بھی مقتدا ہیں آپ

۲۸

بارک اللہ حضرتِ ممتاز
شاہ لولاک پر فدا ہیں آپ

۱۱

اسمیں کلام کیا ہے اگر لب ہلائیں آپ — صد سالہ مردہ ہو تو اوسے بھی جلائیں آپ
کرتے ہیں دشمنوں کے لئے بھی دعائیں آپ[ل] — فوراً ہلاک ہوں جو نہ اونکو بچائیں آپ
موسیٰ تو جائیں طور پہ بعد اربعین کے — اور حق کے پاس عرش پہ اکدم میں جائیں آپ
کیسا ہی ہو شقی کوئی مستوجب عذاب — بخشے خدا اوسے بھی اگر بخشوائیں آپ
تکذیب سے زیاں نہ ہوا کچھ رسول کا — اپنے کئے کی پائیں گے مجرم سزائیں آپ
اہلِ خطا بھی غرق تحیر ہیں کیا ہی حلم — گویا ملاحظہ نہیں کرتے خطائیں آپ
ہو گی شفیع خلق سے یہ التجائے خلق — دفع بلائے حشر کا بیڑا اوٹھائیں آپ
یہ جانکر کہ بندۂ شاہِ عرب ہیں ہم — رہتی ہیں دور دور ہی ہمسے بلائیں آپ
رزق زمین ہند نہ ہو جاؤں میں کہیں — یا شاہِ دیں مدینے میں مجکو بلائیں آپ
اللہ کیا نصیب ہے اوس تشنہ کام کا — محشر میں جسکو ساغر کوثر پلائیں آپ

اِس خاکدانِ دہر میں باغِ بہشت ہے
ممتاز گھر مدینے میں چلکر بنائیں آپ

[ل] لہ فی الحدیث اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون [illegible]

حق تعالیٰ سے ملے خسروِ دیں آج کی رات
رقص طاؤس میں ہے عرش بریں آج کی رات

لیکے ناسوت سے لاہوت تک اے شاہِ عرب
مرحبا تمنے کیا زیر نگیں آج کی رات

عرش پر آپنے بے پردہ خدا کو دیکھا
لیلۃ القدر سے بڑھکر ہی کہیں آج کی رات

جو کہ موسیٰ کو میسر نہ ہوئی تھیں سرِ طور
احمد پاک سے باتیں وہ ہوئیں آج کی رات
(صلی اللہ علیہ وسلم)

لامکاں سے یہ صدا آئی کہ یا شاہِ زمن
کیجئے شوق سے آرام یہیں آج کی رات

فرش خاکی سے نبیؐ عرشِ بریں پر پہونچے
آسماں پر ہے بجا فخر زمیں آج کی رات

جلوہ افروز جو رفرف میں ہوے آئی ندا
اس جگہ آسکے فقط ایک تمہیں آج کی رات

مل گئے آنکھیں قدم شاہ فلک رفعت پر
فرقداں پر ہے سر ماہ مبیں آج کی رات

پہلے تھا مہر نبوت میں محمد مرسل
(صلی اللہ علیہ وسلم)
انت محبوب ہوا نقش نگیں آج کی رات

دیکھنے کو شہِ عالم کی سواری کا جلوس
اوترے افلاک سے افلاک نشیں آج کی رات

رحمت جو کہ ہوئی تھیں نہ کسی مرسل کو
نعمتیں وہ شہ عالم کو ملیں آج کی رات

مژدہ آمرزش امت کا ملا حضرت کو
اور راتوں کی برابر ہے کہیں آج کی رات

اللہ اللہ رے ترے کوکبہ جاہ و جلال
ہیں جلو میں ترے جبرئیل امیں آج کی رات

۳۰ | شنکے ممتاز سے کیفیتِ معراج شریف
آگئے وجد میں یارانِ حزیں آج کی رات | ۱۴۳

بھول جانا نہ ہمیں روزِ قیامت حضرت
ہم گنہگار بھی ہوں داخلِ جنت حضرت

نہ اُترتا نہ اُترتا کبھی قرآنِ کریم
یہی حجت ہے کہ ہیں آیتِ رحمت حضرت

فخر اجداد ہیں اور فخر رسالت حضرت

جب نکلتا ہی زباں سے مری حضرت حضرت

کبھی مجھ سے نہ چھٹے آپ کی سنت حضرت

انبیا شمع ہیں اور مہر نبوت حضرت

لیکے آئے شب معراج جو دولت حضرت

مرحمت کرتے ہیں اکسیر ہدایت حضرت

خضرؑ و الیاسؑ کے ہیں پیر طریقت حضرت

درفشاں ہوتے ہیں جب بحر شفاعت حضرت

نگہ لطف و کرم جانب امت حضرت

بے طلب دیچکے کونین کی نعمت حضرت

ی مجھ ...

... آتا ہے

... پیس چلوں آپکے گمراہ نہ ہوں

ہو نہیں سکتی مساوات کی نسبت قائم

بانٹ کر امت عاصی کو کیا مالا مال

خاک سے روضۂ اطہر کی ملی دولت دید

خضرؑ و الیاسؑ ہیں مخلوق خدا کے رہبر

مغفرت امت عاصی پہ فدا ہوتی ہی

کیا برا وقت ہی اور کیسی بری حالت ہی

عرض پیرا ہوں تو کس چیز کی خاطر ہوں ہیں

٢٥

بار اندوہ سے ممتاز گرا جاتا ہے

وقت امداد ہی اور وقت اعانت حضرت

٣١

دل کو رہتا ہی اضطراب بہت

پانی پانی ہوا گلاب بہت

اوسکے دنداں شکن جواب بہت

یوں تو ہی مطلب کتاب بہت

دل اعدا ہوئے کباب بہت

دشمنوں کو ترے عذاب بہت

عاصیوں کو ملے ثواب بہت

مجھے یاد آتے ہیں حیات بہت

سونگھ کر آپ کے پسینے کو

جو کوئی تیرا اعتراض کرے

مختصر یہ کہ تم ہو لا ثانی

نعت کے گرم گرم مضموں سے

میری دانست میں بہت کم ہی

اونکی مرضی ہو تو بجائے عذاب

اب تو باز آ گناہوں سے اے نفس
[illegible] ہی ہو [illegible]

جلنے والے ہیں دشمنانِ رسول
ہے جہنم کو التہا[illegible]

میرے جرموں کی نیکیاں ہو جائیں
ہو جو محشر میں انقلاب [illegible]

ایک کو بھی ہوئی نہ یہ معراج
انبیا تھے فلک جناب بہت

ہے خجل ذرۂ مدینہ سے
چھپتا پھرتا ہے آفتاب بہت

شبِ معراج جبرئیل امیں
چومتے تھے تری رکاب بہت

یاد آئی جو امتِ عاصی
آئے معراج سے شتاب بہت

فرد سب میں ہیں خواجۂ عالم
کر چکی خلق انتخاب بہت

کبھی طٰہٰ کہا کبھی یٰسین
تمکو حق نے دئے خطاب بہت

چاہیے لطفِ ساقیٔ کوثر
باغ فردوس میں شراب بہت

اب تو گھر ہو مدینے میں میرا
پھر چکا خانمان خراب بہت

خاکِ پائے حضور ہاتھ آجائے
کیمیا سے طلائے ناب بہت

جب نہ دیکھا ہو خواب میں اونکو
کچھ نہ دیکھا جو دیکھے خواب بہت

جاتے ہیں جانیوالے طیبہ کو
کرتے ہیں یوں تو پا تراب بہت

جلوہ حسنِ قدیم کا دیکھا
اوٹھ گئے وہ جو تھے حجاب بہت

حلقہ در حلقہ ہے اگر وہ زلف
اپنے دل کو بھی پیچ و تاب بہت

کچھ ہے تجکو خیال پیری بھی
رائگاں جا چکا شباب بہت

فقر اچھا غنا سے اے ممتاز
کون دے حشر میں حساب بہت

١٣ [ر]دیف تاے ہندی

ا

[illegible]ب خدا کی کھائی چوٹ — میں رو رہا ہوں قضا نکے کیوں نہ آئی چوٹ

رہِ مدینہ میں گر کر جو میں نے کھائی چوٹ — طفیل خواجہ مجھے ہو گئی مٹھائی چوٹ

خضرؑ نے عمر ابد کا مزا اوٹھایا ہے — تمہاری راہ میں گر کے نہیں اوٹھائی چوٹ

رسولِ پاک نے دل کے بھی کھو دیئے امراض — یہی نہیں کہ جہاں جسنے جو بتائی چوٹ

اونھوں نے جان لیا درد تھے وہ روشن دل — دل و جگر کی اونھیں میں نے کب دکھائی چوٹ

پکڑ کے سر کو جو بیٹھا ہے اوٹھ نہیں سکتا — نبیؐ نے کفر پر اس زور سے لگائی چوٹ

طریق شاہ سے ہم پہونچے کیسے جنت میں — لگی کسی کو نہ ٹھوکر نہ کوئی آئی چوٹ

شکستہ خاطر اُلفت دوا نہیں کرتے — درِ رسولؐ کی کیسی پسند آئی چوٹ

فراق شاہ میں دل دردمند ہے میرا — سقیم حال ہے دل پہ بلا کی کھائی چوٹ

رسولؐ پاک سے جا کر کرینگے ہم فریاد — جگر کی لے دل محزوں نہیں پر آئی چوٹ

پکڑ کے دل کو کسی دن مدینے پہونچیں گے — کریگی خضرؑ کے مانند رہنمائی چوٹ

زباں سے نام رسول خدا نکل ہی گیا — دل شکستہ کی اپنے بہت چھپائی چوٹ

ندا یہ غیب سے آئی خوشا نصیب ترے — درِ رسولؐ کی ممتاز تو نے کھائی چوٹ

۳۴ ردیف ثاے مثلثہ ١٢

ا

اے دوائے درد ہجراں الغیاث — غمگسارِ دردمنداں الغیاث

آپ ہی فرمائیں کس کس سے بچوں	...ں ہیں
اب تو آجاؤ سرِ بالیں مرے	جاں بلب ہوں جان...
لے نہ ڈوبے مجکو یہہ تردامنی	ہونہ جاؤں غرق طوفاں...
دیکھکر حالِ دلِ پُر اضطراب	چشم ہے خونابہ افشاں الغیاث
عفو کر تقصیر خدمت شاہ دیں	ہوں خطاؤں سے پشیماں الغیاث
میں ہوں اور میرا دلِ سرگشتہ ہے	اور محشر کا ہے میداں الغیاث
ناتواں ہوں بارِ غم اوٹھتا نہیں	زور بازو سے ضعیفاں الغیاث
حال ابتر ہے دلِ افگار کا	خنجرِ بُرّاں ہے ارماں الغیاث
زخمِ عصیاں کیا ہے اک ناسور ہے	ہے شفاعت خوب درماں الغیاث
گھر گئے آفات میں روزِ جزا	اے پناہِ اہلِ عصیاں الغیاث

ایک ممتازِ اور صدہا آفتیں
دافعِ رنجِ فراواں الغیاث

۳۴ ردیف جیم تازی ۱۶

آنکھوں میں میری جلوہ شاہ عرب ہے آج	وقفِ نظر تجلی انوار رب ہے آج
روزِ ولادتِ شہ عالی نسب ہے آج	کس حسن اہتمام سے جشنِ طرب ہے آج
آمتے ہیں بزم مولد سرور میں سر کے بل	کیا اوج پر ستارۂ اہل ادب ہے آج
خالی ملائکہ سے نہ ہو جائیں آسماں	گھر گھر درود و نام نبی زیب لب ہے آج
اے شوق نعت شاہ مضامیں بلند ہوں	فکرِ رسا سے خامہ ترقی طلب ہے آج

[illegible] — فضلِ خدائے پاک سے شیریں رطب ہی آج

[illegible]ح ہیں جو جاں نثار ہیں — اور دشمنانِ شاہ کو رنج و تعب ہی آج

جس گھر میں ہو نہ محفلِ میلادِ شاہ کی — وہ خانہ خراب مقامِ عجب ہے آج

تبت یدا ابی لہب[1] اوسکی ہی شان میں — جو دشمنِ رسول ہی وہ بولہب ہی آج

فضلِ عمیم عفو خطا وسعتِ عطا — اس بزم لاجواب میں موجود سب ہی آج

ای مومنو تھا جسکے لئے مژدۂ مسیح[2] — ممدوح خاص و عام وہ محبوبِ رب ہی آج

آگے ہی جسکے ہیچ شبِ قدر و روزِ عید — نامِ خدا وہ نور فشاں روز و شب ہی آج

ہم دل جلے ہیں شمعِ رخِ شاہ پر نثار — پروانۂ رسول ہمارا لقب ہے آج

محفل میں عام قسمتِ انوارِ قدس ہی — فیضِ حضور سے کوئی محروم کب ہی آج

کروبیوں کے کان بھی سنکر کھڑے ہوے — وہ جوشِ انبساط کا شور و شغب ہی آج

ممتاز مدحِ شاہ میں حسّانِ ہند ہی
اوسکو بلاؤ بزم میں وہ منتخب ہی آج

۳۵	ردیفِ جیمِ فارسی	۸

کرتا نہیں مدینے کو جلدی وطن سے کوچ — ہو جائے روح کا نہ یکایک بدن سے کوچ

جنت میں جب گئے تو نکلنا محال ہے — ممکن نہیں ہی کوچۂ شاہِ زمن سے کوچ

تعریف رخ کی کرتے ہیں ہم بعد وصفِ زلف — گلگشت کو حلب کے کیا ہی ختن سے کوچ

جاکر مدینے میں تو نہ آؤنگا پھر کبھی — وہ عندلیب کیا ہی کرے جو چمن سے کوچ

گیسوئے مشکبار میں اولجھا ہوا ہی دل — کیونکر کرے غریبِ وطن کو ختن سے کوچ

[1] [illegible] آیت [illegible] تبت یدا ابی لہب وتب ۱۲ منہ عفی عنہ

[2] کما فی القرآن المجید ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

ہو جاؤں میں مقیم جو کوے حضور میں ... سی ... تی ہے ...

توحید ہوتی ہے تری باتوں سے جاگزیں ... کرتا ہے کفر و شرک دل ...

زادِ سفر کی فکر سے غفلت نہ چاہیئے

ممتازؔ ایک روز ہے دارِ محن سے کوچ

۳۶ ردیف حائے حطی ۲۰

مصطفےٰ کو دیکھکر برقِ تجلی کی طرح ... حضرتِ عیسیٰ کو بھی غش آئے موسیٰ کی طرح

مشکلوں کو میری حل مثلِ معما کیجیے ... ہے جو پیچیدہ سراسر خطِ طغرا کی طرح

صادق آتا ہے غلاموں پر ترے یحیی العظام ... قم باذن اللہ کہتے ہیں جو عیسیٰ کی طرح

سب کمالاتِ بشر سے آپ ہیں آراستہ ... پاک سب عیبوں سے ذاتِ حق تعالیٰ کی طرح

لیلۃ الاسرا فلک پر جسکو دیکھا شاہ نے ... بہرِ خدمت تھا کمر بستہ وہ جوزا کی طرح

آیہ تطہیر قرآں میں ہے وصفِ اہل بیت ... پاک کرتے ہیں وہ ناپاکوں کو دریا کی طرح

آچکی نورِ ہدایت سے دلوں میں روشنی ... ہیں ترے منکر سیہ دل سنگِ موسیٰ کی طرح

زائرانِ کعبہ جاتے ہیں مدینے جوق جوق ... مرجعِ عالم ہیں حضرت حق تعالیٰ کی طرح

بسترِ راحت کہوں یا کیمیا اوس خاک کو ... جو مدینے میں پڑی ہے فرشِ دیبا کی طرح

دولتِ پابوس مولیٰ ہاتھ آتی ہی نہیں ... خاک بر سر کیوں نہوں نقشِ کفِ پا کی طرح

ہوں مشرف میں ترے دیدار سے روحی فداک ... آنکھیں وا رہتی ہیں آغوشِ تمنا کی طرح

رہبری سے آپکی سرگشتگانِ تیہ کفر ... آگئے مصرِ ہدیٰ میں قومِ موسیٰ کی طرح

وادیٔ ایمن تو دیکھا دیکھیں اب بطحا کلیم ... ہر شجر روشن ہے نخلِ طور سینا کی طرح

...رب کی ایک دن

...ر بادہ پیماسے صراط المستقیم

ایک مشتِ خاک سے کفار اندھے ہوگئے

خاکساری کیمیا ہی ایک دن یہ خاکسار

اہلِ بینش نے جو دیکھا اونکو۔ آنکھیں کھل گئیں

جب نہ پایا روشنی ہیں خاک بطحا کی طرح

ہوگئی قسمت جو سیدھی قدِ بالا کی طرح

ہو طبیعت جن کی کج زلفِ چلیپا کی طرح

پڑگئے آنکھوں پر اونکی پردے اعمیٰ کی طرح

اوڑکے پہونچیگا مدینے گردِ صحرا کی طرح

کور باطن رہگئے بے بہرہ اعمیٰ کی طرح

۳۷

کیا غمِ تردامنی ممتاز کو ہی یا نبیؐ

مضطرب رہتا ہی ہر دم موجِ دریا کی طرح

۱۳

قرآن مستطاب ہی خیر الوریٰ کی مدح

ہی حمدِ ذوالجلال رسولِ خدا کی مدح

بے شبہہ زیرِ سایۂ دیوار شاہِ دیں

اللہ رے خاک کوچہ سلطانِ مشرقین

نامِ نبی لیا کہ ہر اک کام ہوگیا

مداحِ مصطفےٰ کی ہی نازش بجا درست

حلال مشکلات زباں پر ہی خلق کی

گلگشت کر رہے ہیں گنہگار خلد میں

کرنی ہی اونکو شانِ رحیمی جو آشکار

آلودۂ گناہ ہی دن رات۔ شرم شرم

اوسکے صلے ہیں عید محرم میں ہوگئی

مداح خود خدا ہی ہوئی انتہا کی مدح

کسکی مجال ہی کہ کرے مصطفےٰ کی مدح

ہجو ملیح کرنی ہی بالِ ہما کی مدح

کرتا نہیں کوئی اثرِ کیمیا کی مدح

ہی مدح خواجہ حسن قبولِ دعا کی مدح

ذرہ کا افتخار ہی شمس الضحیٰ کی مدح

بیشک ہی بے مبالغہ مشکل کشا کی مدح

وردِ زباں ہی شافعِ روزِ جزا کی مدح

سنتے ہیں کس خوشی سے وہ اہلِ خطا کی مدح

کرتی ہی ای زباں توشۂ انبیا کی مدح

جب کی ہی میں نے دافعِ رنج و بلا کی مدح

۳۸	ممتاز روبرو ...
	لیکن قبول شاہ نے کی مجھ گدا کی مدح

سارے ممدوحوں سے افضل ہی خدا کا ممدوح
دیکھنا ہمکو کہ کیسا ہی ہم...

جو کسی کو نہ ملے تھے وہ کمالات سلے
اکمل الخلق ہی اوصاف میں میرا ممدوح

ہی وہ محبوب خدا حُسنِ ادب مانع ہی
اپنے ممدوح کو لکھتا نہیں پیارا ممدوح

سنگریزے ہی ستائش کے شرفیاب نہیں
کون ہی وہ نہیں جسکے شہ بطحا ممدوح

آن کی آن میں بالائے فلک ہو آئے
میرے ممدوح کو پہونچے نہ کسی کا ممدوح

اپنی آمرزشِ عصیاں میں نہیں ہم کو کلام
کہ جو شافع ہی مشفع بھی ہی اپنا ممدوح

شان میں تیری ہی قرآن میں کیا کیا موجود
کیا ہی نزدیک خدا مرتبہ تیرا ممدوح

دیدیں اور سماعت میں نہیں کچھ نسبت
اوس سے بڑھکر ہی کہیں جیسا سُنا تھا ممدوح

لاکھ اوصاف سے بڑھکر ہی یہ اوسکا اک وصف
کہ ہی اللہ کا محبوب ہمارا ممدوح

کون ہی جو نہیں سرتاج رسل کا مداح
آپ ہیں فرش سے تا عرش معلی ممدوح

منتہی سلسلۂ مدح نہ ہوگا ممتاز
کونسے وصف سے خالی ہی تمہارا ممدوح

۳۹	ردیف خائے معجمہ	۹

اے چارہ گر نہ پوچھ زباں یا دہاں ہی تلخ
مسموم ہجر شہ ہوں مرا کام جاں ہی تلخ

شیریں کیا لعاب مبارک سے آپ نے
کھاری کنواں جو دیکھتے تھے اب کہاں ہی تلخ

اللہ رے عنایت و شفقت رسول کی
فاقے سے بدمزہ نہ غم عاصیاں ہی تلخ

...طل کی طرح چشمۂ کام و دہاں ہے تلخ شیریں ثمر ہے وہ اگرایجان جاں ہے تلخ مرتے ہیں خضر زندگی جاوداں ہے تلخ کیسا ہی قند ہو سخنِ شاعراں ہے تلخ سم خوردہ کفر و شرک کے ہیں کام جاں ہے تلخ		...س سے ترش نہ ہو ...کے زہر فراق سے جب تک کہ چاشنی نہ ہو مدحِ حضور کی بدبخت موعظت پہ تری زہر اوگلتے ہیں

۸	نانِ جویں مدینے کی ممتاز کو ملے یارب یہ نانِ نعمتِ ہندوستاں ہے تلخ	۴۰

الحذر ادیکھیں نہ ہم روز قیامت دوزخ ہوگیا آگ پئے اہل شقاوت دوزخ ہے فقط اک شررِ آتش فرقت دوزخ عین انصاف ہے کرتا ہے جو شدت دوزخ تیرے دشمن سے وہ رکھتا ہے عداوت دوزخ ہوگیا ہر عدو چاہ ضلالت دوزخ کس قیامت کی ہے زندانِ مصیبت دوزخ		گر نہ دیدار ہو تیرا تو ہے جنت دوزخ جب سنا سرور دیں سے ہیں یہ جلنے والے ہیں وہ دل سوختہ ہجر ہوں جن کے نزدیک شدت کفر میں شداد ہر اک کافر تھا ہاتھ آجائے جو دنیا میں تو کچا کھا جائے شامتِ کفر نکلنے بھی دے کیونکر نکلے اپنے بندوں کو کہا حق نے کہ قوا انفسکم

	عیش کفار کو تکلیف ہمیں اے ممتاز یہی دنیا ہے کہ کہئے اُسے جنت دوزخ	

۱۲	ردیف دال مہملہ	۴۱

	مجھے جنت دکھاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	مدینے میں بلاؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	

حاشیہ: ...فی الاشتال الحقوق ... رضی اللہ عنہ ... فی التنزیل یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ ... عفا اللہ عنہ

... صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین ... کان اللہ له

اوٹھے خواب گراں سے بخت خفتہ

ازل سے ہیں کلیم اللہ مشتاق

سویدائے دلِ بیتاب ہو کر

دکھا کر اپنے گیسوے پریشاں

بلا ہو کر مرے پیچھے پڑی ہے

جمالِ پاک کی آنکھیں ہیں مشتاق

سیہ کارانِ اُمت منتظر ہیں

ابھی اُٹھ بیٹھیں مدہوشانِ اُلفت

گنہگارانِ اُمت مضطرب ہیں

بہت ہے آرزوے قصرِ جنت

کلام اپنا سنا دیں ...

مرے دل میں سماؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

مجھے وحشی بناؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

شبِ غم سے بچاؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

رخِ روشن دکھاؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

شفاعت کو اب آؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

جو زلف اپنی سنگھاؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

جہنم سے بچاؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

مرا نقشہ جماؤ یا محمد صلوۃ اللہ علیہ

یہی ہے عرض ممتازِ حزیں کی

مجھے تم بخشواؤ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رہا کچھ نہ کھٹکا قیامت کے بعد

کہ بخشے گئے ہم شفاعت کے بعد

خدا اور محمد کو دیکھا کریں

یہ نعمت ملے ہم کو جنت کے بعد

عدو آپ پر ہو گئے جاں نثار

ہوئی یہ محبت عداوت کے بعد

خدا مل گیا مل گیا قربِ خاص

حبیبِ خدا کی محبت کے بعد

حقیقت تو یہ ہے کہ نعماے خلد

ہیں سب ہیچ دیدار حضرت کے بعد

کیا حق نے ختم الرسل آپ کو

یہ اعزاز بخشا نبوت کے بعد

لگی آنکھ او سکی نہ پھر عمر بھر

جگایا جسے خواب غفلت کے بعد

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین

۴۳ — ۶

باس [illegible]
اوٹھے کس سے تکلیف راحت کے بعد

[illegible] بدخواہ کیسے ذلیل
کہ ذلت پہ ذلت ہی عزت کے بعد

[illegible]ت در سے ہم اوٹھ سکیں بیٹھکر
نہ آئے یہ طاقت نقاہت کے بعد

تری رہنمائی سے اہلِ ضلال
ہدایت پر آئے ضلالت کے بعد

رہوں ہیں مریضِ محبت ترا
کہ دشوار ہی زیست صحت کے بعد

نہ ہوتے محمد صلواۃ اللہ علیہ ابداً ابدا اگر آفتاب
تو کیوں پھیلتا نور ظلمت کے بعد

نہ آیئنگے ممتاز ہم ہند کو
مزار نبیؑ کی زیارت کے بعد

کروں نہ نفس ستمگر کو سرزنش تا چند
بری لگے نہ مجھے اوسکی یہ روش تا چند

نکال پھانس کی مانند اِسکو یا اللہ
جگر میں خار غم و رنج کی خلش تا چند

عطا ہو نعمتِ دیدار ایخدا اے کریم
فراق شہ میں غم و غصہ ہو خورش تا چند

کبھی تو اوڑ کے یہ ذرہ مدینے پہونچیگا
نہ ہو گی جانب خرشید سے کشش تا چند

صلواۃ روضۂ اقدس کو دل تڑپتا ہی
بسان ماہی بے آب یہ تپش تا چند

نہ چھوڑ زندہ اِسے مارِ آستیں ہی نفس
تو عقلمند ہی ممتاز پرورش تا چند

۴۴ — ۱۲

ردیف دال ثقیلہ

دیکھ اے زاہد نہ کر زہد و عبادت پر گھمنڈ
ہو گیا مردود شیطاں کر کے طاعت پر گھمنڈ

اغنیا کو ہو مبارک مال و دولت پر گھمنڈ
ہم فقیروں کو ہی داغِ عشق حضرت پہ گھمنڈ

کیا پری پیکر مضامین نعت کے موزوں کئے
[illegible] کیا ہی [illegible]

میں اگر عاصی ہوں یارب تو ہی غفار الذنوب[1]
قابلِ رحمت ہوں میں [illegible]

کی جو نخوت مال پر قاروں زمیں میں دھنس گیا
کسقدر ناداں ہیں جو کرتے ہیں [illegible] پر گھمنڈ

اے نسیم باغ طیبہ جلد چل یہ وقت ہی
ہو رہا ہی نکہتِ گل کو لطافت پر گھمنڈ

پڑ گیا ہو رعب جب معجز بیانی کا تری
کیا کریں سحر البیاں اپنی فصاحت پر گھمنڈ

کوئی مجھپر مہرباں ہو یا نہ ہو پروا نہیں
ہی مجھے اللہ کے لطف و عنایت پر گھمنڈ

معنی لاتقنطوا[2] وہ خوب ہیں سمجھے ہوے
حق بجانب ہی سیہ کاروں کو رحمت پر گھمنڈ

دیکھکر وہ آستاں جاتا رہا سارا غرور
تھا بہت چرخ بریں کو اپنی رفعت پر گھمنڈ

زیر اپنے نفس امّارہ کو کر سکتا نہیں
حیف پھر کرتا ہی تو زور و شجاعت پر گھمنڈ

حشر کا دن اور اے ممتاز یہ تیور ترے
ہو گیا معلوم تجکو ہی شفاعت پر گھمنڈ

۴۵	ردیف ذال معجمہ	۱۰

ہو آپ کو تو امتِ عاصی کا غم لذیذ
اور ہم غذائیں نوش کریں دمبدم لذیذ

دل سے جو ہی ثنائے امامِ امم لذیذ
وقتِ رقم ہوئی ہی زبانِ قلم لذیذ

ہم بندۂ شکم اونھیں کیا مونہہ دکھائینگے
نانِ جویں وہ کھائیں غذا کھائیں ہم لذیذ

ہر لفظ میں مزا ہی نبات لطیف کا
کیا ہی کلام فخر حجاز و عجم لذیذ

آتا ہی جسمیں نام حبیب الہ کا
ہو جاتی ہی مثال عسل وہ قسم لذیذ

کیساں مزا ہی نزلہ ربایانِ شاہ کو
ملتا ہی رات دن اونھیں خوانِ کرم لذیذ

[2] تلمیح ہے آیۂ قرآنی [illegible] یا ایہا الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیہ ۱۲ مرتب [illegible]

… ہو جای انگبین کی طرح یم کا یم لذیذ

…ـرب دیدار شاہ سے
کیا ہوتی ورنہ نعمت باغ ارم لذیذ

…طفیل سے دیدارِ حق نصیب
نعمت ملیگی ہمکو یہہ بےکیف و کم لذیذ

ممتاز تشنہ لب ہی شرابِ طہور کا
معلوم کیا ہوا وسکو مئے جامِ جم لذیذ

۴۶	ردیفِ رائے مہملہ	۱۳

سنبل الطیب ہی گیسوگل تر روئے حضور
عطر مجموعہ خجل جس سے وہ خوشبوئے حضور

ہو جو ایمائے طلب جنبشِ ابروئے حضور
مثلِ حجاج ہو کعبہ بھی رواں سوئے حضور

اک لپٹ جسکی دو عالم کو کرے غالیہ بیز
بارک اللہ وہ ہی نکہتِ گیسوئے حضور

کعبۃ اللہ ہی کاشانہ کہ بیت المعمور
چمنِ قدس ہے یا باغِ ارم کوئے حضور

مکتبِ عشق میں پہلا یہہ سبق تھا اپنا
الف اللہ کا ہی قامتِ دلجوئے حضور

دستِ عالی یدِ قدرت یدِ بیضا کفِ دست
جس سے اسلام قوی پنجہ وہ بازوئے حضور

حسنِ ایماں کا تقاضہ ہی کہ دیکھا کیجے
مصحفِ پاک ہی رخ رحل وزانوئے حضور

جلوۂ شمع سرِ طور تو دیکھا موسیٰ
اب ذرا دیکھئے شمعِ رخِ نیکوئے حضور

صاف مفہوم ہوئے معنیِ سر لا آبیٰ
آلِ اطہار کی خو ہی وہی جو خوئے حضور

کیوں نہوں محوِ ستایش ملک و جن و بشر
خود خداوند تعالیٰ ہی ثنا گوئے حضور

ماہ و خورشید ہیں گلشن کے فلک پر ہی دماغ
عرش نازاں کہ ہوا تکیۂ زانوئے حضور

تین تیرہ ہوں بد اندیش نہ کیوں قت و قتال
جسکے قبضے میں دو عالم ہے وہ ہی سوئے حضور

[illegible]

۴۷

باغِ فردوس میں [illegible]
عیش کرتا ہے جو ہوتا ہے ثنا گوئے حضور

فروغِ نور نظر ہے جمالِ پیغمبر — خدا دکھائے رُخِ بے مثالِ پیغمبر
نہالِ باغِ نبوت ہے آلِ پیغمبر — کٹیں وہ ہاتھ جو کاٹیں نہالِ پیغمبر
صفاتِ ذاتِ الٰہی کو ہمنے پہچانا — یہ سب ہے صدقہ بصدقِ مقالِ پیغمبر
سفینہ شہرتِ اہلِ کرم کا ڈوب گیا — اوٹھی جو موج محیطِ نوالِ پیغمبر
سوالِ بخششِ اُمّت کا یہہ جواب آیا — ہمیں قبول ہے جو ہے سوالِ پیغمبر
جو اشتقاق خدا سے ہے خد انور کا — بجائے نقطہ ہے عارض پہ خالِ پیغمبر
کسی کی مدح و ثنا کی اونھیں ہے کیا پروا — کتابِ پاک ہے کشّافِ حالِ پیغمبر
صفات میں بھی یگانہ ہیں ذات کی مانند — زہے جلال و جمال و کمالِ پیغمبر
براق برق قدم لیکے جبرئیل آئے — ہوا جو سیرِ فلک کا خیالِ پیغمبر
مثالِ خضر و مسیحا ہیں زندۂ جاوید — برائے نام ہوا ہے وصالِ پیغمبر[1]
نہ آیا دل میں کبھی خطرہ ماسوی اللہ کا — ہمیشہ جانبِ حق تھا خیالِ پیغمبر
صفات ذات سے جیسے جدا نہیں ہوتی — رہا خدا سے یونہیں اتصالِ پیغمبر

۴۸

زمانہ بھر کا وہ ممدوح ہو گیا ممتاز
پڑا کسی میں جو عکسِ خصالِ پیغمبر

۱۹

شیدا ہوں شیفتہ ہوں میں خیر الانام پر — پھر کیوں تڑپ نجاؤں محمد کے نام پر
جو جا پڑا درِ شہِ عالی مقام پر — قابض ہوا وہ روضۂ دار السلام پر
غش ہیں کلیم آپ کے حسنِ کلام پر — عیسیٰ درود خواں ہیں لبِ لعلِ فام پر

[1] ورد فی الحدیث ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق ۱۲ منہ رزق اللہ

قربان ہوں رسول علیہ السّلام پر

[illegible] عشقِ نبیؐ کا جام — مر جاؤں ای خدا اسی شرب مدام پر

[illegible] خلد میں جاتے ہیں جاں نثار — ہو کر فدا رسول علیہ السّلام پر

مرغِ خیال عرشِ بریں پر تو ہو رسا — لیکن پھونچ سکے نہ تیری اوج بام پر

اب سر پکڑ کے روتے ہیں بت اور بت پرست — نازاں بہت تھے قبضۂ بیت الحرام پر

فرمودۂ رسول پہ ایراد منکریں — ہی عین اعتراض خدا کے کلام پر

اللہ ری کرم نہیں مختص کسیکے ساتھ — لطفِ اتم ہی عام ترا خاص و عام پر

کہتے ہیں جسکو روضۂ انور سپہر ہی — شمسہ ہی شمس گنبدِ فیروزہ فام پر

زہرابۂ اجل میں بجھی ہی جو تیغِ شاہ — آتے نہیں ہیں زخمِ عدو التیام پر

کفار کو شکست ہر ایک معرکہ میں دی — عاشق تھی فتح خسروِ دیں کی حسام پر

ذروں سے راہ شاہ کے ہمسر ہوں کیا مجال — یہہ جو ستاری ہیں فلک سبز فام پر

یہہ جانکر براق کہ حضرت سوار ہیں — طاؤس وار رقص میں تھا گام گام پر

نکلا جو مہرِ دینِ خدا کفر چھپ گیا — منصور نورِ صبح ہوا فوجِ شام پر

بیجا خیالِ خلد ہی بے الفتِ رسول — زاہد عجب ہی اس تری سودای خام پر

شق القمر کی آپکے روشن دلیل ہی — آتا نظر ہی داغ جو ماہ تمام پر

احمد ہی نام احمدِ مرسل کا ہی غلام
صلواۃ اللہ علیہ وسلامہ
ممتاز کو ہی فخر بجا اپنے نام پر

۱۵

ہیں ختمِ رسل نورِ خدا احمدِ مختار
صلی اللہ علیہ
اعدا کی اوٹھاتے تھے جفا احمدِ مختار
صلی اللہ علیہ

ہر ایک نبی سے ہیں سوا احمدِ مختار
صلی اللہ علیہ
کرتے تھے ہدایت کی دعا احمدِ مختار
صلی اللہ علیہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] ۱۲ [illegible]

قرآں ہی وہ قانونِ شفا[1] تیری مطب میں ۔۔۔یں
کسطرح کوئی عقدۂ لاحل رہی باقی ۔ اُمّت کے جو ہوں عقدۂ [illegible]
دستِ قدر اندازِ قدر ہو ہدفِ اولشا ۔ رد کردیں اگر تیرِ قضا احمدِ [illegible]
سرسبز تیری فیض سے ہی کشتِ دو عالم ۔ ای ابرِ کرم بحرِ عطا احمدِ مختار
تھا ہو کا مکاں پھر تو محل دینِ متیں کا ۔ کرتے نہ جو تشییدِ بنا احمدِ مختار
ایکدن شہِ کونین سے جبریلِ امیں نے ۔ ق ۔ کی عرض کہ بشریٰ لکَ یا احمدِ مختار
بخشینگے ہم امت کو ذرا فکر نہ کیجے ۔ لایا ہوں یہ پیغامِ خدا احمدِ مختار
جس طرح اکیلا ہمیں دنیا میں نچھوڑا ۔ محشر میں بھی ہونگے نہ جدا احمدِ مختار
محفوظ جہنم سے رہے اہلِ جہنم ۔ حامی جو ہوئے روزِ جزا احمدِ مختار
بے بہرہ کوئی اونکی ہدایت سے نہیں ہی ۔ ہیں خضر کے بھی راہ نما احمدِ مختار
کیسی ہی کسی شخص سے تقصیر ہو سرزد ۔ کیا ذکر کہ ہوں اوس سے خفا[2] احمدِ مختار
رفرف سے اوتر کر جو گئے عرشِ بریں تک ۔ آئی یہ ندا آئیے یا احمدِ مختار

۵۰	زندانِ مصیبت میں گرفتار ہی ممتاز فریاد ہی فریاد ہی یا احمدِ مختار	۱۸

جلوۂ حق جمالِ پیغمبر ۔ نصِ ناطق مقالِ پیغمبر
رات دن ہی خیالِ پیغمبر ۔ ہجر میں ہی وصالِ پیغمبر
طرفۃ العین میں گئے سرِ عرش ۔ دیکھنا یہ کمالِ پیغمبر
ارنی[3] تا کجا جنابِ کلیم ۔ دیکھ لیجے جمالِ پیغمبر
نقطۂ جیمِ جمال کا گیسو ۔ زیبِ رخ ہی جو خالِ پیغمبر

[1] اقتباس ست از آیۂ کریمہ وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین ۱۲ اور کہ اللہ رحمتہ — [2] فرمودند حضرت انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در خدمت دہ سال من گاہے مرا بر کاری نفرمودند کہ چرا کردی و چرا نہ کردی ۱۲ منہ عفی عنہ — [3] اقتباس ست رب ارنی انظر الیک ۱۲ منہ

...ما...	ہی وہ جاہ جلالِ پیغمبر
...گیا بر پا	ہوگیا انتقالِ پیغمبر
...یے کو جلوۂ حق کے	آئینہ ہی جمالِ پیغمبر
کفر کو خاک میں ملانا تھا	کافروں سے قتالِ پیغمبر
کشتیِ نوح میں ہوا راکب	غرقۂ عشق آلِ پیغمبر
نفی کرنا عدیل کی اونکے	وصف ہی حسبِ حالِ پیغمبر
نامِ اہلِ کتاب مٹ جاتا	نہوا ابتہالِ پیغمبر
پاس اُمت کے ہی کلامِ مجید	دولتِ بے زوالِ پیغمبر
جلوہ گر جسمیں سرِّ غیبی ہیں	ہی وہ حسنِ مقالِ پیغمبر
مرنے دیتا نہیں جدائی میں	ہی مسیحا خیالِ پیغمبر
بحرِ ذخار تھی سخاوت میں	فقر میں تھا یہ حالِ پیغمبر
نہیں ملتا نشان ساحل کا	ہی وہ بحرِ نوالِ پیغمبر

۵۱	چھوڑ ممتاز یہہ سیہ کاری گر خیالِ ملالِ پیغمبر	۱۳

ہی بارگاہِ قدس درِ مصطفیٰ ضرور	ہوتے ہیں خم وہاں سرِ شاہ و گدا ضرور
سرتاجِ مرسلاں ہیں رسولِ خدا ضرور	سب انبیا سے شانِ نبی ہی جدا ضرور
بعد خدا بزرگ ہیں خیر الوریٰ ضرور	بہتر یہہ اختصار ہی تطویل کیا ضرور
وہ کونسی صفت ہی کہ جو آپ میں نہیں	موصوف سب صفات سے ہیں مصطفیٰ ضرور
گلگشت باغ خلد میں ہیں پیروانِ شاہ	سیدھی سڑک ہی راہ امام ہدیٰ ضرور

جو راہ مصطفیٰ سے ذرا منحرف چلا
[illegible]

محبوب کبریا کوئی مرسل نہیں ہوا
ہاں شاہِ دیں ہو[illegible]

دم بھر کو بھولتا نہیں شاہِ زمن کو میں
حاضر نہیں مدینے میں ہے یہ [illegible]

مانند اہلِ بیت کے اید[ل] پے نجات
اصحاب[2] باصفا سے ہے حب ولا ضرور

بہتر معالجہ ہے شفاعت میرے لئے
بیمارِ معصیت ہوں میں کیجیے دوا ضرور

گم کردہ راہِ خلد جو ہونگے گناہگار
ہونگے وہاں بھی رشکِ خضر رہنما ضرور

آگے جو آئے آب دہانِ حضور کے
اے خضر آب آب ہو آبِ بقا ضرور

۱۲	ممتاز روسیاہ کو یا رب تو بخش دے تو ہے رحیم شانِ رحیمی دکھا ضرور	۵۲

پلائینگے جسے اک جام کوثر ساقیِ کوثر
بجھا دینگے لگی دل کی مقرر ساقیِ کوثر

مری تر دامنی پہ جوش میں بحرِ کرم آیا
عجب فیاض ہیں اللہ اکبر ساقیِ کوثر

غضب کی تشنہ کامی ہے زباں میں پڑ گئے کانٹے
لگا لینگے سر کوثر پہ نشتر ساقیِ کوثر

ترس کر شربتِ دیدار کو اوٹھتا ہوں دنیا سے
پلائینگے مجھے ساغر پہ ساغر ساقیِ کوثر

ٹھکانا کیا ہے پھر تر دامنوں کا خاک ہی چھاننا
جو ہو جائیں ذرا اون سے مکدر ساقیِ کوثر

خوشا یہ جاں کنی جو شربتِ دیدار ہاتھ آیا
ہوئی رونق فزا ایجان مضطر ساقیِ کوثر

تمہارا شربتِ دیدار پیکر آبِ کوثر پہ
ملیگی لذتِ قندِ مکرر ساقیِ کوثر

لکھا فرمان میں اعطیناک[2] اپنے کلکِ قدرت سے
دیا حق نے جو تجھکو حوضِ کوثر ساقیِ کوثر

پڑا ہے روئے گلگوں کا عرق تسنیم و کوثر میں
نہ ہوتا ورنہ یوں پانی معطر ساقیِ کوثر

حبابِ کوثر و تسنیم گویا مشک نافے ہیں
پڑا ہے عکس گیسوئے معنبر ساقیِ کوثر

پیا ہی ہجر میں خونِ جگر ممتاز احمدؐ نے
اوسے اور بھول جائیں روزِ محشر ساقیِ کوثر

١٧

چل مدینے کو دلِ شیفتہ صرصر ہو کر
پکڑی کیوں تونے زمیں ہند کی پتھر ہو کر

تشنہ کاموں کے لئے قلزمِ الطاف تیرا
باغِ جنت میں گیا چشمۂ کوثر ہو کر

ٹوٹ پڑتا ہی خدا کا غضب اوسپر کہ نہیں
دیکھ لے کوئی تری حکم سے باہر ہو کر

جو اوڑتی ہی ذری تری راہ کے ای ماہِ حجاز
زینتِ چرخِ بریں ہوگئے اختر ہو کر

بختِ فیروز بھی کیا چیز ہی اللہ اللہ
دیکھتا ہی اونھیں آئینہ سکندر ہو کر

نیک بدکاروں کا مُنھ دیکھتے رہجائینگے
بخشوا لینگے جو وہ شافعِ محشر ہو کر

حسرتِ شربتِ دیدار میں ہم مرتے ہیں
تشنہ رکھتے ہو ہمیں ساقیِ کوثر ہو کر

سچ تو ہی عشقِ مجازی سے خدا ملتا ہی
آرنا دیکھ تو شیدائی پیمبر ہو کر

شش جہت میں ہی تری حُسنِ خداداد کی دھوم
دیکھنے والے تجھے رہگئے ششدر ہو کر

یادِ دندانِ مبارک کا ہی اعجاز یہیں
اشک گرتے ہیں دمِ گریہ جو گوہر ہو کر

حسرتِ دید ہی یہہ پردی مری آنکھوں کے
نصب ہوں روضۂ اطہر میں محجر ہو کر

رہی ایمان سے بے بہرہ شقی ہی ورنہ
دی بتوں نے بھی گواہی تری پتھر ہو کر

اب تو ہیں ساقیِ کوثر کو الٰہی دیکھوں
بادہ پیمائی طرب آنکھیں ہوں ساغر ہو کر

قافیہ نعت میں جو ہمنے مکرر باندھا
دیگیا وہ بھی مزا قندِ مکرر ہو کر

بڑھ کے کچھ اوس سے بھی اسلام ہوا عالمگیر
پھیل جائے جو کوئی قطرہ سمندر ہو کر

سرخروئی کا نیا ڈھنگ نکالا ہمنے
خون بدخواہوں کا پی لیتے ہیں خنجر ہو کر

راہِ مصطفیٰ سے ذرا منحرف جا

غزلِ نعت میری نذر مختصر ہو کر

۵۴	ردیف رائے ثقیلہ	۱۴

جلوۂ حق دیکھنا ہی تو بتِ پندار توڑ
تیری اوسکے درمیاں حائل ہی یہہ دیوار توڑ

عاشقوں کو زینت اشکِ مسلسل چاہیئے
ایکدم کو بھی نہ سلکِ گوہرِ شہوار توڑ

لوٹتی ہیں گر بہاریں گلشنِ فردوس کی
دل میں نوکِ خارِ عشقِ احمدِ مختار توڑ

رشتۂ الفت نہیں تارِ نفس جو ٹوٹ جائے
توڑتی ہی سانس فرقت میں تو جانِ زار توڑ

جو نفائس وصفِ ختم المرسلیں کے ہوں دکھا
ای زبانِ دُرفشاں مُہرِ لبِ گفتار توڑ

خود بخود ایمان لاتا ہی برہمن آپ پر
کہدیا ہوگا بتوں نے رشتۂ زنار توڑ

سرزمینِ دل میں نخلِ عشقِ پیغمبرؐ لگا
اور خوش خوش گلشنِ فردوس کے اثمار توڑ

باریابی کا جو طالب ہی حریمِ وصل میں
ہجر کی دیوار کو ای طالبِ دیدار توڑ

دل بھر آیا جب کہا شیشہ نے ہنگامِ شکست
لعل و گوہر توڑ تو لیکن نہ دل زنہار توڑ

زخمِ دل میں درد کی لذت سوا ہو چارہ گر
توڑ کر رکھدی سرِ نشتر کہ نوکِ خار توڑ

توڑتا ہی تو دلوں کو تجکو شرم آتی نہیں
مرد ہی تو نفسِ امارہ کا استکبار توڑ

دل مرا تر دامنی پہ پانی پانی ہو گیا
چشم دریا بار اشکوں کا نہ تو بھی تار توڑ

خونِ ناحق ہوگا ایکدن تیری گردن پر سوار
ہاتھہ اوٹھا جور و جفا سے ظلم کی تلوار توڑ

سیر کر کے باغِ عالم کی تہی دامن نجا
ہمصفیروں کی طرح ممتاز گل و جا توڑ

۹	ردیف زائے معجمہ	

...ت سے دلِ خستہ جگر چاک ہنوز	اور پھر زندہ ہوں میں اے شہِ لولاک ہنوز
جا لگا عرش سے لیکن تری روضی کے حضور	پست ہے مثلِ زمیں گنبدِ افلاک ہنوز
جو معطر شہِ عالم کے پسینے سے ہوئی	غالیہ سا ہے عروسانہ وہ پوشاک ہنوز
نہ مٹا پر نہ مٹا لاکھ حوادث بھی ہوئے	سنگ خارا میں ہے نقشِ قدمِ پاک ہنوز
شبِ معراج ہوئے تھے شہِ لولاک سوار	رقصِ طاوس میں ہے توسنِ چالاک ہنوز
جو ہونا تھا ہوا ہجر میں احوال زبوں	ہے تری غم سے مگر خوش دلِ غمناک ہنوز
مر کے بھی ہٹی ٹھکانے نہ لگی اے صرصر	اڑ کے پہنچی نہ مدینے کو مری خاک ہنوز
ہفت قلزم میں نہانے سے بھی کیا ہوتا ہے	نجس العین ہیں کافر ہیں ناپاک ہنوز

نفسِ بدکیش کے دھوکوں میں نہ آ نا ممتاز
درپئے قتل کمیں میں ہے یہ سفاک ہنوز

۸	ردیف سین مہملہ	۵۶

آستاں بوسِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی روح القدس	رتبہ داں خواجۂ ذی جاہ تھی روح القدس
جانتے تھی افضل الطاعات طاعت آپکی	حق گزیں حق بیں خدا آگاہ تھی روح القدس
ہمرکابی کی مقامِ قدس تک حسرت رہی	شاہِ دیں کے سدرہ تک ہمراہ تھی روح القدس
ڈرتے ڈرتے عرض کرتے تھی نہ ہو جائیں خفا	خادمِ مسکیں حضورِ شاہ تھی روح القدس
کیا بیاں ہو شوکتِ شاہنشۂ کونین کا	ایک ادنیٰ بندۂ درگاہ تھی روح القدس

اہ مصطفیٰ سے ذرا منحرف ...

عرشیوں کو ساتھ لیکر آئے جنگ بدر میں	شاہِ دیں کے کیسے ...

۵۷	بے جمالِ جانفزا ممتازؔ کب آرام تھا عاشقِ جانباز شاہنشاہ تھی روح القدس	۱۲

جو گیا بھر زیارت روضۂ اطہر کے پاس	ای خوشا بخت رسا پہنچا وہ پیغمبر کے پاس
حلقۂ در کو بھی جنبش اور بستر گرم تھا	کتنے جلد آئے وہ جا کر خالق اکبر کے پاس
آبِ کوثر شربت دیدار نعمائے بہشت	کونسی نعمت نہیں ہی ساقیٔ کوثر کے پاس
ہیں شفیع المذنبیں بھی انبیا میں منتخب	جو گئے بھر شفاعت داورِ محشر کے پاس
اللہ اللہ یا تو بت ہی بت تھے سا کن کعبہ میں	یا وہ جانے بھی نہیں پاتے خدا کے گھر کے پاس
مرنیوالے اونیہ سوتے ہیں بڑی آرام سے	خوابگاہِ قبر میں جیسے دولھن شوہر کے پاس
ایک ہم ہیں مر رہی ہیں آرزوئے طوف میں	ایک وہ ہیں دفن ہیں جو روضۂ اطہر کے پاس
چھپ گئے نورِ نبی کے آگے انوارِ رسل	ذکر کیا نور کو اک بت کا شہ خاور کے پاس
انبیا بھی جبکہ ہونگے مضطرب روزِ نشور	بھر تسکیں آئیں گے وہ امتِ مضطر کے پاس
ہم سیہ کاروں کو قربِ شاہ ہو تو کیا عجب	ہی مقام کامل تسکیں رخ انور کے پاس
آئینہ داری تھی شاہِ دوجہاں کی جائی فخر	اس سے کیا حاصل گر آئینہ ہو اسکندر کے پاس

۵۸	اس تہیدستی میں اپنی کیا کری وہ نذرِ شاہ ایک نقدِ جاں ہی ممتازؔ سیہ اختر کے پاس	۱۰

دل میں رہ جائے مدینے کی ہوس	خاک ہو پھر مجھے جینے کی ہوس
دفن ہوں اونکی گلی میں ای کاش	مر کے پوری ہو دفینے کی ہوس

+

[illegible] ... پینے کی ہوس

[illegible] ے ترا تارِ نگاہ
دلِ زخمی کے ہی سینے کی ہوس

[illegible] شربتِ دیدار ہوں میں
آبِ حیواں کے ہی پینے کی ہوس

دامنِ شاہ ہی کشتیِ نجات
ہم نہیں رکھتے سفینے کی ہوس

ہوگئے داغِ محبت سے غنی
نہ ہی ہمکو خزینے کی ہوس

نامِ شہ دل میں منقش کرلے
ہی اگر تجھکو نگینے کی ہوس

طارمِ قرب پر چڑھ جانیکو
دل کو ہی زلف کے زینے کی ہوس

مر کے بھی طیبہ میں رہنا ہو نصیب
ہی یہ ممتاز قرینے کی ہوس

۱۱	ردیف شین منقوطہ	۵۹

یاد فرمائیں مجھے فخرِ دو عالم ای کاش
ہند سے جاؤں مدینے خوش و خرم ای کاش

رخِ انور کو کہیں دیکھ لے یہ تر دامن
بہرہ ور مہر سے ہو قطرۂ شبنم ای کاش

طالعِ خفتہ ہو بیدار الٰہی میرا
خواب میں آئیں نظر خسروِ عالم ای کاش

اسی ماتم میں ہی کعبہ کہ لباسِ کعبہ
رایتِ فتح کا ہوتا تری پرچم ای کاش

غزلِ نعت کے قابل ہو زمیں بھی عالی
ہاتھ آئے فلکِ نیرِ اعظم ای کاش

کنجِ مرقد میں نہ ظلمت سے مرا دم گھبرائے
جلوۂ رخ ہو ترا مونس و ہمدم ای کاش

واہ الطافِ شہِ دیں ہی عجائب مرہم
دلِ مجروح کے ہاتھ آئے یہ مرہم ای کاش

بارِ منت سے جھکے سر نہ کسیکے آگے
آستانِ شہِ عالم ہی پہ ہو خم ای کاش

رہے دامنگیروں سے بہتر ... کلیجا ٹھنڈا ... ہوتے بالائے زمیں ...
اپنی امت سے یہہ فرماتے کہ احمد ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱	غمِ الفت ہی ترا لاکھہ خوشی سے بہتر مونسِ جاں رہی ممتاز کا یہہ غم ای کاش	۶۰

محمد جس سے خوش اوس ہی خدا خوش صلوۃ اللہ علیہ دائما ابدا
الٰہی وہ کسی سے ہوں نہ ناخوش
کوئی ناخوش ہو اس عاجز سے یا خوش
رہیں لیکن حبیب کبریا خوش
کہیں ایسی خوشی شاہوں کو ہوگی
کہ جیسے ہیں گدائے مصطفیٰ خوش
عطا ہو دولتِ دیدار یا شاہ
خوشا قسمت کہ ہو جائے گدا خوش
امام الانبیا جب مقتدا ہوں
تو کیونکر ہوں نہ اہلِ اقتدا خوش
وہ خاکِ پائے شہ ہے جسکے آگے
مہوس کو نہ آئے کیمیا خوش
خوشی کا ذکر کیا اس غمکدہ میں
او نہیں دیکھا کہ غمگیں ہو گیا خوش
عجب دردِ محبت شاہ کا ہی
کہ رہتا ہی دلِ دردآشنا خوش
غمِ شہ کی مجھے کیا کم خوشی ہی
جہاں کی خرمی سے ہو بلا خوش
نہ جب تک ہوگی سب امت کی بخشش
نہ ہوں گے شافعِ روزِ جزا خوش

سنی جب یہہ غزل الحمد للہ
ہوئے ممتاز سے خیرالوریٰ خوش

۱۵	ردیف صاد مہملہ ۱۹	۶۱

خاصۂ خاصانِ حق ہیں احمدِ مختار خاص
سب کو کہئے عام الّا سیّد الابرار خاص

[illegible] لام [illegible]	لائے ایمان [illegible] ہاتھ پر [illegible] کفار خاص
[illegible] نے لیں عہدِ الستؐ	آپ پر ایمان لائینگا لیا اقرار خاص
[illegible] سے مخاطب حضرتِ موسیٰ ہوئے	اور آئی ہاتھ سے کے دولتِ دیدارِ خاص
وصفِ محبوبِ خدا میں ہے زبانِ نطق بند	اعترافِ عجز ہے مہرِ لبِ گفتارِ خاص
نیرِ اکبر ہوا طالع وہاں اسلام کا	ساری دنیا میں عرب ہے مطلع الانوارِ خاص
کفر کی ٹوٹی کمر بازو کٹے کفار کے	لائے ایماں آپ پر سرِ حلقۂ کفارِ خاص
نقدِ ایماں جب یہ کسنے سے کھرا معلوم ہو	عشقِ شاہِ دیں ہے اوس زر کے لیے معیارِ خاص
جوکہ کاٹے کفر اور کفار کو مثلِ خیار	ایسی جوہر دار ہے اسلام کی تلوار خاص
ذکر کیا آئے کسیکو آنچ بھی روزِ نشور	جلنے والے آپ سے ہونگے مگر فی النارِ خاص
ہیں ہوا خواہ شہِ دیں جائینگے جنت میں ہم	وصف میں جسکے ہے تجری تحتہا الانہار خاص
عرش پر پہنچے شبِ اسرا حبیبِ کبریا	اور ہوئے خلوت کدہ میں واقفِ اسرارِ خاص
اے زلیخا گرمیِ بازارِ یوسفؑ ہو چکی	حشر میں احمد کی ہوگی گرمیِ بازارِ خاص
واعظو تسنیم و کوثر کی ندو چھینٹے مجھے	ساقیِ کوثر کا ہوں میں تشنۂ دیدارِ خاص

یوں تو جو اصحاب ہیں ہیں انجمِ چرخِ ہدیٰ
لیکن اون سب میں ہیں ممتاز احمد چار خاص

۱۰	ردیف ضاد معجمہ	۶۲

کفر ہے شاہ انبیا سے بغض	کہ یہہ واقع میں ہے خدا سے بغض
دشمنِ انبیا ہیں اہلِ کتاب	رکھتے ہیں فخرِ انبیا سے بغض

کہ ہو مسلم دو زخ جاتا ہی	... ہو
شاہ راہ بہشت حب رسول	راہ دوزخ ...
دعوی الفت حبیب خدا	اور اصحاب باصفا سے بغض
اوس شقی کا کہاں ٹھکانا ہی	ہو جسے شاہ دوسرا سے بغض
ہوں گدائے در رسول کریم	کیا کسیکو ہو مجھ گدا سے بغض
اس زمانے میں دوستی کیسی	آشنا کو ہی آشنا سے بغض
خاک طیبہ جو ہاتھ آجائے	ہو ہوس کو کیمیا سے بغض

جو ہیں دشمن نبی کے ای ممتاز
حب حق ہی اون اشقیا سے بغض

۶۳	ردیف طای حطی	۹

بھر قرب حقتعالی الفت حضرت ہی شرط	ایسی نعمت ہاتھ آنیکو یہی دولت ہی شرط
نزع میں کھل جائینگی آنکھیں مزا آجائیگا	جلوۂ دیدار شہ کا جرعۂ شربت ہی شرط
بھر قطع راہ الفت جانفشانی چاہیئے	اس سفر میں راحت وآرام کو محنت ہی شرط
جنس عصیاں مول لیکر نقد آمرزش دیا	قدرداں منصف کے آگے چیز کی قیمت ہی شرط
منھہ کی کھاؤگے تم ای اعدائے دین ورز نشور	بھر نعمائے جناں اسلام کی نعمت ہی شرط
دوزخی کو جنتی کرتی ہی الفت آپ کی	کیمیا میں قلب ماہیت کی خاصیت ہی شرط
اس فقیری میں مقرر شاہ ہونے کے لئے	بادشاہ دو جہاں کی دولت الفت ہی شرط
ہو کے تنکا خرمن عصیاں جو بہ جائے مرا	ای مرے غفار تیرا موجۂ رحمت ہی شرط

ہوگی امدادِ خدا ہر کام میں ہمت ہو شرط

۸	ردیف ظای معجمہ ۲۲	۶۴

شرح اوصاف ہی مشکل شہ دیں کی واعظ
دیکھ تفسیر تو قرانِ مبیں کی واعظ

بخشوا لینگے نبی ہم سے سیہ کاروں کو
پھر ہی کیا وجہ تری چین جبیں کی واعظ

مجھسے گلزارِ مدینہ کی کئے جا باتیں
اور سوا اسکے نکر بات کہیں کی واعظ

طعن و تشنیع جو کرتا ہی خطا داروں کی
تو ہی کہہ دی کہ خطا تو نے نہیں کی واعظ

اک ذرا دیکھ لے گلزار مدینہ کو بھی تو
مدح کرتا ہی جو فردوس بریں کی واعظ

تھا ابو جہل بد اندیشِ رسول الثقلین
بات کرنا نہ تو پھر ایسے لعیں کی واعظ

کاٹے کھاتا ہی سرِ وعظ گنہگاروں کو
کبھی تو بھی تو غذا ہوگا زمیں کی واعظ

چکنی چپڑی تری باتوں کی ضرورت کیا ہے
فکر ممتاز کو رہتی ہو وہیں کی واعظ

۱۰	ردیف عین مہملہ ۲۳	۶۵

سلطانِ مشرقین ہو جب تاجدارِ شرع
کیوں سرکشانِ دہر نہوں جاں نثارِ شرع

دونوں ہیں ایک پھول تری باغ لطف کے
گلزار دیں ہو یا چمنِ پر بہارِ شرع

منظور ہی رضائی شہنشاہِ مشرقین
مثل گدا ہیں شاہ جو خدمت گزارِ شرع

ہیں جسرعہ خوار ساقیِ کوثر کے لاکلام
ہاں جو سیاہ مست مئی خوشگوارِ شرع

[illegible] سات [illegible] تبسیم بھی	[illegible]
نیرنگی زمانہ سے ہٹ جائیں ذکر کیا	نقاشِ دیں نے [illegible]
صیاد صید کرتے ہیں مرغ و طیور کو	محبوب کبریا نے کیے دل [illegible]
کیا ہیبت و جلالِ شہِ دیں پناہ ہی	جو تھے عدو کہ شرع ہوئے دوستدارِ شرع
اک نہرِ فیضِ ساقیِ کوثر کی یہہ بھی ہی	جاری جو باغ دہر میں ہی جوئبارِ شرع

۶۶	فرماں بری ہی یہہ شہِ عالیمقام کی ممتاز حق پرست ہنوں کیوں نثارِ شرع	۹

کون ہی جسکو نہیں دیدارِ احمد کی طمع صلی اللہ علیہ	ماہ و خور کو بھی ہی انوارِ محمد کی طمع صلی اللہ علیہ
باغِ جنت کی طمع ہی کوئی احمد کی طمع	اوسمیں رہنے کی طمع عیشِ مخلد کی طمع
تمکو جانا ہی تو اَی احباب جاؤ ہند کو	ہی مدینہ میں مجھے تو مرکے مرقد کی طمع
ہی ہوس کعبے کو روضے کا کرے تیری طواف	آستاں بوسی تری ہی سنگِ اسود کی طمع
دولتِ دیں چاہیئے خاکِ مدینہ ہو نصیب	طالبِ دنیا نہیں ہوں ہو جو مسند کی طمع
ملگئی جسکو جگہہ اوسکے حصارِ امن میں	ہو بلا کو اوسکے ایوانِ مشید کی طمع
کر دیا گنجِ معارف سے ہمیں تو نے غنی	تھی جو ہمکو دولتِ اسرارِ سرمد کی طمع
دیکھتا ہی جو خطِ سبزِ حبیبِ کبریا	اَی خضر رہتی نہیں اوسکو زمرد کی طمع

	جوہرِ تیغِ زباں دیکھے مری اشعار میں جسکو ہو ممتاز شمشیرِ مہند کی طمع	

۶۷	۲۴ ## ردیف غین معجمہ ۱	۸

...بب لبِ دریا پڑا ...آتشِ فارس پہ پانی پڑ گیا کیوں نہ اہلِ انجمن قربان ہوں پروانہ پر روشنی کام آ گئی مرقد میں جیسے شب میں ماہ چل رہی ہو جب کہ دینِ حق کی جو بائی ہوا روزنہ روشن کا گماں ہو کاکلِ شبرنگ پر		چاہیے کیا آخرت کی ... کی ... ہو گیا روشن وہیں آغوشِ سائل میں چراغ ہو گیا گُل ساحری کا چاہ بابل میں چراغ جلوۂ حسنِ محمد صلی اللہ علیہ ہو جو محفل میں چراغ نورِ ایماں کا اگر ہے خانۂ دل میں چراغ کیا جلے باطل کا دستِ اہلِ باطل میں چراغ رکھ دیا ہے دستِ قدرت نے گلِ تر میں چراغ

بے سبب ممتازؔ احمد کے ہے تنویرِ قمر
جل رہا ہے نورِ شہ کا ماہ کامل میں چراغ

۶۸	ردیف ف	۱۳

دیکھ کر بادشاہِ دیں کی طرف جس نے دیکھی وہ صورتِ دلکش وہ تو ہو جاتے طعمۂ دوزخ کے شب اسرا ہوئے وہ رونقِ عرش وحی آتی تھی آپ پر فی الفور ذائقہ چکھ کے اونکی باتوں کا دیکھ کر جلوۂ حبیبِ خدا ساری خلقت کی روزِ حشر نگاہ	دیکھے کیا کسی حسیں کی طرف دل کھنچا صورتِ آفریں کی طرف تم نہ ہوتے جو مذنبیں کی طرف دیکھتا ہے مکاں مکیں کی طرف جب عدو جاتے تھے کمیں کی طرف کوئی کیا جائے انگبیں کی طرف نہ اوٹھے آنکھ حورِ عیں کی طرف ہو گی سرتاجِ مرسلیں کی طرف

آئیو آئے تری حفاظت میں	[illegible]
رخ کمالِ جمال کا مرجع	نقص راجع ہے مبین [illegible]
ہو گیا غم نشاط جاں پرور	جب نظر کی کسی چیز کی طرف
شوق میں روضۂ مبارک کے	دیکھتا ہی فلک زمیں کی طرف

بندۂ جہاں نثار ہو ممتاز
نظرِ لطف کمترین کی طرف

۶۹

ہی جو وصفِ نبوی زیبِ بیانِ یوسف	لطف دیتا ہی عجب حسنِ بیانِ یوسف
جاں نثارِ شہِ آفاق یہاں عدا ہیں	اور بھائی تھے ہاں دشمنِ جانِ یوسف
قابِ قوسین شبستانِ شہِ کون و مکاں	اور کنواں وادیِ غربت [illegible] یوسف
مصر کیا مال ہی کنعاں کی حقیقت کیا ہی	ہی نثارِ شہِ عالم دلِ جانِ یوسف
راستی سے تری ہٹ جاتے ہیں مردانِ جری	اور [illegible] مصر کی [illegible] یوسف
دیکھکر کہتے کہ ہاں حسن لے سے کتنے ہیں	تم جو ہوتے شرف افزائی زبانِ یوسف

اوسکی امت کا محافظ ہی خدا ای ممتاز
اور یعقوب کو اندیشۂ جانِ یوسف

۷۰

ردیف قاف

عشقِ رسولِ پاک ہی ذاتِ خدا سے عشق	پایا خدا کو جسنے کیا مصطفیٰ سے عشق
جن و بشر ہی کو نہیں خیر الوریٰ سے عشق	خالق کو بھی ہی خواجۂ ہر دو سرا سے عشق
بلوائے جاتے آپ نہ عرش مجید پر	ہوتا نہ جو خدا کو حبیبِ خدا سے عشق

[illegible] — دیوانہ میں ہائیں کہ جو ہو گیا ہے [illegible]

[illegible] ہیں نہ مشہورِ خلق ہوں — الیاس و خضر رکھتے ہیں اوس بحلا سے عشق

[illegible] ہوں تو پر گناہ سیہ کار ننگِ خلق — لیکن مجھے ہی شافعِ روزِ جزا سے عشق

ناری کے دل میں بغض ہی جلتا ہی نام سے — ناجی کو ہی صحابہ و آلِ عبا سے عشق

کعبے میں تو ہی نقشِ کفِ پا خلیل کا — ای حاجیو ہمیں تو ہی اوس نقشِ پا سے عشق

الفت کسی نبی کی ذرا بھی نہیں اوسے — رکھتا ہو جو کوئی نہ شہِ انبیا سے عشق

وہ تو خدا رسیدہ ہی کچھ اسمیں شک نہیں — جسکو حبیبِ حق کی ہی زلفِ رسا سے عشق

عشقِ چہار یار ہی مفتاحِ ہشتِ خلد — کیونکر ہو دوزخی کو اون اہلِ صفا سے عشق

۱۷ — ممتاز روسیاہ تو ہی کس شمار میں
خاصانِ کبریا کو ہی اوس مقتدا سے عشق — ۱۱

کرتے ہیں وہ جو حل گرہ مدعائے خلق — مخلوق کہتی ہی اونھیں مشکلکشائے خلق

احسان انتہا کا ہی یہہ کائنات پر — نورِ محمدی سے ہوئی ابتدائے خلق

سب انبیا کے عذرِ شفاعت کو دیکھکر — ہونگے شفیع آپ دمِ التجائے خلق

فریاد روزِ حشر کرینگے سب آپ سے — ہوگا بلند غلغلۂ ہائے ہائے خلق

دہوکا ہو برقِ طور کا غش کھا کے گر پڑے — ہوں بیحجاب آپ جو صورت نمائے خلق

ابرِ بہارِ فیضِ رسولِ کریم سے — خنداں ہوا حدیقۂ نشو و نمائے خلق

امراضِ کفر و شرک سے ہوتی نہ جاں بری — کرتے اگر نہ فخرِ مسیحا دوائے خلق

کیا حسن کیا جمال ہی ماہِ حجاز کا — مخلوق شیفتہ ہی تو شیدا خدائے خلق

ہوگا رسولِ پاک کا دیدار ایک روز — خوش خوش نکیوں فراق کے صدمے اوٹھائے خلق

جاتے ہیں جوق جوق تہ مدیدگان دہر	د ... ں ہو

۷۲	ممتاز آنکھ کھول کہ عبرت کے واسطے کافی ہی اک نظر سوی عبرت سرائی خلق	۱۱

مرضِ ہجر سے ہیں گور کناری مشتاق | تم جو آجاؤ تو بچ جائیں تمہاری مشتاق
ہی عجب شربتِ دیدارِ رسول الثقلین | سیر ہوتے ہی نہیں کر کے نظاری مشتاق
نام پھر ساقیِ کوثر کا نکالیں منھ سے | آبِ کوثر سے کریں پہلے غراری مشتاق
شبِ اسرا ہوئیں دیدار سے آنکھیں پر نور | چشم برراہ مہ و مہر تھے تاری مشتاق
آگیا حسرتِ دیدار سے دم آنکھوں میں | دیکھنے کرتے ہی ہیں اونکے نظاری مشتاق
روز کے رنج والم سے تو کہیں جان بچے | مرنہیں جلتے ہیں کیوں ہجر کے ماری مشتاق
واہ کیا حسن خداداد ہی اللہ اللہ | صدقے عشاق ہوں قربان تمہاری مشتاق
آتی جاتی نہیں یہہ سانس تری فرقت میں | دیکھتے سر پہ ہیں چلتے ہوئے آری مشتاق
ہم ہیں حق بیں ہیں تم دیکھو اشارا یہہ ہے | اونکی آنکھوں کے سمجھتے ہیں اشاری مشتاق
لگگئی دولتِ دیدار تہیدستی میں | جان پر کھیل کے ہمت کو نہ ہاری مشتاق

چاہیئے ہند سے **ممتاز** مدینے چلنا
تاکہ تاہرت ہوا ونہیں یہہ ہیں ہماری مشتاق

۷۳	۲۷ **ردیف کاف تازی** ۲	۱۱

سرمایۂ ایجادِ دو عالم شہِ لولاک | تاجِ سرِ اجدادِ مکرم شہِ لولاک
ظاہر میں ہوئے ہیں پسِ آدم شہِ لولاک | باطن میں و لیکن ہیں مقدم شہِ لولاک

صفحہ

[illegible] اعظم شہِ لولاک

[illegible] ہوئی بیشک شبِ معراج
ہیں آج جو اتنے خوش و خرم شہِ لولاک

[illegible]ہے تھے سلیماں کہ ہوا و صبا ہیں اونکے
سرتاجِ رُسل صاحبِ خاتم شہِ لولاک

چالیس تو کیا بابِ کرم کھل گئے لاکھوں
حق یہ ہے کہ ہیں غیرتِ حاتم شہِ لولاک

ہے گرمیِ بازار تری جلوہ گری تک
خورشید ہے اک قطرۂ شبنم شہِ لولاک

کیا خوفِ خدا اور غمِ اُمت تھا شب و روز
راحت سے کبھی سوئے نہ بیغم شہِ لولاک

سایہ نہیں پڑتا ہے کہ ہیں نور سراپا
پیدا ہوئے انوارِ مجسم شہِ لولاک

اوٹھ جاؤں میں دنیا سے مگر سر اوٹھاؤں
در سے ترے اے قبلۂ عالم شہِ لولاک

۱۲	کیا رتبۂ انساں یہ کہنے لگے قدسی ممتاز گئے عرش پہ جب دم شہِ لولاک	۴۷

دیکھے ہو رخِ انور کا نظارہ کب تک
چمکے اس سوختہ اختر کا ستارا کب تک

مثلِ ساحل کوئی آجائے ادھر بھی موجہ
العطش بحرِ کرم ہم سے کنارا کب تک

یادِ مژگاں میں دمِ گریہ خدا حافظ ہے
ڈوبتے شخص کو تنکے کا سہارا کب تک

سجدہ زیرِ خمِ ابروئے محمد تو ہے
علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ
ہم ہیں واقف نہ تو ہمکو ہے اشارا کب تک

سوزِ دل سے دلِ بیتاب ہے سینے پہ پہونچا
گرم پرواز نہو آگ پہ پارا کب تک

آتشِ کفرِ جہاں سوز بجھا دی تمنے
ورنہ کیا جانے جلاتا یہ شرارا کب تک

لب پر آجائے نہ فریاد کہ انساں ہوں میں
المدد ضبطِ غمِ ہجر کا یارا کب تک

نقدِ جاں اونپہ فدا کرنے میں بے شبہ ہے جیت
اے تہیدست غمِ شاہ خسارا کب تک

ہند دوزخ ہے ہیں باغِ مدینہ جنت
گھر سے بنے دیکھئے فردوس ہمارا کب تک

لختِ دل کھاتیکو ہی خونِ جگر پینے کو
ایجد اب تو ملے نعمتِ دیدار ہمیں

... ہند ...
پیٹ پہ باندھ کے پتھ...

ہم تو اب جلتے ہیں ممتاز زیارت کے لیے
تم کہو قصدِ مدینہ ہی تمہارا کب تک

۷۵	ردیف کاف فارسی ۲۸	۷

نورِ ایماں ہی مقرر عشقِ پیغمبر کی آگ
دل میں روشن ہی خیالِ عارضِ انور کی آگ
عکس پڑتے ہی تری روی عرق آلود کے
بجھ گئی نورِ نبی سے جلگئے آتش پرست
ایجد اب جِنے نپائے خرمنِ عصیاں مرا
کار روغن کرر ہی ہیں اشک دیکھ اے چشمِ تر

سرد ہو یارب محشر تک دلِ مضطر کی آگ
لیکے میں چولھے میں ڈالوں خیر خاور کی آگ
شمع کے مانند بجھ جائے گل احمر کی آگ
لیگئی دوزخ میں اعدا کو وہیں گھر کی آگ
مجھسے دور اوسکو جلادے فتنۂ محشر کی آگ
اور پھر کی سوزِ عشقِ ساقیِ کوثر کی آگ

ہم ہیں مداحِ نبی ممتاز ہم کو آنچ کیا
پھر اعدا شعلہ زن محشر میں ہی پتھر کی آگ

۷۶	ردیف لام ۲۹	۱۴

ہوئی بے پردہ حق سے گفتگوئے احمدِ مرسل
جمالِ حق کا آئینہ ہی روئے احمدِ مرسل علیہ السلام
نگاہ شوق ہو یارب بروئے احمدِ مرسل علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم

کلیم اللہ دیکھی آبروئے احمدِ مرسل
نظر ہر ایک کی رہتی ہی سوئے احمدِ مرسل علیہ السلام
دلِ شیدا ہو محوِ گفتگوئے احمدِ مرسل صلوۃ اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم

... برسیع ... — اٹھیں اٹھوں پہر ہی جستجوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

... یں خلق عظیم اونکا — یہ ہی اک مختصر سی شرح خوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

... ی وصف ... پلائی جام بھر بھر کر زمانے کو — مگر لبریز ہی اب تک سبوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

کھلے کیا غنچہ دل باغ میں زنہار گل سے — نہ اوسمیں رنگ ہی ہے اور نہ بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کیسے عاشق تھے کہ گریسے ہی نہ تھمتے تھے — نہیں پایا پہ قطرہ آب وضوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

جو سونگھیں حضرت یعقوب بھی غربا پیرہن ... — ہماری ہو تو کیا ہے جو ہی بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہی نہر کوثر ہے اگر ہی نخل طوبیٰ ہے — جہاں ہے خلد ہے جنت ہے کوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

تقرب اسکو کہتے ہیں کہ قرب خاص کا ... — کیا اللہ نے زیب گلوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

نہ بچے دوزخ سے جائے خلد میں اوٹھتے نہ ... — یہی حسرت یہی ہے آرزوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

مشام جاں معطر کیوں نہ ہو کوئی مدینے میں — در و دیوار سے آتی ہے بوئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

کسی دن امجد احمد مختار کی بھی عید ہوجائے

پڑھے وہ اس غزل کو روبروئے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وسلم

عشق رسول پاک میں ہے بیقرار دل — مضطر یونہیں رہی میری پروردگار دل

محبوب کبریا کے غلاموں میں بھی ہوں — کافی ثبوت کو ہے مرا داغدار دل

آنکھیں جمال پاک سے محروم ہیں مگر — صد شکر یاد سے نہیں غفلت شعار دل

کیا کیا صدمے اوٹھائے ہیں ہجر رسول کے — آنکھیں تو اشکبار ہیں اور بیقرار دل

اعجاز مصطفیٰ کی محبت کا دیکھنا — بیہوش میں رہا تو رہا ہوشیار دل

خیر البشر کے عشق سے کیا شادماں نہیں — دیوانہ ہے جو کھائے غم روزگار دل

میں ہند میں پڑا ہوں تو کیا مجکو ایکدن — لیجائیگا مدینے میں بے اختیار دل

ہر خاص و عام پر جو ترا لطف عام ہے | ... ہری
بوجہل و بولعب ہے وہ کمبخت نابکار | جسکا حضور سے ہے عد...

ممتاز احمد آپ بڑے ہوشیار ہیں
ماہ حجاز پہ جو کیا ہے نثار دل

۶۸ | ۱۵

فلک مرتبت ہیں غلام رسول | عیاں ہے علو مقام رسول
کلام اوس میں کرنا ہے کفر و نفاق | کلام خدا ہے کلام رسول
تر و تازہ وہ ہو گیا نخل خشک | ہوا جسکے نیچے قیام رسول
نکیوں بول بالا ہو اسلام کا | کہ ہے درمیاں اوسکے لام رسول
نہیں بے سبب میری امید خاص | دلیل اوسکی ہے لطف عام رسول
شرارت کا اعدائے گستاخ سے | خدا نے لیا انتقام رسول
کہ حق نے حکم درود و سلام | زہے عظمت ذکر نام رسول
سلیماں بھی فرمائینگے روز حشر | زہے شوکت و احتشام رسول
عبادت ریاضت میں کٹتے تھے سب | شب و روز اور صبح و شام رسول
نہ نکلے کبھی مہر پھر شرق سے | اگر دیکھے ماہ تمام رسول
جو تھا سنگ خارا ہوا موم وہ | یہہ ثابت ہے اعجاز گام رسول
گنہگار امت کی کر مغفرت | یہی تھا خدا سے کلام رسول
ابوبکر افضل تھے اصحاب میں | ق | نہیں تو نہوتے امام رسول
امامت کے پیرایہ میں لاکلام | خلافت کا تھا اہتمام رسول

مرے آگے ہے ہیچ شاہنشہی

وہ کیوں ہو نہ ... لطف ... علیہ ... صلی اللہ علیہ و سلم

ردیف میم ۳۰

۹

جسم معطر زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم
چہرہ منور لعل لب احمر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر شرافت گوہر رافت مصحف قدرت آیت رحمت
اوسکی ہی مدحت سورہ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر عرب ہیں نائب رب ہیں تابع فرماں آپکے سب ہیں
شمع طرب ہیں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

عارض زیبا لالۂ احمر زلف چلیپا عنبر سارا
سینۂ بیضا مہر منور صلی اللہ علیہ وسلم

چشم جہاں ہیں ساغر جم ہی بنی روشن شمع حرم ہی
دست کرم ہی معدن گوہر صلی اللہ علیہ وسلم

شمع سبل ہی فخر رسل ہی مہر درخشاں غیرت گل ہی
مرجع کل ہی ذات مطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاکم عادل مرشد کامل ہیں مکمل مبطل باطل
کون ہی اصل مثل پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کو رستہ حق کا بتایا راہزنوں کو خضر بنایا
ہمنے وہ پایا ہادی رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہیں ممتاز حزیں کا حامی و ناصر ملجا و ماوا
روز جزا جز شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم

۸۰ — ۶

محیط کرم ہیں رسول کریم
شفیع الامم ہیں رسول کریم

خوشا یا ری بخت بیت الحرام
امام حرم ہیں رسول کریم

عزیز حریص رؤف رحیم
جمیل الشیم ہیں رسول کریم

شب و روز امت کی رہتی ہی فکر
اوٹھاتے یہ غم ہیں رسول کریم

سر عرش کرسی ملی آپ کو
عجب محترم ہیں رسول کریم

منور ہوئی قبر ممتاز کی

جو سالکِ طریقِ امامِ اُمم نہیں — [illegible] بول [illegible]

تعریفِ مصطفٰی کی مجالِ رقم نہیں — ہی اعترافِ ج[illegible]

ہی مظہرِ جمالِ احد نورِ احمدی — بے جلوۂ حدوث ظہورِ [illegible] نہیں

جائیگی ساتھ مشعلِ داغِ غمِ رسول — کچھ مجھکو خوفِ ظلمتِ راہِ عدم نہیں

اے شوق وقت نزع ہی میں اونکو دیکھ لوں — دم بھر کے بعد پھر میری آنکھوں میں دم نہیں

کیا برق سے براق کو تشبیہ دیجیے — وہ شکل وہ خرام وہ اوسمیں قدم نہیں

ایمان لائیگا نہ ابوجہل آپ پر — شداد کے نصیب میں باغِ ارم نہیں

کیا ہم نبردِ لشکرِ اسلام ہو غنیم — آگے اسد کے آئے مجالِ غنم نہیں

گردوں نشیں ہوں خواہ ہوں گردنکشانِ دہر — کسکا سرِ نیاز تری آگے خم نہیں

ہی منزلوں وہ دور رہِ مستقیم سے — جو جادۂ رسول پہ ثابت قدم نہیں

کعبے کو آکے آپ نے کعبہ بنا دیا — اب خانۂ خدا ہی وہ بیت الصنم نہیں

حدت ہو خواہ کیسی خورشیدِ حشر میں — دامانِ مصطفٰی ہی تو کچھ ہمکو غم نہیں

آنکھیں خدا نے دی نہیں اہلِ کتاب کو — اوصاف کس کتاب میں شہ کے رقم نہیں

سرمایۂ نجات ہی داغِ غمِ رسول — بازارِ حشر میں نہ چلے وہ درم نہیں

جو دشمن آپ کا ہی وہ ہی ہر جگہہ ذلیل — دنیا میں آخرت میں کہیں محترم نہیں

قربان جائیں اپنے بشیر و نذیر کے — فردوس کی خوشی ہی جہنم کا غم نہیں

کعبہ سیاہ پوش جو ہی غم ہی یہ اوسے — رونق فزائی کعبہ امامِ حرم نہیں

اللہ رے فتوحِ شہنشاہِ مشرقین — زیبِ نگینِ پاکِ عرب یا عجم نہیں

مکے مدینے جاکے کریں جو مراجعت

...بہ جدھر کرتے ہیں
فرش آنکھوں کا ادھر اہلِ نظر کرتے ہیں

...ق شہِ جن و بشر کرتے ہیں
صرف ہم پارۂ دل لختِ جگر کرتے ہیں

دی خدا نے انھیں ہر وصف میں اک شان جدا
سنگ کو لعل تو قطرے کو گہر کرتے ہیں

اک گھڑی بھی نہیں بیکار ہماری جاتی
شاہِ لولاک کو یاد آٹھ پہر کرتے ہیں

جان جاتی ہے تو آتا ہے کلیجا مونھ کو
صدمۂ ہجرِ نبیؐ ضبط اگر کرتے ہیں

خاکپائے شہِ کونین کو اللہ اللہ
سرمۂ دیدۂ دل اہلِ نظر کرتے ہیں

ملتے ایک ایک قدم پہ ہیں ہزاروں حسنات
چھوڑ کر گھر سوئے یثرب جو سفر کرتے ہیں

دوڑ کر فتح قدمبوس وہیں ہوتی ہے
جسطرف رخ تری رایات ظفر کرتے ہیں

اہلِ انکار کے انکار سے کیا ہوتا ہے
تیری تصدیق شجر اور حجر کرتے ہیں

کوچ کرتے ہی وہ فردوس میں ہوتے ہیں مقیم
جو تری عشق میں دنیا سے سفر کرتے ہیں

کشتیِ نوح ترا دامنِ رحمت بنجائے
غرقِ طوفاں مجھے یہ دیدۂ تر کرتے ہیں

۸۶

ہم تو ہیں شیفتۂ روئے محمدؐ ممتاز
کب نظر جانبِ خورشید و قمر کرتے ہیں

11

چاک کرکے دیکھئے میرا جو سینہ اندنوں
نکلے ارمانِ مدینہ کا دفینہ اندنوں

اک نگاہِ لطف ادھر بھی رحمۃ للعلمیں صلعم
زخم خوردہ خنجرِ غم کا ہے سینہ اندنوں

تختہ تختہ ہو نجائے ٹوٹ کر یارب نکال
پڑ گیا گرداب میں میرا سفینہ اندنوں

جسکو چڑھنا ہو وہ بامِ معرفت پر ہو رسا
ہے شریعت کا تری موجود زینہ اندنوں

خود خدا حافظ ہے کیا سنگِ حوادث کا ہو غم
ہمنظر اسلام کا ہے آبگینہ اندنوں

اسمِ اعظم خواجۂ ہر دو سرا کا نقش ہی
اوڑ کے پہونچیگا مدینے ہند سے یکہ جسمِ زار
روزِ فردای قیامت اوسکا بیڑا پار ہی
ہر کسی کا دامنِ مقصود ہی کانِ گہر
ہمنے جانا سنگِ فرقت کی لگی ہی اسکو ٹھیس

ہی ہوائے شوق [illegible]
تیری حُبِّ آل ہی جس [illegible]
ہی کشادہ خسرو دیں کا خزینہ اندنوں
ہی جو چکنا چور دل کا آبگینہ اندنوں

صاف کرتے ہیں جو ای ممتاز ہم دیوانِ نعت
صاف ہمسے ہو گئے اربابِ کینہ اندنوں

٨٧ — ١٤

جاتا ہی ضعف آتی ہی قوت نگاہ میں
جو آگیا پناہ رسالت پناہ میں
اکسیر و کیمیا ہی جسے جو بتا دیا
ناکام و نامراد کوئی کسطرح پھری
ایک ایک کو جناب نے آکر نجات دی
محروم رہ نجاؤں شفاعت سے داعظو
عاصی ہوں پر گناہ ہوں ہی شرم تیری ہاتھہ
کر لیں مجھے قبول غلامی میں شاہِ دیں
پتھر کو موم خاک کو اکسیر کرتے ہیں
ہی جرم کاہ کاہ شفاعت ہی کوہ کوہ
کیا صدمۂ فراق میں فریاد کیجیے
تو ہی رحیم سہل ہی تجھکو نکالنا

موتی پسے ہوئے ہیں تری گردِ راہ میں
محفوظ ہر بلا سے ہوا جس نگاہ میں
کیا فیض ہی زبانِ رسولِ الہ میں
سب کچھہ ہی اونکے دستِ تصرف نگاہ میں
جو جو پڑے ہوئے تھی ضلالت کے چاہ میں
خوفِ عظیم ہی مجھے ترکِ گناہ میں
آیا ہوں شرمسار تری بارگاہ میں
مرتا ہوں آج کل طلبِ عزّ و جاہ میں
تاثیر ہی کچھہ اور ہی اونکی نگاہ میں
ہی فرق آسمان و زمیں کوہ و کاہ میں
جاتا ہو ضبط کا جو مزا آہ آہ میں
ڈوبا ہوا ہوں میں جو محیطِ گناہ میں

وقت نازک [illegible] ... [illegible] ...ں ملائکہ تھی صفوفِ سپاہ میں

۲۴

ممتاز ضبطِ گریہ وزاری محال ہے
کھوئی ہے عمر مینے بہت قاہ قاہ میں

مزا زندگی کا وہ پلٹے ہوئے ہیں
ترا زخمِ الفت جو کھائے ہوئے ہیں

گنہگار جنت میں آئے ہوئے ہیں
تمھارے ہی تو بخشوائے ہوئے ہیں

سلامت رہے آستاں شاہ دیں کا
بلا سے جو اپنے پرائے ہوئے ہیں

ترے داغِ الفت کو ہم روزِ فرقت
کلیجے سے اپنے لگائے ہوئے ہیں

کرم دیکھنا۔ خوانِ نعمائے دیں پر
شہنشاہ کے سب بلائے ہوئے ہیں

خدا ہی معلم ہے اُمّی لقب کا
وگرنہ وہ کس کے پڑہائے ہوئے ہیں

ترے نقشِ پا تیری کوچے سے ہمکو
نہیں اوٹھنے دیتے بٹھائے ہوئے ہیں

غلامانِ حضرت کو پروا ہے کس کی
مُرادات کونین پائے ہوئے ہیں

خمِ ابروئے شاہ پر مرنے والے
درِ کعبہ پر سر جُھکائے ہوئے ہیں

پڑے سوتے ہیں فتنے خوابِ عدم میں
بجز اونکے کس کے سلائے ہوئے ہیں

خدا کے جو امر و نواہی تھے خفتہ
شہِ دیں کے اب وہ جگائے ہوئے ہیں

حبیبِ مکرّم رسُولِ معظّم
ہزاروں خطاب آپ پائے ہوئے ہیں

خدائی کے رتبے سے لات اور عزّا
رسُولِ خدا کے گرائے ہوئے ہیں

ہماری سفینہ کو موجِ بلا میں
نگہبانِ اُمّت بچائے ہوئے ہیں

مزا ہمنے پایا ہے ضبطِ فغاں میں
تمھاری محبت چھپائے ہوئے ہیں

دبے جاتے ہیں ہجر میں بارِ غم سے
بڑا بوجھ سر پر اوٹھائے ہوئے ہیں

تری آل و اصحاب کا کیا ہی رتبہ
[illegible]

سیہ کار ملجائیں خاصانِ حق ہیں
گر ایسے تمھارے [illegible]

مے ناب عشقِ نبی کا ہی شیشہ
دل اپنا بغل میں دبائے [illegible]

خدا نے دیا ہی تمھیں حسن ایسا
کہ یوسف بھی حیرت میں آئے ہوئے ہیں

اوٹھانے سے کسطرح اوٹھی کہ سر پر
ترا بار احسان اوٹھائے ہوئے ہیں

شیاطیں کا کیا منھ ہی اونکو بگاڑیں
کہ جو مصطفیٰ کے بنائے ہوئے ہیں

چلے جاتے ہیں سیدھے جنت کی جانب
جنھیں راہ پر آپ لائے ہوئے ہیں

فدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی **ممتاز احمد**
بہت ہم اوسے آزمائے ہوئے ہیں

مثل اونکا مثلِ ذاتِ کبریا ملتا نہیں
جو ہو گیا اوسکا ثانی دوسرا ملتا نہیں

شربتِ دیدارِ محبوبِ خدا ملتا نہیں
خونِ دل پیتا ہوں جسکا مزا ملتا نہیں

کسطرح گمراہ ہیں راہِ دیں پر یا نبیؐ
کفر کی تاریکیوں میں راستا ملتا نہیں

جز تمھارے اسمِ اعظم کے پناہِ عاصیاں
عاجزوں کو نسخہ ردِ بلا ملتا نہیں

اتباعِ مصطفیٰ ہی طالبِ حق کو ضرور
اور بغیر اسکے تو بندوں کو خدا ملتا نہیں

ایک وہ واصل ہوئے ہیں منتہائے قرب تک
ورنہ جنت میں کسیکو بھی دنی ملتا نہیں

آرہی ہیں اہلِ عصیاں ورِ محشر فوج فوج
کوئی حامی ذاتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ملتا نہیں

شش جہت میں ڈھونڈھکر آخر تھکے شمس و قمر
مثلِ محبوبِ الٰہی کا پتا ملتا نہیں

کیوں کسیکے آگے ای **ممتاز** میں پھیلاؤں ہاتھ
بارگاہِ شاہِ دیں سے مجھکو کیا ملتا نہیں

[illegible] ہی [illegible] — رات بھر نیند نہیں دن کو نہیں چین ہمیں

وقت نازک ہیں ا[illegible] مدد ہیں ہماری حامی — ہم ہیں بیفکر نہیں ہی غمِ دارین ہمیں

ا[illegible] احمد بے دام رہینگے اونکے (صلوٰۃ اللہ علیہ ابداً ابداً) — ہمکو مرنا ہی یہہ کرنا ہی ادا دین ہمیں

دیکھکر قوس قزح دل میں لگا ناوکِ غم — ابروی شاہ کے یاد آگئے قوسین ہمیں

اب تو ہم بھی ہوں شرف یابِ طوافِ حرمین — سالہا سال سے ہی حسرتِ عیدین ہمیں

قابِ قوسین سے ہی دائرۂ وصل مراد — ہوئے الہام نئے معنیٔ قوسین ہمیں

نورِ حسنِ ازلی اور رخِ انور میں — نظر آتا نہیں حائل کوئی مابین ہمیں

مصحفِ روی محمد کی زیارت ہو نصیب — درس میں چاہیئے تفسیر جلالین ہمیں

منکروں کو تری دوزخ (بہیجے) کرینگے تہدید — مژدۂ خلد بریں دینگے نکیرین ہمیں

پاس حضرت کے جگہہ روضۂ اطہر میں ملی — اس سے معلوم ہوئی عظمتِ شیخین ہمیں

۱۰	خلد میں جائینگے ممتاز ہم انشاء اللہ عشقِ اصحاب ہی اور الفتِ سبطین ہمیں رضوان اللہ علیہم اجمعین	۹۱

مدح سنجِ احمدِ مرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں میں — ابنِ وائل سے کہیں افضل ہوں میں

سب کمالوں میں ہوا ناقص تو کیا — عشقِ پیغمبر میں تو اکمل ہوں میں

سبزۂ طیبہ کا ایسا ہی یہہ صاف — سبزہ کیا ہوں مسندِ مخمل ہوں میں

بے مدد مولی کے مشکل ہو نجات — غم یہہ کہتا ہی کہ وہ دلدل ہوں میں

کھول دیجے ناخنِ الطاف سے — مستغیثِ عقدۂ لاحل ہوں میں

آستانِ شاہ ہو اور سر مرا — در پہ سر ہی طالبِ صندل ہوں میں

مدحِ حضرت میں نہیں ثانی مرا — مغفرت کا مستحق اوّل ہوں میں

میں جو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی کہوں معنیِ روشن سے مدحِ شاہ کے	...ش ادعائی خامہ ہی شغل...

۹۲	فرقتِ حضرت میں ممتازِ حزیں کیا کہوں میں کسقدر بیکل ہوں میں	۱۳

چشم و دل میں اثرِ عشقِ الٰہی دیکھوں ۔ ماہرویوں کی نہ خرشید کلاہی دیکھوں
شبِ غم کی سی نہ مرقد میں سیاہی دیکھوں ۔ رحمتِ خاص کے انوارِ الٰہی دیکھوں
مجھکو گردابِ معاصی سے بچانا یارب ۔ کشتیِ عمرِ رواں کی نہ تباہی دیکھوں
نفسِ کافر کو کروں قتل مجاہد ہو کر ۔ مردِ میداں بنوں اپنے کو سپاہی دیکھوں
بوریا فخر کا منظورِ نظر ہو ایسا ۔ ایک کملی سے بھی کم مسندِ شاہی دیکھوں
اشک کی طرح میں پی جاؤں صبوری ہی سے ۔ کسی خودبیں کی اگر تلخ نگاہی دیکھوں
بادباں عشقِ نبی کشتیِ دل کا ہو جائے ۔ بحرِ لاہوت میں اسکو پرِ ماہی دیکھوں
نظرِ قہر سے دیکھا کروں خودبینی کو ۔ نفسِ کافر کو نہ معجب نہ مباہی دیکھوں
آنکھہ نیچی نہو جس سے دمِ محشر میری ۔ اپنے طومارِ عمل پر وہ گواہی دیکھوں
جب کوئی تیغِ ستم کھینچ کے مجھپر آئے ۔ میں سپر اپنی تری پشت پناہی دیکھوں
ہو مرے حسنِ عمل کی جو کمی روزِ حساب ۔ اپنی جانب کرمِ نامتناہی دیکھوں
جب دمِ نزع دم آجائے مری آنکھوں میں ۔ جسم سے سوئے جناں روح کو راہی دیکھوں

۹۳	عرض ممتازِ حزیں ہے کہ طفیلِ شہِ دیں میں ترا جلوۂ دیدارِ الٰہی دیکھوں	۱۴

دو عالم کو جو صغری اور کبری فرض کرتے ہیں ۔ نتیجہ شکل کا محبوبِ یزدانی ٹھہرتے ہیں

وقت نزع میں ... انکار نبوت کا
... لیکے اس دنیا سے اوٹھ جائیں

بہار گلشن جنت لگی رہتی ہے قدموں سے
ہوا ہوجہ نہ کم سلطان بحر و برکی بخشش کا

تری شمشیر کا مانے ہوئے ہیں کسقدر لوہا
عجب دیکھا تماشہ ہمنے تیری جاں نثاروں کا

منافق کسقدر چھوٹے ہیں تیرہائے خدا اونکو
فلک سے طائر سدرہ اوترتا ہے کہ پھنس جائے

عجب خوشبوی جاں پروری ترکیب عناصر ہیں
تڑپ کر لوٹ کر دن زندگی کے پورے کرتے ہیں

تری دشمن جہنم میں نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں
تری عشاق ایسی موت سے دن رات ڈرتے ہیں

وہاں جنت ہی جنت ہے جہاں وہ پاؤں دھرتے ہیں
زمانہ بھر کے دریا ورنہ چڑھتے اور اترتے ہیں

گیا وہ دور لیکن آجتک کفار ڈرتے ہیں
کہ جتنے خاک میں ملتی ہیں اوتنی ہی نکھرتے ہیں

کہ سب کچھ کہتے ہیں اور سامنے آکر مکرتے ہیں
سر دوش مبارک جب کہ وہ گیسو بکھرتے ہیں

شمیم خلد آتی ہے جدہر سے وہ گذرتے ہیں

۵۴	فروغ نور حضرت شل پانی کے بجھا دیگا عبث ممتاز احمد آتش دوزخ سے ڈرتے ہیں	۱۲

جبکہ مدینہ دل بیتاب کو آرام کہاں
ورد حجرہ شہ لولاک میں آرام کہاں

جو کہ ہو شربت دیدار نبی سے لبریز
الفت ساقی کوثر کی ہے مے اور ہی چیز

ملکے خاک در شہ کعبے کو جائیں حجاج
دوست دشمن کے لیے جو ہو دُر افشاں یکساں

اونکی امت میں جو تھا خاتمہ بالخیر ہوا
ہند میں صبح ہوئی دیکھی ہو شام کہاں

نیم بسمل کو تڑپنے کے سوا کام کہاں
مجھ جگر سوختہ ہجر کو وہ جام کہاں

جیسے سرشار ہیں ہم ایسے مے آشام کہاں
اس سے بہتر ہے کوئی جامہ احرام کہاں

جز کف شاہ وہ ابر کرم عام کہاں
ورنہ عاصی یہ کہاں اور یہ انجام کہاں

اقبال ... ارو ... تعالیٰ واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون

... نعوذ باللہ ...

سب کے سب تیری ہی بحری میں تری شکر گذار ... ج تر ...

ہم سیہ کاروں کے کام آئے شفیع محشر
ورنہ آتا ہی مصیبت میں ...

عشق میں جو نہ کام آئے تری جانِ عزیز
کامیابی تجھے ای عاشق ناکام کہاں

گر نہ پی تو نے مے عشق قسیم کوثر
شیشۂ دل میں تری بادۂ اسلام کہاں

عمر گذری تمہیں یہہ کہتے ہوئے ای ممتاز
اس برس قصد مدینہ کا سرانجام کہاں

۹۵ ردیف واو ۱۶

ہی مدینہ کی زمیں بسترِ راحت مجھکو
دی نہ تکلیف اوٹھانے کی قیامت مجھکو

کیمیا کی ہی نہ اکسیر کی حاجت مجھکو
خاکِ در آپکی کرتی ہی کفایت مجھکو

ملگیا سرمۂ خاکِ درِ حضرت مجھکو
اب کہاں وہ گلۂ ضعفِ بصارت مجھکو

گر ملا نشئہ میں دیدار کا شربت مجھکو
تلخیِ موت بھی دیجائیگی لذت مجھکو

پر ثنائی شہ لولاک سے پاتا ہوں میں
افضل الذکر ہی قراں کی تلاوت مجھکو

روضۂ پاک جو آنکھوں میں پھرا کرتا ہی
ہوتی رہتی ہی شب و روز زیارت مجھکو

مال کیا مال ہی دولت کی حقیقت کیا ہی
ہفت کشور سے ہی بڑھکر تری الفت مجھکو

ہوں تو عاصی میں ولیکن جو خدا نے چاہا
داخلِ خلد کریگی تری چاہت مجھکو

ہیں وہ سرتاجِ رسولوں کے خدا شاہد ہی
عالم الغیب کی کافی ہی شہادت مجھکو

بندۂ شاہ ہوں لیکن ہوں مدینہ سی جدا
شکر کے ساتھ ہی قسمت سے شکایت مجھکو

اوس قدر غیرتِ طوبیٰ نہ دکھائی یہہ بہار
ہوگیا باغِ جناں گوشۂ تربت مجھکو

[illegible] ہی ہاں ار [illegible] | چین ہی چین ہو مغفرت کی ہو دولت مجھکو

وقت نزع میں [illegible]ت میں ہو طوفاں خیزی | ڈوبنے دیگی نہ کشتی شفاعت مجھکو

نہ کہ ہو پیش نظر صورتِ زیبا دیکھی | دی ہو اللہ نے کیا چشمِ بصیرت مجھکو

یاالٰہی ہے تمنا ہو طوافِ حرمین | کر عطا صدقہ محمدؐ کا یہ دولت مجھکو
صلی اللہ علیہ الف الف مرۃ

۹۶ — یہی حسرت ہے یہی شوق ہے ممتاز احمد
حج ہو کعبے کا مدینے کی زیارت مجھکو — ۱۱

رات دن خوف ہے یہ اے شہ ذیشاں کہ ہو | مار ڈالے نہ کہیں دن شبِ ہجراں ہمکو

تھی جو دشوار بہت بخششِ عصیاں ہمکو | تیری امداد ہوئی ہو گئی آساں ہمکو

ہیں خزف پارہ جواہر بھی مقابل جسکے | وہ دیا آپ نے گنجینۂ قرآں ہمکو

کچھ نہ خورشید قیامت کی ہو گرمی معلوم | ابرِ رحمت ہو ترا سایۂ داماں ہمکو

آپ ہی کا تو یہ صدقہ ہے رسول الثقلین | کہ ملی دولتِ دیں دولتِ ایماں ہمکو

رخِ گلرنگِ محمدؐ جو نہیں پیش نظر | نظر آتا ہے تو خار اے گلِ خنداں ہمکو
صلی اللہ علیہ وسلم

لذتِ زخمِ جگر کم نہیں ہوتی زنہار | شور بختی کا ملا ہے وہ نمکداں ہمکو

نشترِ خارِ مدینہ سے تو کھول اے فصاد | ورنہ منظور نہیں فصدِ رگِ جاں ہمکو

ہم فقیروں کا ہو بستر تری در پہ اے شاہ | دیکھیے حکمِ حضوری کہ ہے ارماں ہمکو

دیکھ لی دشتِ مدینہ میں بہارِ جنت | نظر آئے گلِ تر خارِ بیاباں ہمکو

۹۷ — کس زباں سے ہو ادا شکرِ خدا اے ممتاز
کہ کیا خسروِ عالم کا ثنا خواں ہمکو — ۹

دیکھ آئے خدا گوشہ ابرار کو دیکھو | اوجِ شرفِ احمدِ مختار کو دیکھو
صلوٰۃ اللہ علیہ دائماً ابداً

شاداب کیا شرق سے تا غرب برس کر
اعجاز بھی دیکھے مگر ایمان نہ لائے
انکارِ نبوت نہ کرو اب تو لعینو
باطل کو مٹاتی ہے تو چمکاتی ہے حق کو
مقہورِ خدا ہو گئے بچینگے نہ غضب سے
پہنے ہوئے نعلین گئے عرشِ بریں پر
ہیں ناصیہ سا سنگِ درِ شاہِ زمن پر

[illegible]
کفار کے انکار کو [illegible]
دو ٹکڑے ہوا ماہ پڑا نور [illegible]
ای اہلِ نظر شاہ کی تلوار کو دیکھو
تکذیبِ نبی کرتے ہیں کفار کو دیکھو
اس مرتبۂ احمدِ مختار کو دیکھو
کس اوج پہ ہی طالعِ زوار کو دیکھو

کیا دیکھتے ہو دفترِ اعمال تم اپنا
ممتاز حشر میں رحمتِ غفار کو دیکھو

۹۸ — ۱۵

رسولِ خدا ہو حبیبِ خدا ہو
کمالات میں اپنے سب سے جدا ہو
تمھیں رونقِ محفلِ اصطفا ہو
نہ احمد احد میں جدائی ذرا ہو
صلوۃ اللہ علیہ
نگاہِ غضب سے تری بے ضیا ہو
ترا مثل پیدا ہوا ہی نہیں ہے
ترا کفش خانہ وہ دولت کدہ ہے
ہر ایک خیر و خوبی کے پاشاہِ کونین
تمھاری بدولت ہمیں کیا کمی ہے
وہ دل دل ہے جس میں تصور ہو تیرا

امامِ رسل خواجۂ دوسرا ہو
تم ای **شاہِ لولاک** خیر الوریٰ ہو
تمھیں ای محمد شہ انبیا ہو
صلی اللہ علیہ وسلم
خدا بھی اودھر ہو جدھر مصطفیٰ ہو
قمر ہو کہ خورشید ہو یا سُہا ہو
اگر ہے کوئی نسبت جو کوئی ہوا ہو
جہاں بینوا شاہ کشور کشا ہو
تمھیں مبتدا ہو تمھیں منتہا ہو
سحابِ کرم ہو محیطِ عطا ہو
ہے اہلِ نظر جو تجھی دیکھتا ہو

[illegible]
ہوئے تم شہنشاہ ای بادشاہ ہو

وقت نزک [illegible] من کے سب خوشہ چیں ہیں
پیمبر ہوں یا زمرۂ اولیا ہو

[illegible]عوں سے جسکے ہی آفاق روشن
تم ای ماہ یثرب وہ شمس الضحی ہو

کسیکو جو ملنا ہو خاصان حق ہیں
وہ محبوب حق پہ فدا ہو فدا ہو

۹۹ شفاعت کے محتاج **ممتاز** سب ہیں
گنہگار ہو کوئی یا پارسا ہو **۹**

چاہیئے کوئی صراحی نہ کوئی خم مجھکو
مستی عشق محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گم مجھکو

خواب ہی میں کسی شب روضۂ انور دیکھوں
نگہ شوق پہ اپنے ہو تقدم مجھکو

سر کے بل دوڑ کے جاتا ہوں مدینے کیطرف
ہوں میں دریا تو مرا شوق تلاطم مجھکو

چشمۂ آب بقا پر بھی وضو میں نکروں
خاک طیبہ جو ملے بہر تیمم مجھکو

وجد میں آکے یکایک میں تڑپ جاتا ہوں
آپ کا ذکر ہی آواز ترنم مجھکو

آستان شہ دیں سے نہ اوٹھوں کر بھی
لب معجز سے مسیحا جو کہیں قم مجھکو

وحشت عشق پیمبرؐ میں اوڑا جاتا ہوں
ایکدن دیکھتے رہجائینگے مردم مجھکو

خندۂ زیر لبی غنچہ کا دیکھا نگیا
آگیا یاد جو حضرت کا تبسم مجھکو

۱۰۰ شافع حشر ہے محبوب خدا ای **ممتاز**
ہی عبث کثرت عصیاں سے توہم مجھکو **۵**

آج کل کیسے مدینے اب چلو
ہو زیارت جلد روز و شب چلو

ہند جیسے ملک میں رکھا ہی کیا
ایک دو کیا سوئے یثرب سب چلو

جلتے ہو طیبہ کو واپس آنیکو
نیت ہجرت کرو تم جب چلو

خوب سمجھو یہی الی اللہ ہی رجوع

لو اسے یدم تم رہِ ملکِ عرب
اور ای ممتاز احمد کب چلو

مرسل کیا خدا نے بشیر و نذیر کو
ہو من لینگے خلد کو کافر سعیر کو

دیکھا ہو جسنے اوسکے رخِ بے نظیر کو
کیا آنکھ اوٹھا کے دیکھے وہ ماہ منیر کو

اوسے کہیں سوا وہ مقرب خدا کے ہیں
جو ہو حضور شاہ تقرب وزیر کو

دوزخ میں منکرانِ نبی کھینچتے رہیں
سنتا ہی کون اونکی شہیق و زفیر کو

کیوں شبہ اہلِ کفر کو ہی معجزات میں
قدرت ہی سب طرح کی خدائی قدیر کو

دستِ گہر فشانِ پیمبر دمِ عطا
کرتا ہی آب آب سحابِ مطیر کو

اس محبسِ فراق میں کب تک پڑا رہوں
حکمِ نجات قید سے دیجے اسیر کو

دیدارِ مصطفی کی ہو دولت مجھے نصیب
کر دی تو بادشاہ الٰہی فقیر کو

پہنا ہو جسنے خلعتِ خاکِ درِ حضور
کیا زیبِ تن کری وہ لباسِ حریر کو

نسبت نہیں ہے شربتِ دیدار شاہ سے
جوئی شراب جوئی عسل جوئی شیر کو

گستاخ مصطفی سے ہو یہہ حوصلہ ہوا
بو جہل جیسے خوار و ذلیل و حقیر کو

دیجے مجھے بھی مدح سرائی کا کچھ صلہ
روح القدس کا فیض ملا ہم صفیر کو

مجھ ناتواں کون اوٹھاتا پکڑ کے ہاتھ
گر بھیجتا خدا نہ مرے دستگیر کو

دونوں جہاں کے شاہ نے کھائی تمام عمر
کیا پوچھتے ہو لذتِ نانِ شعیر کو

وہ تو فقیر سے بھی ہی محتاج بیشتر
نخوت کی جائی چاہیے خجلت امیر کو

کیا سرد مہر اہلِ زمانہ ہیں الحفیظ
آب آب کر دیا کرۂ زمہریر کو

وقت نزک ہیں [illegible] ہیں ممتاز چھوڑنا
[illegible] مخطور جانگر کسی امر خطیر کو

١٦

[illegible]ن فراق سے نکالو — بیڑی کو الم کی کاٹ ڈالو
ہی قیدِ فرنگ خطۂ ہند — یا شاہ مدینے میں بلالو
میرا ابھی سلام عرض کرنا — ای مکہ مدینے جانے والو
ہی بارِ گناہ سر پہ بھاری — گرنے کو ہوں میں مجھے سنبھالو
کشتی مری پڑ گئی بھنور میں — ہو جاؤں نہ غرق میں بچالو
سر پہ ہو ہمارے سایہ لطف — گلزارِ نبیؐ کے نونہالو
ہوتا ہی گناہوں سے جو طاہر — بحرِ غمِ شاہ میں نہالو
ہی کالی بلا شبِ جدائی — سر سے مری اس بلا کو ٹالو
دیتے ہو منمو تکالیف — اہل دل کی تو تم دعا لو
اکدن غمِ شاہ آئیگا کام — خونابۂ دل پلا کے پالو
کچھ کھیل نہیں ہی عشق گیسو — افعی کے نہ منھ میں ہاتھ ڈالو
ایماں سے چراتے ہو تم آنکھیں — ای اہلِ کتاب دیکھو بھالو
کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہیں — دل سے مرے حسرتیں نکالو
فرقت میں بہا دئے ہیں دریا — مجھ سے نہ ملاؤ آنکھیں نالو
ای صحرائی عرب کے کانٹو — دامن پکڑو مجھے بٹھالو

ممتاز بھی چار دن کے صدمی
مجبوریِ شاہ میں اوٹھالو

اے محمدؐ تری کیا شان ہے اللہ اللہ
صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم
سب رسولوں میں تو سلطان ہے اللہ اللہ

نعمتِ شاہ کا کیا خوان ہے اللہ اللہ
ایک عالم ہے کہ مہمان ہے اللہ اللہ

لیگئے خلد میں دوزخ سے بچایا ہمکو
آپکا کسقدر احسان ہے اللہ اللہ

یادِ گیسوی پیمبر میں نہ سودا ہو جائے
دلِ شیدا وہ پریشان ہے اللہ اللہ

کھول دو ہاہرِ خدا عقدۂ مشکل میرا
حلِ مشکل تمھیں آسان ہے اللہ اللہ

سر کو رکھکر نہ اوٹھاؤں قدم سرور سے
یہی حسرت یہی ارمان ہے اللہ اللہ

مال کیا مال ہے اور دل کی حقیقت کیا ہے
آپ پہ جان بھی قربان ہے اللہ اللہ

آستانِ شہِ آفاق ہے تختِ شاہی
وہ تو ہے شاہ جو دربان ہے اللہ اللہ

یا محمدؐ کے سوا کچھہ نہیں آتا اوسکو
صلوٰۃ اللہ علیہ
اونکے عاشق کی یہی پہچان ہے اللہ اللہ

زیبِ کرسی ہوئی معراج میں محبوبِ خدا
عرش بھی آپ کا ایوان ہے اللہ اللہ

مرضِ عشقِ پیمبر میں شفا کا کیا ذکر
موت کا میری یہی سامان ہے اللہ اللہ

صدقِ دعوی کے لئے مہرِ نبوت اونکی
نقشِ دل پہ جو وہ برہان ہے اللہ اللہ

۱۰۴ فتنۂ حشر سے ممتاز ہوں کیوں خائف ہم
شہِ دیں پہ ہمیں ایمان ہے اللہ اللہ ۱۱

یارب ہو ربط میری دعا کو اثر کے ساتھ
فردوس میں مقام ہو خیر البشر کے ساتھ

جب آنکھہ بند کی تو مدینے پہونچ گئے
محروم دید سے تھی حجابِ نظر کے ساتھ

جوشِ سرشک ہجرِ نبی میں ہے بسطرح
بہ جائیں دل کے ٹکڑے نہ خونِ جگر کے ساتھ

وقت نزع [illegible] نصیب
[illegible] کو دیکھے جو اک نگاہ
اٹھا سر نیاز نہ اپنا کسی طرح
خضر طریق طیبہ ہو جب شوق دل مرا
جیسے شفیق اُمّتِ عاصی کے ہیں حضور
اے چارہ گر علاج تو کر اپنے عقل کا

[illegible] پہونچ مدینے نسیم سحر کے ساتھ
دولت وہ ہاتھ آئی تری اک نظر کے ساتھ
کھل جائیں آنکھیں چرخ کی شمس و قمر کے ساتھ
ہے ارتباط خاص تری سنگِ در کے ساتھ
جانا ہے کیا ضرور مجھے راہبر کے ساتھ
الفت کسی پدر کو کہاں یہ پسر کے ساتھ
سودائے عشقِ شاہ تو ہے میرے سر کے ساتھ

۱۰۵	ممتاز احمد آپ نہ ہوتے مدینے میں ہوتا جو ربط نالۂ دل کو اثر کے ساتھ	۱۸

مریضِ دردِ فرقت ہوں دوا دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اٹھایا صدمۂ دنداں مگر پھر بھی نہ یہ جانا
کلیجا تھام کر نورِ تجلی اک نظر دیکھوں
یہی حسرت ہے پھر بھی کشتگانِ تیغِ الفت ہوں
بسانِ بختِ خوابیدہ پڑا ہوں خوابِ غفلت میں
لگی ہے لو بہت کانوں کو الحانِ مبارک کی
مزا آ جائے الفت کا تم اپنی شمع عارض پر
جلا جاتا ہوں دودِ آہ سے گھٹتا ہے دم میرا
جہاں تاریک ہو ایسا کہ دن کی رات ہو جائے
مری بگڑی ہیں کیا کیا کام دورِ چرخ کے ہاتھوں

جمالِ جانفزا اپنا دکھا دو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کہ بدخواہوں کو اپنے بد دعا دو یا رسول اللہ
حجابِ عارضِ روشن اٹھا دو یا رسول اللہ
شہیدانِ محبت کو جلا دو یا رسول اللہ
مجھے تم خواب میں آ کر جگا دو یا رسول اللہ
لبِ معجز بیاں سے کچھ سنا دو یا رسول اللہ
مری پروانۂ دل کو جلا دو یا رسول اللہ
مری اس آتشِ غم کو بجھا دو یا رسول اللہ
تہِ کاکل جو عارض کو چھپا دو یا رسول اللہ
کرو اُمّت نوازی اور بنا دو یا رسول اللہ

ادہر اعمال بد ہیں اور ادہر دوزخ ہے منہہ کہولے
[illegible]

مشام جاں میں تیری آئی فرحت دل کو حاصل ہو
جو اپنا گیسوئے مشکیں [illegible]

وہ ہرگز اوٹھہ نہیں سکتا ہے بعث و نشر سے پہلے
جسے تم اپنی نظروں سے گرا دو [illegible]

نشاں اوس بے نشاں کا ڈہونڈہنے سے مل نہیں سکتا
مثالِ نقش جسکو تم مٹا دو یا رسول اللہ

تڑپتی ہے نگاہِ شوق اور مشتاق ہیں آنکھیں
جمال باکمال اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

سیہ کاری میں گو میں فرد ہوں لیکن شفاعت سے
مجھے جنت میں لیجا کر بٹھا دو یا رسول اللہ

نکلکر دشتِ فرقت سے قدمبوسی کو حاضر ہوں
کوئی ایسا مجھے رستہ بتا دو یا رسول اللہ

یہی **ممتاز** تیرے دامن کا وقتِ دستگیری ہے
جہنم سے بچا لو بخشوا دو یا رسول اللہ

١٠٦	ردیف یای تحتانی	٢٤

دلنشیں وہ جلوۂ جانانہ ہے
جس پہ شمع طور بھی پروانہ ہے

عشقِ پیغمبر سے جو بیگانہ ہے
عقل سے بیگانہ وہ دیوانہ ہے

ہے نشانِ عاقلی دیوانگی
جو ترا دیوانہ ہے فرزانہ ہے

جب رہتا ہو تصور آپ کا
دل میں آبادی کہاں ویرانہ ہے

اک نگاہِ لطف۔دم آنکھوں میں ہے
کیا تغافل نرگسِ مستانہ ہے

کاکلِ پیچاں میں رکھے باندہ کر
سر بصحرا ہو نہ دل دیوانہ ہے

اور بھی روئینگے عشق شاہ میں
اشک کیا ہے گوہرِ یکدانہ ہے

ہونٹ ہیں اک مستِ الست اے محتسب
پانوں میں جو لغزشِ مستانہ ہے

[illegible] ہی … یہ دلِ صد چاک رشکِ شانہ ہی
وقت نزع … زبانِ عرش پر … اللہ اللہ کس کا تو ہمخانہ ہی
… اسلام کہتی ہی یہی … سرکشوں پر جزیہ تو جرمانہ ہی
تیری سودائی محبت کے لئے … نقدِ جانِ عاشقاں بیعانہ ہی
جزوِ اعظم ضبط ہی جب یہہ ہو … عشق کیا ہی فصلِ مجنونانہ ہی
بادشاہی کرتے ہیں تیری فقیر … فقر میں بھی شوکتِ شاہانہ ہی
ہم تو پانی بھی نہ پیتے ہند میں … اس سے بھی مجبور آب و دانہ ہی
وحدتِ عرفاں کے ہیں مستِ شراب … مشربِ عشاق گو رندانہ ہی
اشیا کی طرح پھونچے گا تجھے … تیری قسمت کا جہاں جو دانہ ہی
کلمۂ طیب ہی دل پر مرتسم … خلد میں جانیکا یہہ پروانہ ہی
مخبرِ صادق کا صادق قول ہو … بحرِ رحمت اشک بیتابانہ ہی
جب ہوا لبریز ڈوبا آدمی … زندگی کا بھی عجب پیمانہ ہی
رہتے ہیں خدام کس آرام سے … روکشِ جنت ترا کاشانہ ہی
محوِ لذت وہ کسیکی کیا سنے … جسکے زیبِ لب ترا افسانہ ہی
مستِ عشقِ ساقیِ کوثر ہو تو … کیا صدائے دلکش پیمانہ ہی

چل مدینے ہند سے **ممتاز** تو
کچھ بھی تجھ میں ہمتِ مردانہ ہی

عین ایماں ہی تولائے رسولِ عربی … ہیں وہ کافر جو ہیں اعدائے رسولِ عربی
نشۂ وحدتِ عرفاں کے لئے کافی ہی … قطرۂ بادۂ مینائے رسولِ عربی

نکلی ہیں کوثر و تسنیم سے جس سے ہریاں
دیکھ کر ساغر [illegible]

منھہ میں کیخسرو و جمشید کے پانی بھر آئے
[illegible]

نقلیں مشتاقوں نے لیں اوسکی تبرک کیطرح
وہ لکھے اپنے سراپائے [illegible]

گر گیا مارے خجالت کے زمیں میں شمشاد
واہ کیا ہے قد زیبائے رسول عربی

انبیا ایک کے بعد ایک ہزاروں گذرے
نہوا ایک بھی ہمتائے رسول عربی

وحشت اوٹھتی ہے تو جاتا ہوں مدینے کیطرف
سر میں رکھتا ہوں میں سودائے رسول عربی

بڑہ گیا مہر درخشاں سے درخشانی میں
واہ وا ذرۂ صحرائے رسول عربی

حسن محبوب ازل کی جسے مشتاق ہو
دیکھے وہ رخ زیبائے رسول عربی

کیوں نہوں حور و ملک سے بھی فزوں تر زوار
طیبہ پاک ہے ماوائے رسول عربی

جیب سے پھر نہ نکالیں ید بیضا ہر گز
دیکھیں موسیٰ جو کف پائے رسول عربی

لیکے مخلوق سے تا خالق اکبر ممتاز
جسکو دیکھو وہ ہے شیدائے رسول عربی

۱۰۸ | ۴۲

ایخدا کونسی ساعت ہوگی
کہ شہ دیں کی زیارت ہوگی

داخل خلد جو امت ہوگی
کسقدر آپکو فرحت ہوگی

روز محشر جو نہو گا دیدار
تو یہ جانو کہ قیامت ہوگی

عرض کرتے نہیں ہم صدمۂ ہجر
کہ حکایت میں شکایت ہوگی

جسکے دل میں نہیں ارماں تیرا
روز محشر اوسے حسرت ہوگی

کوئی ایسا بھی شقی نکلیگا
جسے حضرت سے عداوت ہوگی

وہی تصدیق کریگا تیری
جسکی قسمت میں ہدایت ہوگی

[illegible] آہی یا [illegible]
[illegible]ے کسکو نہ محبت ہو گی

وقت نزع میں اب تو مدینے لیچل
مجھے تکلیف بھی راحت ہو گی

بر لعہ لا نکہا سائل سے
کہیں ایسی بھی سخاوت ہو گی

گر نہیں ہی غمِ الفت تیرا
اہلِ عشرت کو مصیبت ہو گی

ہو گی عشاق کی محشر میں عید
کشتۂ دیں کی معیّت ہو گی

ہم تو تکلیف میں ہیں فرقت کی
جسے ہو گی اوسے راحت ہو گی

کیسی شفقت ہی گنہگاروں پہ
بیشتر اونکی شفاعت ہو گی

دیکھکر آپ کا وہ حسن و جمال
مہِ کنعاں کو بھی حیرت ہو گی

نفع ہی نفع ہی الفت میں تیری
کم کوئی ایسی تجارت ہو گی

آپ ملجائیگی جنّت تمکو
عشقِ حضرت کی جو دولت ہو گی

کشتۂ تیغِ محبت کو تیری
نہ تمنّائے شہادت ہو گی

ہو گی طیبہ میں میری روح مقیم
دارِ فانی سے جو رحلت ہو گی

وہی انکار کریگا تیرا
جسکی قسمت میں نہ جنت ہو گی

مرتے دم تک نہیں جانیوالی
جیسی جس شخص کی عادت ہو گی

15	ساتھ لے توشۂ عشقی تمہارا ورنہ محشر میں ندامت ہو گی	109

جو قول مصطفیٰ ہی وہ فصل الخطاب ہی
گویا زبانِ پاک خدا کی کتاب ہی

جیسا بیاض دہر میں تو انتخاب ہی
خیر الکلام بھی حسن الجواب ہی

کالشمس فی النہار تفاوت ہی آشکار
سب انبیا نجوم ہیں تو آفتاب ہی

استادہ دست بستہ ہیں خاصانِ کبریا
جب تک یکیں غمِ شہِ کون و مکاں نہو
زیبِ براق دیکھکے رفرف سوار کو
ممکن نہیں سپاس محاسب سے فکر کے
سنکر زباں سے نامِ نبیؐ وجد آگیا
فرمایئے کلیم کہ جز شاہِ مشرقین
باتیں جلی کٹی نکریں کیوں تری عدو
ہے موت بھی حیات جو یثرب میں دفن ہیں
اسلام ہے وصول الی اللہ کی شاہراہ
جلوہ خدائے پاک کا ہمکو دکھا دیا
مدِّ نظر نہ جسمیں رہی حُسنِ عاقبت

...گاہِ ...
بد تر گھنڈ رسے بھی محل ...
حیران مثل آئینہ چشمِ رکاب ...
اُمت پر آپ کا کرم بیحساب ہے
جان آگئی لبوں پہ عجب اضطراب ہے
دیکھے خدائے پاک کو کسکی یہ تاب ہے
دل پاش پاش ہے تو کلیجا کباب ہے
اور یوں تو مر کے مردہ کی مٹی خراب ہے
اے گمرہو چلو کہ یہہ راہِ صواب ہے
اللہ کیا نگاہِ رسالت مآب ہے
پیری سے بھی قبیح وہ حُسنِ شباب ہے

۱۱۰	صہبائے عشق ہے جو رسُولِ کریم کی ممتاز پی اوسے کہ وہ نعم الشراب ہے	۲۴

حسپلا کترا کے جو خیر الورا سے
سپئے بخشایش اُمت خدا سے
جو غافل ہے نہو غافل خدا سے
تری فرماں بری کا روزِ میثاق
وہ دریا دل ہے نوا ہے چشمہ فیض
ہوا ہر کا مشکل سہل سے سہل

گیا دوزخ میں وہ راہِ خطا سے
کرینگے التجا اوسکے نوا سے
کہ اکدن کوچ ہے دارِ فنا سے
لیا اللہ نے عہد انبیا سے
ہوئے سیر آب جتنے آئے پیاسے
رسول اللہ کی ادنی دعا سے

... عجب جانباز ... — تری دردِ محبت کو شفا سے

وقتِ نزع میں ... ہوئے صحبت سے تیری — زرِ خالص بنا مس کیمیا سے

رہا ہر اک ثنا گو منزلوں دور — ستہِ آفاق کی حمدِ ثنا سے

خوشا بختِ رسا انکے جنھوں نے — سنا قرآں زبانِ مصطفیٰ سے

نہیں رکھتا ہی نسبت تاج شاہی — رسول اللہ کی نعلین پا سے

زہی شفقت کہ حضرت نے دعا کی — ہوا جب لعل دُر سنگِ جفا سے

حمایت کو شفیعِ حشر ہونگے — نہیں ڈرتے ہیں ہم روزِ جزا سے

طفیلِ خسروِ دیں بزمِ امکاں — منوّر ہو گئی شمعِ ہدیٰ سے

سڑک اسلام کی ایسی بنا دی — کہ بندے جا ملیں اپنے خدا سے

تری خاکِ کفِ پا ہی وہ اکسیر — اوٹھایا ہاتھ ہمنے کیمیا سے

پہنتا ہی جو تجھکو حلۂ خلد — محبّت چاہیئے آلِ عبا سے

تری دل میں ہو روشن شمعِ عرفاں — لگا تو لو حبیبِ کبریا سے

وہ مومن ہی نہیں جسکو نہو عشق — صحابہ کی طرح آلِ عبا سے

اگر عشقِ نبی ہی چل مدینے — نہیں کچھ کام چلتا ادعا سے

عجب دردِ محبت میں ہی لذت — تنفّر ہی رہا مجھکو دوا سے

نہیں وہ شمرِ ذی الجوشن سے کچھ کم — جو رکھے بغض شاہِ کربلا سے

اوٹھا کر خاک ڈالو ماکدر پر — پیو آبِ بقا خذ ما صفا سے

رہا کونین میں ممتاز خرسند
کہ الفت تھی شہِ ہر دوسرا سے

موت کا سامان عشق مصطفیٰ ہونے لگے
جلوہ جاں بخش دیکھوں میں رسول اللہ کا
دیکھکر جاہ و جلال اوس شاہ کا معراج میں
میری خاک اور خاکِ یثرب میں ہے شان خدا
اُف نہ نکلے منہ سے ایدل ضبط ہی کچھ چیز ہے
نشۂ الفت میں تیری کچھ خبر مجھکو نہیں
روح راہی گلشن طیبہ کو ہو مثلِ شمیم
ایخدا ہم عاصیوں کی شرم تیری ہاتھ ہے
حق ہے رحمٰن اور محمدؐ رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم
واہ وا اے شافع محشر شفاعت سے تری

[illegible] درد [illegible]
روح جسم ناتواں سے جب [illegible]
غرق دریائے تحیر انبیا ہونے لگے
ذرہ ناچیز بھی شمس الضحیٰ ہونے لگے
عشق پیغمبر میں گو محشر بپا ہونے لگے
گرم جب ہنگامۂ روزِ جزا ہونے لگے
جب چراغِ زندگی گل اے صبا ہونے لگے
سر ہو گیا او نچا کہ ناطق دست و پا ہونے لگے
ورنہ دنیا ہی میں اعدا کو سزا ہونے لگے
داخل خلد بریں اہل خطا ہونے لگے

مژدہ اے ممتاز احمد جنتی ہو جنتی
جب تو محبوبِ خدا پر تم فدا ہونے لگے

۱۱۲ | ۲۳

خدا ملتا ہے عشق شاہ دیں سے
گرفتارِ غمِ حضرت ہے دن رات
گنہگاروں کی بخشش کا خدا نے
تمہیں فریاد رس ہو بیکسوں کے
خدا کے بعد تیرا مرتبہ ہے
تری خالِ رخِ انور کی تعریف
شہ دیں سے جو رکھی دل میں کینہ

عیاں ہے صاف قرآنِ مبیں سے
دلِ شیدا ہے خوش جانِ حزیں سے
کیا وعدہ شفیع المذنبیں سے
مری فریاد ہے مولیٰ تمہیں سے
محقق ہو گیا اہلِ یقیں سے
بری ہے اعتراضِ نکتہ چیں سے
اوڑا دو اوسکی گردن تیغِ کیں سے

فالعوا الصفا ابی الذی [illegible]
[illegible]
و لو یواقد الیہ الناس بظلمہم [illegible]
[illegible]

وقت نزع میں ... جانِ شیریں	... آرائش مکاں کی ہی مکیں سے
... نورِ حجرہ سے تو پیدا	جو شیریں تر ہی قند و انگبیں سے
مدینے کیوں نہیں مجھکو بلاتے	مرکب جسمِ آدم ماء و طیں سے
بنائے جو شہِ ہر دوسرا کو	ہوئی تقصیر کیا اس کمترین سے
کوئی میری تصور کو تو دیکھے	اوٹھائے ہاتھ وہ دنیا و دیں سے
تعالی اللہ نبوت کا نگینہ	کہ زائر ہوں مدینے کا یہیں سے
لگی ہی آگ عشقِ مصطفیٰ کی	ہی نامی نامِ ختم المرسلیں سے
زلالِ چشمۂ الطافِ حضرت	جلا جاتا ہوں آہ آتشیں سے
ہوائے روضۂ اقدس میں حوریں	مصفا ہی کہیں ماءِ معیں سے
مزارِ پاک اسپر جلوہ گر ہی	نکل آئیں نہ فردوسِ بریں سے
سجود در سے تیری نورِ ایماں	فلک پھرتا ہی شرماتا زمیں سے
رہا سب سے ہمارا پلہ بھاری	چمکتا ہی میری داغِ جبیں سے
ثنائے مصطفیٰ ہر شعر میں ہی	کہ اوٹھا بوجھ الفت کا ہمیں سے
زمیں جو خشک تھی ملکِ عرب کی	مری دیواں کو پڑھ دیکھو کہیں سے
	ہوا امواجِ بحرِ دیں ہیں سے

دکھا ممتاز کو دیدارِ احمد ﷺ
یہی ہی عرض ربّ العلمیں سے

جسکو غمِ فراقِ حبیبِ خدا رہی	مرتا ہی اوسکو چاہئے زندہ وہ کیا رہی
ای عشقِ شاہ زخمِ جگر کا ہرا رہی	داغوں سے باغ باغ دلِ مبتلا رہی

ختم دنیا ... حکمِ بخدا ... اللہ ... خاتم النبیین ... ادم ... عملِ ... رحمت ... للعٰلمین ... الانسان ...

ہندوستاں سے ہم تو مدینے میں آ رہے

سودائے الفتِ شہِ عالم پناہ میں

ہے میری شرم اے دلِ بیتاب تیرے ہاتھ

عشقِ رسولِ پاک میں دل باغ باغ ہے

اے چارہ ساز دیکھ نہ اسکو نکالنا

اونکے جمالِ پاک میں جلوہ خدا کا ہے

... رب ...

پروا نہیں ہے ہمکو کہ سر جائے ...

ہجرِ رسول میں یونہیں محشر بپا ...

یہہ باغ ایجد اونہیں پھولا پھلا رہے

تلوے میں میرے خارِ مدینہ چبھا رہے

اہلِ نظر کو چاہئے شوق لقا رہے

دنیا جو قید خانہ ہے ہوں کیوں اسطے

ممتاز ہم مقیدِ رنج و عنا رہے

۱۱۴		۱۴

مرحبا رنگِ رسالت کے جمانے والے

نقشِ باطل کی طرح شرک مٹانے والے

ہوں محمدؐ کہ محمدؐ کے گھرانے والے

اہلِ عصیاں کو ہیں دوزخ سے بچانے والے

صلی اللہ علیہ وسلم

داغ پر داغ تیرے غم کے اوٹھانے والے

پاس کوڑی نہو لیکن ہیں خزانے والے

پیشتر سب سے ہیں فردوس میں جانے والے

رہنمائی سے تری راہ پر آنے والے

ایک نظر میں بھی تو دیدار مبارک دیکھوں

جلوۂ حُسن سے دیوانہ بنانے والے

آنکھہ اوٹھا کر بھی نہیں دیکھتے شاہوں کی طرف

گر دیں پائے مبارک پہ جھکانے والے

جا سکے ساتھہ شہِ دیں کے نہ تا منزلِ قدس

سدرہ تک حضرتِ جبرئیل تھے جانے والے

نقدِ جاں خسروِ عالم پہ فدا کرتے ہیں

مال کیا اوسکو سمجھتے ہیں لٹانے والے

ہوتے عیسیٰ کی طرح تابعِ شرعِ نبوی

انبیا اور بھی ہوتے اگر آنے والے

شمعِ دینِ الٰہی ہوئی دوئی روشن

جل بجھے دیکھ کے جتنے تھے بجھانے والے

مہد سے تا بلحد فکر رہی امت کی

حبذا ہیں غمِ امت کے اوٹھانے والے

الکافر اعمی ... المومن ... شریف اللہ ... اشارہ ... (handwritten marginal notes)

وقت نازک میں [illegible] نہ چھپا سکتا تھا ... دامنِ رحمت میں چھپانے والے
آپ آتے نہ اگر اوسکو بچھانے والے

115	تشنہ لب تشنہ دہن تشنہ جگر ہو ممتاز اے مری شربتِ دیدار پلانے والے	12

محشر میں ہو سبیل مدینہ لگی ہوئی
پیاسوں کی بھیڑ ہو سرِ کوثر لگی ہوئی
دل کو نہیں ہو آپکی تو گر لگی ہوئی
کیوں آگ سی ہو سینہ کے اندر لگی ہوئی
کیا دخل نیند آئے فراقِ رسول میں
کانٹوں کی باڑھ ہو سرِ بستر لگی ہوئی
سوزِ غمِ نبی میں ہیں یکساں دل و جگر
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی
تشریف لائیں خواجۂ عالم خوشا نصیب
ہو چشمِ انتظار سوئے در لگی ہوئی
دریا دلی سے ساقیِ کوثر نے خم دیا
پیاسوں کی تاک تھی سوئے ساغر لگی ہوئی
ہو مہبطِ ملائکہ درگاہِ شاہِ دین
ہو ڈاک قدسیوں کی برابر لگی ہوئی
ایمان لاؤ مُہرِ نبوت کو دیکھکر
مُہرِ خدا ہو یہ سرِ محضر لگی ہوئی
سُرمے کی احتیاج نہیں ہیری آنکھ میں
ہو خاک آستانۂ سرور لگی ہوئی
کہتے ہیں جسکو دولتِ کونین منعمو
قدموں سے شاہ کے ہو مقرر لگی ہوئی
دل باغ باغ ہو کہ مری نخلِ عمر میں
ہو عشقِ شہ کی شاخِ ثمر ور لگی ہوئی

116	چلتا ہو اب مدینے میں ممتاز سر کے بل ہو اسکو یاد آگے کی ٹھوکر لگی ہوئی	12

آتشِ عشقِ پیمبر میں ہوں جلنے کے لئے
شمع ساں خاطرِ سوزاں ہو پگھلنے کے لئے
پرورشِ دینِ متیں کی ہوئی کس خوبی سے
آگیا جب تری آغوش میں پلنے کے لئے

[illegible] در قریب ہا [illegible]

اشک رو کے نہیں رکتے ہیں غم فرقت میں
آنکھیں رونے کے لئے ہاتھ ہیں [illegible]

ہجر محبوب خدا میں غم و افسوس کرو
مشغلہ خوب ہے یہ جی کے بہلنے کے [illegible]

نعت سرور میں ذرا ابھی نہیں گھبراتا ہوں
دل سلامت رہے پہلو میں مچلنے کے لئے

تیرے کوچہ کی زمیں پکڑی ہے اوٹھتا ہی نہیں
دے کوئی لاکھ طمع مجھکو بدلنے کے لئے

کیا غم عشق نبی ہے نہ خوشی سے بدلوں
نام مولی کا مجرب ہے سنبھلنے کے لئے

خواہ ٹھوکر لگے یا پانوں کسیکا پھسلے
جمع ہیں دل میں جو ارماں نکلنے کے لئے

اونکے الطاف سے اک روز نکل جائینگے
جو گنہگاروں سے آئی تھی نہ ٹلنے کے لئے

آپکے نال وہی ہر ایک بلائے محشر
دل سے بہتر نہیں جا کوئی ٹہلنے کے لئے

اے غم شاہ تو گھبرا کے کہاں جاتا ہے

آو ممتاز مدینے کو چلیں بسم اللہ
قافلہ ہند کا طیار ہے چلنے کے لئے

۱۰ ۱۱

مژدہ اے امت شفیع عاصیاں پیدا ہوئی
رحمت عالم شہنشاہ زماں پیدا ہوئی

نکتۂ ایجاد عالم اب سمجھ میں آگیا
وجہ تخلیق زمیں و آسماں پیدا ہوئی

نام بھی اون بے نشانوں کا کوئی لیتا نہیں
فی الحقیقت تیری دشمن بے نشاں پیدا ہوئی

مدح کی جب شاہ کی بسمل ہوئی کٹ کر عدو
دیکھنا کیا جوہر تیغ زباں پیدا ہوئی

امر بالمعروف کرنے اور سننے کے لئے
جسم میں انسان کے گوش و زباں پیدا ہوئی

پھول جھڑتے ہیں دہان پاک سے وقت کلام
لعل رنگیں مصطفیٰ کے گلفشاں پیدا ہوئی

تہنیت خواں ہیں ملائک ہر طرف ہے شور غل
خسرو لولاک شاہ انس جاں پیدا ہوئی

فقر اور فاقے میں بھی یہ تھی ترقی فیض کی
دو گئے دو کی جگہ سو میہماں پیدا ہوئی

قہر و فاقہ میں اگر دو قرض ناں پیدا ہوئی		میں مدد ہم کا کیا ...	
۱۶	ہمسے اے ممتاز احمد چپ رہا جاتا نہیں درد مندِ ہجر میں بہرِ فغاں پیدا ہوئی		وقت نازک ...

اوترتی ہیں بلائیں آسماں سے	رہے نام نبی جاری زباں سے
ہوئی کافور ساری ظلمتِ کفر	فروغ ملّتِ شاہِ زماں سے
کٹے نسلِ سرِ دشمن الٰہی	ہنو توقیر حضرت جسن باں سے
محرف ہوکے بھی پڑہیں صحیفے	بیانِ شانِ شاہِ مرسلاں سے
فصیحانِ عرب کو وجد آیا	کہا جب کچھ لبِ معجز بیاں سے
ستایش شاہ کے خوانِ کرم کی	سُنے کوئی زبانِ میہماں سے
رسول اللہ پہ ایمان لاکر	بچی خلقت عذابِ جاوداں سے
شفا ملنے سے اپنے کچھہ دوا دو	بہت بیچین ہوں دردِ نہاں سے
الٰہی مدد مہ دردِ شہ دیں	نہیں اوٹھتا ہے جانِ ناتواں سے
کرینگے دستگیری عاصیوں کی	یہہ ہے امید شاہِ انس جاں سے
وہی وحئِ خدائے لم یزل ہے	کہا جو آپ نے اپنی زباں سے
شہ کونین پہونچے لامکاں تک	شبِ اسرا گذر کر آسماں سے
منور ہو گیا کاخ نبوت	تجلیِ شہِ کون و مکاں سے
ثنا خواں ہوں حبیبِ کبریا کا	یہہ ظاہر ہے میرے حسنِ بیاں سے
طفیلِ عشقِ پیغمبر الٰہی	بچانا فتنۂ چشمِ بتاں سے

مدینے کو چلو ممتاز احمد

کاتب القرآن ... دہلوی

آج کل دہوم تری دستِ گہربار کی ہے
جس طرف دیکھئے بارش [illegible]
پیش ہوکر سیدن حکم حضوری نملا
دفترِ خاص ہیں عرضی جو غمخوار کی ہے
لیلیا ہول گناہوں کو شفاعت کے عوض
قسمت اپنی تو یہہ ہمت بھی خریدار کی ہے
بہر تعظیم شہ کون و مکاں ہیں قائم
ورنہ کیا وجہ قیامِ در و دیوار کی ہے
ہوگیا فرش سے تا عرش منور عالم
کیا تجلی تری رخسارِ پر انوار کی ہے
ای مسیحا نگہِ لطف ادہر بھی ہو جائے
جاں بلب ہوں ہیں یہہ حالت تری بیمار کی ہے
لوٹنا کانٹوں پہ ہی ہند ہیں رہنا کیا ہے
اپنی قسمت ہیں زمیں وادیٔ پرخار کی ہے
مشرق اور غرب سے مشتاق چلے آتے ہیں
ہفت اقلیم میں شہرت تری سرکار کی ہے
آپ حامی ہوں محشر ہیں تو ای شافع حشر
بخشش آسان کہیں مجھسے گنہگار کی ہے

۱۲۰ شرم سے کثرتِ عصیاں کے پڑا رونا ہے
کچھہ خبر آپ کو ممتازِ سیہ کار کی ہے ۱۴

کی رسولِ عربی نے جو شفاعت میری
مشکل آسان ہوئی روزِ قیامت میری
میرے آقا کو پسند آئی جو خدمت میری
ناز کرنے لگی تدبیر پہ قسمت میری
مقتضی کب ہی شکایت کی محبت میری
جو ہی منظور اونھیں وہ ہی سعادت میری
ضیق ہیں جان ہی ای مہر رسالت میری
ہی نگہ روزِ قیامت شبِ فرقت میری
دین و دنیا میں کسیطرح نہیں بچ سکتا
تم نگاہوں سے نکرتے جو حفاظت میری
چشمِ بیمار کا بیمار ہوں آکر دیکھے
رحمتِ خاص کو لازم ہی عیادت میری
تیری محبوب کی الفت کے سوا یا اللہ
اور دنیا میں نہیں کوئی عبادت میری

...ی مری رسوائی ... — روز محشر نہ بچاتے جو وہ عزت میری

وقت نازک میں دم نزع مدد کی تم نے — اور یوں تو نہ سنبھلتی کبھی حالت میری

بندۂ خواجۂ کونین ہوں کیا غم ہے مجھے — خون رلوائیگی دشمن کو عداوت میری

تیرا محبوب جو راضی ہو تو سب کچھ پایا — اور کچھ نعمت سے یارب نہیں غایت میری

صدمۂ ہجر ہمیشہ ہے کہاں اس قابل — کہ سنبھالے سے سنبھلجائی طبیعت میری

کیا رسول عربی سے نہیں ہیں حامی — نہیں کرتا نہ کرے کوئی حمایت میری

۱۲۱	ایخدا وہ کہیں ممتاز ہمارا ہی غلام میں کروں عرض کہ اللہ رہی عزت میری	۱۰

دعا میں ہے تاثیر ایخدا دے — رسول پاک سے مجھکو دے

جگہہ تحت الثری ابھی اسکو کیا دے — نظر سے جسکو پیغمبر گرا دے

نگاہوں کی طرح اوٹھہ اوٹھکے دل کو — مزا ای درد عشق مصطفیٰ دے

مدد ای جذب دل میں ناتواں ہوں — در مولی پہ لیجا کر بٹھا دے

حبیب کبریا کی دولت عشق — نہیں ملتی مگر جسکو خدا دے

لگی ہی چاٹ عشق مصطفیٰ کی — کوئی دنیا کی نعمت کیا مزا دے

جو گلشن میں وہ آئیں بہر گلگشت — بجائے سبزہ گل آنکھیں بچھا دے

مزا جینے کا ہی عشق نبی سے — خدا سب کو یہ درد لا دوا دے

شمیم ہے شکوئی باغ یثرب — صبا تو ہند میں ہمکو سنگھا دے

تقاضا عشق کا ممتاز یہ ہی
کہ سب کچھ یاد مولی ہیں بھلا دے

محبوب کبریا جو طرفدار ہو گئے — [illegible] سودا الفیاکے [illegible]

موزوں جو نعت میں مرے اشعار ہو گئے — آب آب شرم سے دُرِ شہوار ہو گئے

آئی نہ ہم پر آنچ ذرا تیغ حشر کی — سینہ سپر شہنشہِ ابرار ہو گئے

قیدِ حیات سے تری بدخواہ کیا چھٹے — قہرِ خدا میں اور گرفتار ہو گئے

جلتے تھے جو جنابِ رسولِ کریم سے — دوزخ کے تھے وہ کندے کہ فی النار ہو گئے

ظلمت عدم کی دونوں جہاں پر محیط تھی — چمکا جو اونکا نور پر انوار ہو گئے

کشتی نجات کی ہی شفاعت حضور کی — جو ڈوبنے کو حشر میں تھے پار ہو گئے

کیا فیض پائی سرورِ عالیجناب ہی — رشکِ بہشت وادیِ پُرخار ہو گئے

وہ شکل چاند سی شبِ معراج دیکھکر — قربان شہ ثوابت و سیار ہو گئے

بازارِ حشر میں کوئی گاہک تھا مرا — جنسِ گناہ کے وہ خریدار ہو گئے

اوسکے گناہ ہو گئے سرمایۂ نجات — جسکے شفیع احمد مختار ہو گئے صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے اگر کسی نے کہا جھوٹ موٹ بھی — سچ مچ مدینے چلنے کو طیار ہو گئے

١٢٣	مختار سر کے بل نہ چلے تم مدینے میں لینے چلے ثواب گنہگار ہو گئے	١٦

ذکر کس کا خدا کی طاعت ہی — یاد تیری مگر عبادت ہی

جوش زن چشمۂ شفاعت ہی — عاصیوں پر خدا کی رحمت ہی

اتنے نبیوں میں جز رسولِ کریم — کوئی بھی خاتم النبوت ہی

آپ سے اور ملائے دشمن آنکھ — وہ ہی کیا اوسکی کیا حقیقت ہی

دیکھکر عارضِ حبیبِ خدا — آئینہ ہی کہ محوِ حیرت ہی

قال اللہ عزوجل
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

فصحا دیکھتے ہیں مونھہ اونکا
کیا فصاحت ہی کیا بلاغت ہی

مثل تاروں کے چھپ گئے ادیان
مہرِ تاباں تری شریعت ہی

ذاتِ اطہر ہی مجمع البحرین
حُسن صورت ہی حُسن سیرت ہی

شاہِ لولاک ہی رسول اونکا
کس قدر خوش نصیب اُمّت ہی

دیکھکر معجزی کریں انکار
منکروں کی بڑی شقاوت ہی

آپ یکتا ہیں سب رسولوں میں
بہرِ اثبات آیت آیت ہی

جسنے چاہا اونھیں خدا سے ملا
اون کی چاہت عجب چاہت ہی

عشقِ خیر الوریٰ سے ہی معمور
سینہ کیا ہی کہ گنجِ دولت ہی

تحفۂ بارگاہِ یزدانی
سیّد المرسلیں کی الفت ہی

ایخدا جاؤں میں مدینے کو
مجھکو بھی آرزوئے جنّت ہی

۱۲۴

ایسی اُمّت میں ہوں میں ای ممتاز
شان میں جسکی خیر اُمّت ہی

۱۳

وجہ ہستی جو نہ انوار تمھاری ہوتے
ماہ و خورشید نہ ہوتے نہ ستاری ہوتے

شرط الفت میں تری جیت ہماری جب تھی
کہ ہم اس دل کی طرح جان بھی ہاری ہوتے

دن بدن اور بناتے سے بگڑتے جاتے
کام اُمّت کے جو تمنے نہ سنواری ہوتے

ہوتے کیسے ہی عمل زشت ہماری لیکن
باغِ جنّت ہی میں ہم ہوتے تمھاری ہوتے

مثلِ بسمل نگہِ شوق کو بیتابی ہی
روضۂ پاک کے ای کاش نظاری ہوتے

ای خوشا بخت تری راہ میں بیٹھا ہوتا
ذرّی اوڑ اوڑ کے مری آنکھوں کے تاری ہوتے

دیکھکر ایک نظر حضرتِ یوسف تمکو
واہ کیا حُسن ہی قربان تمھاری ہوتے

بیخار باغِ دہر میں کب ہی بہارِ گل	...تفریدن پئے حیات خزاں ہی ممات کی

۱۲۷	ممتاز اپنے نامۂ اعمال کو تو دیکھہ جیسے کہ گر پڑی ہو سیاہی دوات کی	۱۵

رسولوں میں سے کسکی شان میں لولاک آیا ہی
یہہ وہ اعزاز ہی جو احمد مرسل نے پایا ہی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

جلالِ شاہ نے یہہ معجزہ کیسا دکھایا ہی
کہ جو جلتے ہیں اوس سے اونکو بے آتش جلایا ہی

عدیم المثل ہیں وہ اسکی یہہ برہان واضح ہی
عدیل اونکا کوئی ہوتا تو کیوں معدوم سایا ہی

کسی سرکش کی کیا طاقت کرے گردن کشی تجھسے
سرِ تسلیم گردن نے تری آگے جھکایا ہی

نہ اب وہ بت پرستی ہی نہ وہ آتش پرستی ہی
اوسے پامال کر ڈالا اسے تمنے بجھایا ہی

خدا کو ماہ کامل کیطرح بے پردہ دیکھو گے
یہہ مژدہ مخبرِ صادق نے اُمّت کو سنایا ہی

بجا ہی گر و باغ حور و غلمان آسماں پر ہو
لباس اپنا پسینے میں پیمبر نے بسایا ہی

رواجِ نقدِ باطل اوٹھگیا بازار عالم سے
وہ سکہ شوکتِ حق کا شہِ دیں نے بٹھایا ہی

چراغِ داغِ عشقِ شاہ کیا ہی نورِ ایماں ہی
تجلّی گاہِ انوارِ خدا دل کو بنایا ہی

کسیکو کیا نظر آئے تمہارا سایہ قامت
سوادِ دیدہ بنکر چشمِ عالم میں سمایا ہی

توقّف کیا کسی منصف کو ہو ایمان لانے میں
دلیل اوسکی نبوّت کی کلامِ حق کو پایا ہی

وہ نعمت خانۂ احساں ہی شاہنشاہِ عادل کا
برابر نعمتِ اسلام میں اپنا پرایا ہی

اگر بچ بھی گیا آفاتِ ارضی سے عدو تیرا
گرا کر برقِ سوزاں چرخ نے اوسکو جلایا ہی

نہ اوٹھتے خوابِ غفلت سے کبھی جو صبحِ محشر تک
ہلا کر دستِ شفقت سے اونھیں تو نے جگایا ہی

زمینِ شعر کو چرخِ بریں سے کر دیا اونچا
قلم جب نعت میں ممتاز احمد نے اوٹھایا ہی

فانتہت الصدور...
...العارف...
...ستر و نه عیانا
...الشان...

… آب … ن سے امراض
… ی کہ تری امت نے
… ری سواج ہوا آب رواں
… ے سنخ سے طوفاں سے نہ بچتی خلقت
… وہ طمانچہ ہی نہ وہ ورد ہی اے رحمت خلق
اھل ۲؎ قومی کے سوا جنگ احد میں یاشاہ
صدر ۳؎ مشروح ترا کیوں نہ ہو گنجینۂ علم
تجھ پر اللہ کو تھا ختم نبوت منظور
بعد سب نبیوں کے بھیجا تجھے اے ختم رسل
طرفۃ العین میں تو عرش معلی پہ گیا
… ک ہوا عرش پہ جانے سے ترے
… ن … صدا عرش سے پیہم آئی
نکہت گلشن فردوس کا کس کو ہی دماغ
تیرے دیدار کے مشتاق ہیں وہ رویا ہیں
آج تک چاٹتے ہیں ہونٹ جو تھے گرسنہ چشم
تیرے اعدا کو جلاتا ہی یہاں تیرا جلال
لقمۂ چرب جہنم کے ہیں بدخواہ ترے
عیش وعشرت ترے اعدا کو ہی اک استدراج ۵؎
تیرے بدخواہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی

جنبش لب سے تری چاق ہوئے جو [illegible]
بارہا خاک سے زندہ کئے اجسام رمیم
گلشن دہر میں چلنے لگی جوئے تسنیم
تو نہوتا جو حریص ۱؎ اور رؤف اور رحیم
بچ گیا اوس سے ترے صدقے میں شیطان رجیم
بد وعادی نہ بد اندیشوں کو تو وہ ہی حلیم
ہو جو استاد ترا خاص خدا وند علیم
انبیاء ۴؎ پر نہ ہوئی اس لئے تجکو تقدیم
جانب حق سے یہ تخصیص ہی بعد تعمیم
شان رفعت کو تری خوب سمجھتے ہیں فہیم
آئے چکر میں نہ کیوں مثل فلک عقل حکیم
جو کسی کی نہ ہوئی تھی ہوئی تیری تعظیم
ہمنے سونگھی ہی ترے خلق معطر کی شمیم
سالہا سال سے سوتے ہیں جو اصحاب رقیم
تونے یاشاہ وہ کی نعمت الوان تقسیم
حشر میں اونکے اوڑائیگی دھوئیں نار جحیم
ہو رہے ہیں جو غذاؤں سے لحیم اور شحیم
کیسے دیوانے ہیں ہی اونکو گمان تنعیم
راہ پر اونکو نہ لائیگی کسی کی تفہیم

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم ۱۲ منہ عفی عنہ

۲؎ تطہیر من الحدیث ۱۲ منہ غفرلہ

۳؎ اقتباس ست از قولہ تعالیٰ الم نشرح لک صدرک ۱۲ منہ غفرلہ

۴؎ ہکذا فی الحدیث القدسی ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

۵؎ اشارہ ست بقولہ تعالیٰ سنستدرجھم من حیث لا یعلمون ۱۲ منہ غفرلہ

تیری عشرت کو جنہوں نے نہ دیا قطرۂ آب
خوب دوزخ میں لیگا اونکو

کیا عجب بند جہنم سے جو آزاد رہے
خطہ کا اُمتِ عاصی کے

شافع حشر سے امید شفاعت ہی سب مجھے
ہوں گنہگار میں لیکن مجھے کیا

حشر میں نشر میں کافی ہی حمایت تیری
کچھ بگاڑینگے نہ میرا مرے افعال

عرصۂ حشر میں اک طرفہ تماشا ہوگا
بخشے جائینگے جو چن چن کے یہ کار و اثیم

ساتھ تیرے مجھے دیدار خدا ہوا ے کاش
باغ فردوس میں لیجا ے ترا لطف عمیم

تیرے مشتاق جو دیکھینگے ترا حسن و جمال
اونکی آنکھوں میں سمائینگے نہ جنت کے نعیم

فکر یہ ہی ترے روضے کا کریں جا کے طواف
بے سبب کعبے میں استادہ نہیں رکن و حطیم

کاش نکلے سفر ملک عرب کی کوئی راہ
خطۂ ہند میں کب تک رہوں یا شاہ مقیم

تا کجا ضبط کروں آہ و فغان و نالہ
کر رہا ہی مجھے بیتاب بہت ہجر الیم

جبہ سائی کو ترے در پہ ہی حاضر ممتاز
مدد اے مظہر لطف و کرم و فیض عمیم

تمت